



سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسٹیبلی پنجاب

مباحثات 2016

سوموار، 23- مئی 2016  
(یوم الاشਨین، 15- شعبان المعظیم 1437ھ)

سولہویں اسٹیبلی: اکیسوال اجلاس

جلد 21: شمارہ 12

925

ایجندڑا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(مکملہ جات مال و کالوں نیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجه دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

گندم کی خریداری پر عام بحث

ایک وزیر گندم کی خریداری پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

927

## صوبائی اسمبلی پنجاب

### سولہویں اسمبلی کا اکیسوال اجلاس

سوموار، 23۔ مئی 2016

(یوم الاشتن، 15۔ شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 نجے 5 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ فاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطون الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خَمْرٌ وَالْكِتَابُ الْمُبِينُ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبِّرَّةٍ  
 إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ۝ فِيهَا يُعْرَفُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٌ ۝ أَمْرًا  
 مَّنْ عَنِّدَنَا ۝ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ طَيْنَةٍ  
 هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا  
 بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْدُمُ مُؤْمِنِينَ ۝ لَا إِلَهَ لَّا هُوَ يُعْجِزُ وَيُمْكِنُ  
 رَبُّكُمْ وَرَبُّ أَبَاءِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ بَلْ هُمْ فِي شَيْءٍ تَيْلَعُونَ ۝

سورہ الدخان آیات ۱ تا ۹

خط (1) اس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جانے والا ہے (6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کمال۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (7) اس کے سوا کوئی معبد نہیں (وہی) جلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (9)

وماعلينا الالبلغ ۰

23- مئی 2016

صوبائی اسمبلی پنجاب

931

---

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

### نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے  
 مگر اجڑے بساتا ہے محمد نام ایسا ہے  
 مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھری شاہِ مدینہ کی  
 میری بگڑی بناتا ہے محمد نام ایسا ہے  
 انھیں کے ذکر سے پائی فقیر دل نے شستہ ہی  
 خدا سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے

### سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

#### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجندے پر محکمہ جات مال و کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب احسن ریاض فقیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3106 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

**صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 321 گ ب میں سرکاری اراضی و دیگر تقسیمات**

\*3106: جناب احسن ریاض فقیانہ: کیا وزیر کالونیز از راه نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 321 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2005 میں سرکاری اراضی کتنی تھی؟

(ب) اس وقت اس چک میں کتنی سرکاری اراضی ہے اس کا مرلہ اور ایکٹ نمبر بتائیں؟

(ج) 2005 سے آج تک اس چک میں کتنی سرکاری اراضی کن کن افراد کو الٹ کی گئی ہے یا

پڑھے / ٹھیک پر دی گئی ہے ان کے نام، پتا جات اور سرکاری اراضی کی تقسیل بتائیں؟

(د) یہ سرکاری اراضی کس اختاری نے الٹ کی ہے اور ان الٹیوں سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے، اس وقت اس چک میں زمین کی مارکیٹ ولیوں کیا ہے؟

(ه) کیا کسی سرکاری ملازم کو بھی اراضی الٹ کی گئی ہے تو اس کا نام، ولدیت، سرکاری ملازمت کا

عمردہ، گرید بتائیں؟

(و) اگر اراضی کسی سکیم کے تحت الٹ کی گئی ہے تو اس سکیم کا نام بھی بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) سال 2005 میں چک نمبر 321 گ ب تھیں پیر محل صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 1800 ایکڑ،

5 کنال 9 مرلہ صوبائی حکومت کی ملکیتی زمین تھی۔

(ب) اس وقت بھی سرکاری اراضی 800 ایکڑ کنال اور 9 مرلہ ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس چک میں کل اراضی 49 ایکڑ 5 کنال 10 مرلہ عارضی کاشت سکیم کے تحت چار افراد کو پڑھ پردی گئی۔ عارضی کاشت سکیم کے تحت پٹھ پردیے گئے رقبہ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رقبہ عارضی کاشت سکیم نجمم ملکٹر تقسیم کیا گیا جس کا لگان اب تک مبلغ تین لاکھ روپے وصول کیا گیا ہے۔ اراضی کی مارکیٹ ولیو 5,00,000 روپے سے لے کر 7,00,000 روپے تک فی ایکڑ ہے۔

(ه) کوئی نہیں ہے۔

(و) اراضی "عارضی کاشت سکیم" کے تحت پٹھ پردی گئی۔  
جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے ان کے جواب کے جز (ج) کے مطابق انہوں نے 800 ایکڑ میں سے 49 ایکڑ میں پٹھ پردی ہوئی ہے باقی 750 ایکڑ میں ابھی تک کیوں خبر پڑی ہوئی ہے یعنی اس میں سے حکومت نے revenue کیوں نہیں generate کیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال میں معزز ممبر نے 2005 سے آج تک کے بارے میں پوچھا تھا۔ جوز میں 2005 کے بعد پٹھ پردی گئی اس کا ذکر ہے۔ 800 ایکڑ میں میں سے Grow More Scheme میں 280 ایکڑ میں ہے، عارضی کاشت میں 138 ایکڑ میں ہے، 90 ایکڑ ناجائز قرضیں کے پاس ہے اور 291 ایکڑ میں ٹੈ آرڈر پر چل رہی ہے۔ وہ قبضے والی زمین خالی ہے اور کوڑ میں کیس چل رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے اس زمین کی مارکیٹ ولیو 5 لاکھ روپے سے 7 لاکھ روپے فی ایکڑ لگائی ہے تو کیا اس زمین کی مارکیٹ ولیو یہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس گاؤں میں زمین کی مارکیٹ ویلیو 5 لاکھ روپے سے 7 لاکھ روپے ہے اور اس وقت اُس زمین کی فریش مارکیٹ ویلیو 7 لاکھ روپے سے 10 لاکھ روپے تک فی ایکڑ ہے۔

جناب احسان ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) کے اندر جواب دیا ہے کہ ٹوٹل 3 لاکھ روپے لگان وصول کر رہے ہیں تو 800 ایکڑ زمین میں سے تقریباً 250/200 ایکڑ زمین چلیں قبضے میں ہے باقی تقریباً 550 ایکڑ زمین کا صرف 3 لاکھ روپیہ لگان وصول ہوا ہے؟

جناب سپیکر: محکمہ انہیں جو جواب لکھ کر بھیجتا ہے انہوں نے اس معزز ایوان میں وہی پیش کرنا ہے تو آپ اس طرح سے انہیں پابند تونہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا خصی سوال جز (و) سے متعلق ہے۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ اگر اراضی کسی سکیم کے تحت الٹ کی گئی ہے تو اس سکیم کا نام بھی بتائیں؟ اس کا جواب آیا ہے کہ اراضی عارضی کاشت سکیم کے تحت پہ پر دی گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ چودھری اسد الرحمن ---

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی ایسی بات نہیں سنوں گا۔ (قطع کلامیاں)

آپ ایسے بات نہ کریں۔ آپ طریقے سے بات کریں۔ آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

I do not allow it. Not allowed.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کا جواب دے دیں کہ اس زمین کے حقوق ملکیت judiciary کے ذریعے دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز:

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! عارضی کاشت میں حقوق ملکیت نہیں دیئے جاتے۔ یہ زمین یک سالہ، دو سالہ، پانچ سالہ پہنچ پر دی جاتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس زمین کے حقوق ملکیت judiciary کے ذریعے دیئے گئے ہیں۔ ایک سیشن نج آیا، وہ نہیں مانا اس کا transfer کرادیا، دوسرا سیشن نج آیا، نہیں مانا اس کا transfer کرادیا اس کے بعد تیسرا سیشن نج کو لے کر آئے اُس کے ذریعے سے یہ حقوق ملکیت لئے گئے ہیں۔ یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ وہاں جا کر اس کو چلنج کر دیں۔ یہ کیا بات ہوئی؟ (قطع کلامیاں) میں judiciary کے معاملے میں مداخلت کر سکتا ہوں اور نہ آپ کر سکتے ہیں۔ آپ اس کو کورٹ میں چلنج کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فقیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3117 ہے، جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جاتا ہے۔

### صلح فیصل آباد۔ سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

\*3117: جناب احسن ریاض فقیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تخلیقیں تاندیساں والہ صلح فیصل آباد میں سرکاری زمین کماں کماں پڑی ہوئی ہے اور کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی غیر آباد اور کتنی اراضی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز / پٹھ پر کس کس کو دی ہوئی ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم وصول کی جا رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر کھا ہے؟

(ه) ان افراد سے سرکاری اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا رہی؟

(و) اس اراضی کو واگزار کروانا کس کی ذمہ داری ہے؟

(ز) اس اراضی کو کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) تخلیقیں تاندیساں والہ میں کل سرکاری زمین 7788 اکر ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

بید خل شدہ مزارع عکیم	1438 اکر	گرو مور فوڈ عکیم	2731 اکر
منگلاؤ عکیم	458 اکر	گوجرانوالہ چھاؤنی عکیم	10 اکر
نیلام	639 اکر	گاکے پال عکیم	390 اکر
خچپال عکیم	49 اکر	انعام داری عکیم	131 اکر
لائیوٹاک	1080 اکر	پانچ سالہ عکیم	346 اکر
وس سالہ عکیم	218 اکر	پندرہ سالہ عکیم	30 اکر
بیس سالہ عکیم	104 اکر	ٹیوب دیل عکیم	143 اکر
وزیر اعلیٰ عکیم	21 اکر		

(ب) سالم اراضی قابل کاشت ہے۔

(ج) 2014ء ایکڑ 5 کنال 13 مرلے رقبہ لیز پر دیا ہوا ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس سے سالانہ رقم مبلغ -/ 31,73,821 روپے وصول کی جا رہی ہے۔

(د) ان افراد سے رقبہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(ه) سرکاری رقبہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(و) صاحب ملکٹر سب ڈویژن / عملہ مال

(ز) اس اراضی کو واگزار کروایا جا چکا ہے۔

**جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟**

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ج) کا جواب دیا ہے کہ یہ رقبہ لیز پر دیا گیا ہے میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ رقبہ کتنے عرصے سے لیز پر دیا گیا ہے؟ مزید یہ کہ انہوں نے کہا کہ ایک کروڑ 31 لاکھ روپے کی گئی جو کہ تقریباً 6531 روپے فی ایکٹر بنتا ہے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ نے یہ value کس فارمولے کے تحت نکالی کہ انہوں نے فی ایکٹر کتنا گان وصول کرنا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات کا جواب تو دے دیا ہے آگے آپ کی مرضی ہے۔ اراضی کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ ایک گاؤں میں نہری زمین بھی آتی ہے، اُس میں چائی زمین بھی آتی ہے اور اُس میں بخربز زمین بھی ہوتی ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! یہ بخربز میں نہیں ہے یہ ساری زیر کاشت زمین ہے اور یہ چیز انہوں نے اسی جواب کے اندر لکھی ہوئی ہے۔

**جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!**

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! عارضی کاشت کے تابع یہ زمین لیز پر دی گئی ہے جس میں استٹنٹ ملکٹر نیلامی کے ذریعے یہ زمین دیتا ہے۔ نیلامی میں زمین کی بولی لگائی جاتی ہے تو اس کے ذریعے زمین دی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! صرف نیلامی ہو گی اور کوئی بھی دوسرا فارمولہ نہیں ہے؟ نیلامی میں چاہے کوئی سور و پیہ ریٹ لگادے۔

جناب سپیکر: جی، نیلامی کے ذریعے آپ بھی لے سکتے ہیں اور کوئی بھی لے سکتا ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! میں آگے پوچھنا چاہوں گا کہ جز (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ رقبہ واگزار کروایا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کن سے لکنار قبہ واگزار کروایا گیا ہے؟ پارلیمنٹی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زادہ اکرم): جناب سپیکر! پورٹ ایڈیشن ڈسٹرکٹ کلکٹ فیصل آباد ہے کہ یہ 388 افراد تھے اور 1635 ایکٹر قبہ تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! میر اسوال تھا کہ رقبہ کن سے واگزار کروایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: ناجائز تقاضیں سے ہی رقبہ واگزار کروانا ہے اور کس سے کروانا ہے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5206 محترمہ خدمیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر دوران و قفسہ سوالات آگئیں تو وہ سوال پوچھ لیں گی، اس کو اس وقت تک pending کیا جاتا ہے۔ اگر نہیں آئیں گی تو اس کا آڑ پھر کر دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 6437 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے ایجنڈے سے بھی اسی بنیاد پر defer ہوا تھا کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ اس سوال کو دبئے ہوئے سوا سال ہو گیا ہے۔ کیا اسی طرح اجلاس گزر جائے گا؟

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔ جی،

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 6950 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: سابق ڈسٹرکٹ کمپلیکس کی فروخت / لیز سے متعلقہ تفصیلات

\*6950: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سابق ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال کس کو کب اور کس نے لیز/پٹھ پر دیا جس کو دیا گیا ہے اس کا نام پتا جات اور شرائط نیز کتنے سال کی لیز/پٹھ پر دیا گیا ہے؟
- (ب) اس کمپلیکس کا کفل رقبہ کتنا ہے؟
- (ج) اس کمپلیکس کی اراضی کی مارکیٹ ولیو کتنی ہے؟
- (د) اگر اس کو لیز/پٹھ پر دینے سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا تو کب اور کس کس اخبار میں دیا گیا؟
- (ه) کیا اس کو باقاعدہ تمام کوڈ فارملٹی پوری کرنے کے بعد لیز/پٹھ پر دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں۔ کیا حکومت اس کی لیز/پٹھ پر دینے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

- (الف) اسٹینٹ کمشنر نارووال کی رپورٹ کے مطابق ضلع نارووال کے قیام کے وقت ضلعی انتظامی دفاتر کے لئے کوئی جگہ / بلڈنگ دستیاب نہ تھی لہذا ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ گلکٹر آفس کا قیام ڈگری کا لج نارووال بوازاں ہاٹھ میں 2004 تک عارضی طور پر عمل میں لا یا گیا ضلعی انتظامی دفاتر 2005 میں نئی تعمیر شدہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس عمارت میں منتقل کر دیئے گئے اور بوازاں ہاٹھ کو کالج انتظامیہ کو واپس کر دیا گیا اور اسے کسی کو بھی لیز پر نہ دیا گیا۔
- (ب) رجسٹر ہقدار ان زمین 10-2009 کے مطابق سابق کمپلیکس کا رقبہ 26 کنال 7 مرلہ تھا۔
- (ج) اس زمین کی مالیت۔ 55,000 روپے فی مرلہ تھی۔
- (د) سابق کمپلیکس کو لیز/پٹھ پر نہیں دیا گیا۔
- (ه) سابق کمپلیکس کو کبھی بھی لیز/پٹھ پر نہیں دیا گیا لہذا کوڈ فارملٹی کا ملحوظ خاطر رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال کے متعلق سوال کیا تھا اور جواب ایک کالج کے متعلق دیا گیا ہے۔ میں نے ڈسٹرکٹ کمپلیکس جماں ڈی سی آفس کالج کی زمین یعنی سے پہلے موجود ہوا کرتا تھا جہاں پہلے سیشن نج کی عدالت بھی تھی، ایڈیشنل سیشن نج کی عدالت بھی تھی۔ اے سی صاحب، تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور پورے کمپلیکس کے متعلق سوال کیا تھا تو انہوں نے صرف ایک کالج جہاں ڈی سی صاحب عارضی طور پر گئے تھے، یہ سارا

جواب اس پر مشتمل ہے۔ وہ توپوری زمین پتائیں کس کو دے دی ہے۔ ان کو یہ بھی پتائیں کہ سوال میں نے کیا کیا ہے اور جواب یہ کانج کا دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پڑھتے ہیں اور پڑھ کر پھر جواب دیتے ہیں۔ وہ بغیر پڑھتے تو جواب نہیں دیتے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سارا جواب بالکل غلط ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ انہوں نے غلط ابہام پیدا کرنا چاہا ہے کہ ڈی سی اور اس کے ساتھ اور عملے نے مل کر وہاں بہت زیادہ گھپلا کیا ہے۔ وہ کانج کا بھانسہ دے کر بات کر رہے ہیں۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ جہاں پر سیشن نج کی عدالت تھی، ایڈیشنل سیشن نج کی عدالت جہاں تھی وہ سابقہ کمپلیکس کماں گیا ہے؟ وہ وہاں سے اڑاکر پتائیں کس کو دے دیا ہے۔ یہ اس کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ ان کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کمپلیکس کماں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! بھاطابن رپورٹ ڈسٹرکٹ نارووال 1991 میں بناتھا، جب بناتو اس وقت ان کے دفاتر کمپلیکس ڈگری کانج فار باائز نارووال کے ہاسٹل کو بنایا گیا تھا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! باؤنڈہا سٹل اور جگہ ہے۔ میں نے کمپلیکس کی بات کی ہے جہاں سیشن نج کی عدالت تھی، ایڈیشنل سیشن نج کی عدالت تھی وہ توڑ دی گئی ہیں تھے کمپلیکس میں چلے گئے ہیں۔ تحصیلدار وغیرہ جہاں رہتے تھے اور اسی صاحب وہاں پر رہتے تھے۔ میں نے اس کا سوال کیا ہے اور یہ کانج کے متعلق بتا رہے ہیں۔ یہ کانج کی زمین تو نیچ ہی نہیں سکتے۔ یہ میرے ساتھ نارووال چلیں میں آپ کو بتا دوں گا کہ وہاں کیا گھپلا ہوا ہے۔ ڈی سی صاحب اور ان کے ساتھ جو عملہ ہے وہ بھی میں آپ کو بتا دوں گا کہ جنمول نے سب کچھ نیچ کر پتائیں کیا کر دیا ہے۔ اس کا یہ جواب ہی نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔ اگلا سوال نمبر 4 میاں نصیر کا ہے۔۔۔ اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2433 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں سردار وقار حسن موکل اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

سردار وقار حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔  
(معزز مبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

\*2434: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا ذیر مال از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی کتنی پوستیں خالی ہیں نائب تحصیلدار کی آخری بار براہ راست تقرری کب، کس کے حکم سے کی گئی اور کتنی تقرریاں کی گئیں؟

(ب) صوبہ میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی پوستیں کیا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پر کی جائیں گی، اب تک پبلک سروس کمیشن کو کتنی پوستوں کی ڈیمانڈ بھیجی گئی ہے، سابقہ دور حکومت میں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کب وصول ہوئیں اور ان سفارشات کے مطابق تقرریاں کب کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر ٹیکسٹ	ٹرین کار بھرتی / ترقی	فیصلہ	کل اسامیاں	موجودہ صورت	خالی اسامیاں
51	برابر است بھرتی	30 نیمہ	08	59	51
53	ترقی نائب تحصیلدار سے بطور تحصیلدار	53 نیمہ	51	104	53
02	ترقی منزٹریل علیے سے بطور تحصیلدار	17 نیمہ	31	33	02
106	کل تعداد	100 نیمہ	90	196	106

آمدہ روٹ از کمشنز ہائے پنجاب کے مطابق صوبہ پنجاب میں اس وقت نائب تحصیلداروں کی کل 143 اسامیاں خالی ہیں۔ 138 نائب تحصیلداروں کی براہ راست تقرری آخری بار 2009 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر متعلقہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) نے تقرریاں کی تھیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ڈائریکٹر (ای کلاس) اور منسٹریل میل شاف سے بطور تحصیلدار اور ڈائریکٹ (ای کلاس) اور منسٹریل میل شاف نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کہتا ہے اور پنجاب پبلک سروس کمیشن باقاعدہ امتحان اور انٹرویو لے کر اہل امیدواروں کو تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی بھرتی کے لئے بورڈ آف ریونیو کو سفارش کرتا ہے۔ تاہم 45 تحصیلداروں کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک

سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں لیکن بعض انتظامی وجوہات کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی عارضی طور پر روک دی گئی تھی جو کہ اب دوبارہ زیر غور ہے۔ ساتھا دو حکومت میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے 2009 میں موصول ہوئیں جبکہ تحصیلداروں کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے 2011 میں موصول ہوئیں۔

**جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟**

سردار وقاصل حسن موکل: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ تاہم 45 تحصیلداروں کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں لیکن بعض انتظامی وجوہات کی وجہ سے ان اسامیوں پر بھرتی عارضی طور پر روک دی گئی تھی جو کہ اب دوبارہ زیر غور ہے۔ میراپلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 سے اب تک یہ بھرتی رکی ہوئی ہے تو کیا انتظامی وجوہات تھیں کہ سات سالوں میں پوری نہیں ہو سکیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اب یہ زیر غور کب سے ہیں؟ 2009 سے 2016 تک سات سالوں سے انتظامی امور کی وجہ سے بھرتی رکی ہوئی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اس پروشنی ڈال دیں کہ وہ کون سے انتظامی امور ہیں جبکہ clearly process کھا ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہوگی۔

**جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!**

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف بر سوں پرانے پٹوار نظام کو کمپیوٹرائز کرنا چاہ رہے تھے۔ اس کے بعد جب ہم کمپیوٹرائزیشن کے عمل میں داخل ہوئے ہیں تو یہ سال ہمارے اس میں لگے ہیں۔ اس میں ہم نے سب ADLRs کیونکہ وہ computer related ہے کہ ہم نے اس کو کمپیوٹرائز کرنا تھا ان کی ریکروٹمنٹ 2013-03-07 کو ہوئی اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کی recommendations پر second stage 2014-10-13 کو 58 ADLRs کے ہیں۔ اس وجہ سے فی الحال امتحانات کے بعد اس عمل کو روک دیا گیا تھا۔ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے منتقل کرنے کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے اس پر کوئی حقیقی فیصلہ نہ ملکہ نے لیا ہے اور نہ حکومت نے لیا ہے۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! گریجو ایشن چار سال میں ہوتی ہے، پی ایچ ڈی جھ سال میں ہو جاتی ہے کمپیوٹر ریتینگ میں میرے خیال میں تین ماہ میں آپ کمپیوٹر کے بادشاہ بن جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! آج کل کے بچے تو پیدا ہوتے ہی شاید ہم سے زیادہ پڑھنے لگھے ہوں گے۔ میرا سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ صرف ایک computer literacy کی وجہ سے ملت سالوں سے ایک process کا ہوا ہے تو کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں۔ بنتی کہ اس پر کچھ ایکشن لے، کوئی کام کرے اور یہ جو اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو پُر کرے؟

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! Last time جو نائب تحصیلدار کی ریکروئٹمنٹ ہوئی تھی وہ پبلک سروس کمیشن کے through 2009 میں ہوئی تھی اور یہاں پر میں آپ کو clear کر دوں ان کے 2012 میں written test ہوئے تھے۔ 2013 میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کا letter موصول ہوا تھا اس کے تابع یہ بھرتی روک دی گئی تھی کیونکہ ہم کمپیوٹرائزڈ نظام میں داخل ہونا چاہ رہے تھے اس لئے اس کو ابھی جھ سال نہیں گزرے اور ہماری 143 تھیں میں 90 فیصد سے زائد کام کمکمل ہو چکا ہے۔ By the end of 13<sup>th</sup> June انشاء اللہ 100 فیصد کمکمل ہو جائے گا۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا بس آخری ضمنی سوال ہے کیونکہ مجھ میں تھوڑی سی فہم کی کمی ہے۔ میری انفار میشن کے مطابق پورے پنجاب میں کمپیوٹرائزڈ نظام apply ہو چکا ہوا ہے، جس کا مطلب یہ تھا کہ پٹواری کلچر کو ختم کر کے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا، جو اس وقت offices میں عملہ بیٹھا ہوا ہے جو کہ computer operate کر رہا ہے وہاگر literate ہے تو تحصیلدار تو اس سے تین جگہ اوپر کا آفیسر ہے۔

**جناب سپیکر: سردار صاحب! پھر اس کا کیا کریں؟**

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنا سوال واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: احسن صاحب! یہ آپ کا پھر سوال نمبر 6960 آگیا ہے لیکن اس سوال کا ابھی جواب موصول نہیں ہو سکا۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! یہ پچھلی مرتبہ بھی جواب نہ آنے کی وجہ سے pending ہوا تھا۔

جناب سپکر: حسن صاحب! اس سوال کو pending کر دیتے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب حسن ریاض فقیانہ: جناب سپکر! مجھے کو مر بانی کر کے تائید کریں۔

جناب سپکر: حسن صاحب! میں نے کہہ دیا ہے اور اب مکمل اس سوال کا جواب لائے گا۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں اور ایک چھوٹے سے معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپکر: سردار صاحب! مجھے پہلے اپنی کارروائی توکر لینے دیں۔ اگلا سوال نمبر 7202 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپکر! اگر آپ سارے سوال پڑھیں تو سوال نمبر 6779، سوال نمبر 4 اور سوال نمبر 7202 یہ چاروں کے چاروں سوال ناجائز قبضوں سے related ہیں اور ان چاروں کے جواب موصول نہیں ہوئے ہیں اور یہ ایک trend ہے جو کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی نظر میں آئے کہ جتنے ناجائز قبضے یا قبضہ مانیا سے related سوال ہیں ان میں سے کسی کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپکر: سردار صاحب! اس کا پتا کر لیں اور اگر جواب نہیں آئے گا تو پھر نوٹس لیں گے، ابھی میں نوٹس نہیں لے سکتا۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپکر! میں آپ کو دوبارہ سے ان سوالوں کے نمبر پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپکر: سردار صاحب! میں آگے جا چکا ہوں میں نے اگلا سوال لے لیا ہے اور اس سوال کو بھی pending کر دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7221 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی ان کے behalf پر نہیں ہے تو اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلے سوال نمبر 2435 اور 2436 بھی ڈاکٹر سید و سیم اختر کے ہیں ان سوالوں کو بھی وقہ سوالات تک pending کرتے ہیں اگر اس دوران وہ آجائیں گے تو ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6539 محترمہ خاپرویز بٹ کا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو بھی وقہ سوالات تک pending کرتے ہیں اگر اس دوران وہ آجائیں تو ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! سوال نمبر 6778 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

**کچی آبادی ڈیلکسٹر کرنے کی شرائط سے متعلق تفصیلات**

**6778\***: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر کالونیز اور نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کے لئے 2012ء میں کچی آبادی ڈیلکسٹر کرنے کی شرائط تبدیل کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ پنجاب کے اندر جماں بھی پانچ یا پانچ سے زائد افراد ایک جگہ پر سرکاری زمین پر قابض ہیں، ان کا سروے کر کے انہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے مذکورہ سروے کے دورانِ محکمہ مال کے عملہ کی شکایات کے ازالے کے لئے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر انتظامی اور منتخب نمائندگان پر مشتمل

ایک cell redressal قائم کیا تھا اور اس کی ہر ماہ میں دو مرتبہ میٹنگ بلانا ضروری تھا؟

(ج) اگر جز (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ ضلع ٹوبہ نیک سنگھ میں اس حکم کے تحت تمام تحصیلوں میں یہ سیل کس تاریخ کو قائم کئے گئے کیا پالیسی اور احکامات کے مطابق ہر میئنے اس سیل کے دو اجلاس منعقد کئے گئے اگر کئے گئے تو ہر اجلاس میں کیا کارروائی ہوئی، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) یہ بھی بتایا جائے کہ ہر تحصیل کمیٹی نے اب تک اس ضمن میں آنے والی کتنی درخواستوں کا فیصلہ کیا اور کتنی اب تک pending کب سے ہیں اور فیصلہ نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کے لئے کچی آبادی زاہد اکرم 1992ء میں ضروری ترمیم "کچی آبادی ریگولائزیشن سکیم 2012" کے ذریعے اربن ایریا میں کچی آبادی ڈیلکسٹر کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 کروڑی اور روپیہ ایریا ز میں گھرانوں کی تعداد 4 مقرر کر دی ہے۔ قواعد و اضوابط کے مطابق اس پر عملدرآمد جاری ہے۔

(ب) درست نہ ہے بذریعہ نو ٹیکلیشن نمبری 2001/1-67 DG(KA) 23-12-2013 مورخہ committee implementation قائم کی تھی جو کہ سے صوبہ بھر کی ہر تحصیل میں ہے جس کا کام کچی آبادی کی سروے لسٹ میں کوئی نام رہ

گیا ہو یا سروے لست میں نام کی غلطی وغیرہ کی درستی، زیر قابض رقبہ کی درستی کو قانون اور ثبوت کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے۔

(ج) درست نہ ہے جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کی ہر تحریک میں ضرورت کے مطابق اجلاس بلاقی ہیں نوٹیفیکیشن کے تحت کمیٹی قائم کی گئی ہیں جو ضرورت کے مطابق اجلاس بلاقی ہیں نوٹیفیکیشن کے مطابق ہر ماہ دو اجلاس منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرد، کمالیہ و پیر محل میں اس کمیٹی کے اجلاس و فتاویٰ منعقد کئے جا رہے ہیں۔

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں کی implementation committees کی کارکردگی درج ذیل ہے:

1. تحریک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اب تک 41 درخواستوں کا فیصلہ کیا جا چکا ہے جبکہ 12 عدد درخواست ہائے pending ہیں۔ کورم پورانے ہونے کی بناء پر کارروائی نہ ہوئی ہے۔ Pending درخواست ہائے پر کارروائی جاری ہے۔

2. تحریک گوجرد میں 4 درخواست ہائے برائے فیصلہ pending ہیں جو اتواء میں ہیں۔ درخواست گزار کے حاضر نہ ہونے اور دستاویزی ثبوت پیش نہ ہونے کی وجہ سے درخواست ہائے کافیصلہ نہ کیا جاسکا ہے۔

3. تحریک کمالیہ میں کوئی درخواست pending نہ ہے۔

4. تحریک پیر محل میں کوئی درخواست pending نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے بے گھر افراد کو چھٹت فراہم کرنے کے لئے 2012 میں کچھی آبادی ڈیکلائر کرنے کی شرائط تبدیل کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ پنجاب کے اندر جماں بھی پانچ یا پانچ سے زائد افراد ایک جگہ پر سرکاری زمین پر قابض ہیں، ان کا سروے کر کے انہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے؟ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سکیم کے تحت کتنے افراد point out کئے گئے تھے اور کتنوں کو۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ اپنے سوال کی طرف آئیں اور اس کے مطابق سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! میں اپنے سوال کی طرف آ رہا ہوں۔  
جناب سپکر: بھی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں اور میرا سید حاسادھا صحنی سوال ہے تو  
کتنے افراد کو وزیر اعلیٰ کے حکم پر عملدرآمد کرتے ہوئے مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپکر: امجد صاحب! یہ آپ میں پڑھ لیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو ابھی پڑھادیں گے  
کیونکہ میرے خیال میں وہ آپ کے نزدیک ہی بیٹھے ہیں۔ نقلِ تونیں ہو رہی

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپکر! یہ صحنی سوال نہیں بتا ہے۔ یہ تو  
پورا سوال ہے تو اتنی بڑی لست کہاں سے فراہم کی جائے، کوئی ایک یادو نام ہوں تو بتا دیں اس لئے یہ  
نیا سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! یہ لست نہ دیں صرف ان کے نمبر ہی بتا دیں۔ یہ کیا تیاری کر کے  
آئے ہیں اور مجھے کیا کیا ہے؟

جناب سپکر: امجد صاحب! آپ صرف سوال کی حد تک رہا کریں یہ مناسب نہیں لگتا۔ آپ نیا سوال  
کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! یہ سید حاسوال ہے اور میں اسی سے relevant پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپکر: امجد صاحب! یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ یہ پڑھ لیں اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن  
نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! میں تو مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ جواب ہی نہیں دے رہے تو میں  
مطمئن کس چیز سے ہوں۔

جناب سپکر: امجد صاحب! چلیں، پھر جس طرح آپ کہتے ہیں، اس طرح وہ جواب نہیں دے پائیں  
گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! یہ مجھے بتائیں کہ کتنے لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں؟ یہ نمبر  
ہی بتا دیں چلیں میں نام تو نہیں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپکر: امجد صاحب! اتنا تو آپ کو بھی بتا ہو ناچاہئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بات تو یہی ہے کہ کسی پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا اور کسی کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں اور نہ ہی کسی کو قبضہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جی، وہ آپ کو چلنچ کر رہے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کیا کیسے گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر پورے ڈسٹرکٹ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کوئی موضع ہی تادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اگر کوئی nominated ہو تو اس پر تیاری کی جاسکتی ہے لیکن پورے ڈسٹرکٹ کی تیاری تو نہیں کی جاسکتی کیونکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے نے ایک سال میں کیا کرنا ہے، یہ تو کمپیوٹر کا دور ہے اور 2010 کا یہ issue چل رہا ہے، پانچ یا جو سال ہو گئے ہیں اس پر مجھے کے پاس پورا ریکارڈ ہے۔ یہ صرف چھپانا یہ چاہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کے احکامات کو انہوں نے ردی کی ٹوکری میں ڈالا ہوا ہے اور اس پر انہوں نے کچھ کام بھی نہیں کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایوان میں یہ بات آئی ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میری بات سنیں۔ آپ تھوڑی سی مہربانی یہ کیا کریں کہ آپ سوال کی حد تک اپنے آپ کو محدود رکھا کریں، آپ پتا نہیں کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہوتی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میر اسوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! کیا کوئی وزیر اعلیٰ کے احکامات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال سکتا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کے احکامات ہیں۔ میں وہی پوچھ رہا ہوں کہ ---

جناب سپیکر: آپ پتا نہیں کیا کرتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر انہوں نے عملدرآمد کیا ہے تو یہ بتادیں کہ ہم نے یہ عملدرآمد کیا ہے اور اتنے لوگوں کو ہم نے مالکانہ حقوق دے دیے ہیں، یہ بتادیں تو پتا چل جائے کہ انہوں نے اس پر عملدرآمد کیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اندازہ لگائیں اور کوئی بات کریں اور کوئی طریقہ تو بنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! معزز ایوان میں، میں غلط بیانی نہیں کر سکتا ہوں۔ یہاں ڈسٹرکٹ کی بات ہو رہی ہے تو ڈسٹرکٹ چھوٹا نہیں ہوتا اس میں کتنے موضع جات ہیں اور کتنی کچی آبادیاں ڈیکلیر کی گئی ہیں اس پر ایسے غلط بیانی نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بت تو آپ کی ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ سوال کب سے دیا ہوا ہے اور اس سال مجھے نے اس کا جواب ہی تیار نہیں کیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال میں ایسی کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ میرے حوالے کریں میں تین دن میں انہیں اس کا جواب لے کر دے دیتا ہوں۔ ڈسٹرکٹ آفس میں ان کے پاس سارے کارڈ پڑا ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ اس کا جواب نہیں دینا چاہتے تاکہ یہ بات سامنے نہ آ جائے اور یہ صرف پردوہداری ہے تو یہ کوئی ایسی بات ہے نہیں کہ سو اسال میں جس کا جواب نہ آئے المذا اس سوال کو کمیٹی میں بھجوادیں وہاں تمام چیزیں trash out ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی میں ایسے نہیں بھجوایا جاتا اگر کوئی بات ہو تو میں اس کو کمیٹی کے سپرد کروں۔ آپ اس پر کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کے احکامات پر عمل نہیں ہوا میں تو اس پر بات کر رہا ہوں یا پھر یہ بتادیں کہ عملدرآمد ہوا ہے یا پھر یہ کہہ دیں کہ ہم نے عملدرآمد نہیں کیا۔

جناب سپکر: امجد صاحب! ہاں، یہ بات کریں ناں یہ آپ کی بات نہیں ہے لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ کل آبادی کے نام بتاویں تو وہ پورے ضلع کی آبادی کے نام تو نہیں بتاسکیں گے۔ آپ ذرا مردانی کیا کریں اور آپ ممکن سوال نہ کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ معزز خادم اعلیٰ پنجاب کے حکم کی۔۔۔

جناب سپکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایک منٹ تھسیریں۔ امجد صاحب! کیا آپ نے کبھی قومی اسمبلی کی سوالات کی کارروائی دیکھی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! جی، میں نے دیکھی ہے۔

جناب سپکر: امجد صاحب! دیکھتے ہیں تو پھر مجھے آپ کی اسی بات پر افسوس ہو رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! قومی اسمبلی میں یہ سلوک بھی نہیں ہوتا جو کہ۔۔۔

جناب سپکر: امجد صاحب! Let him explain.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! جو کہ یہاں جعلی کرتے ہیں۔

جناب سپکر: جناب سپکر! جو سوال آپ نے کیا ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! یہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپکر! بھاطاں روپورٹ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چار تحصیلوں جن میں کمالیہ، پیر محل، گوجرہ اور ٹوبہ، ٹوبہ میں 41 درخواستیں وصول ہوئی تھیں جن میں 12 درخواستیں ابھی تک pending پڑی ہیں، اس کے علاوہ کوئی درخواست ابھی تحصیل ٹوبہ میں pending نہیں ہے۔ تحصیل گوجرہ میں 4 درخواستیں pending پڑی ہیں بھاطاں روپورٹ جو آئی تھی اور باقی سب کو مالکانہ حقوق دے دیئے گئے ہیں۔ تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں کوئی درخواست pending نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپکر! یہ جواب دیا ہے Anomaly Committee جس کی یہ بات کر رہے ہیں اس پر تو میں نے ابھی آنا ہے۔ یہ مجھے پہلے on the floor of the the

House یہ جواب دے دیں اور کہہ دیں کہ ہم نے وزیر اعلیٰ کے احکامات کے تحت تمام لوگوں کو مالکانے حقوق دے دئے ہیں۔ میرا تو یہ سیدھا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جو معیار پر پورا اترتے ہوں گے ان کو دینے ہیں نا۔

جناب امجد علی جاوید: جو معیار پر پورا اترتے ہیں جن کے سروے ہو گئے ہیں، میں ان کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تحصیلوں کا بھی بتا دیا ہے۔ آپ سنتے ہی نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر ایسے specific کر دیں۔ اگر یہ جواب غلط ہے تو میں نے اس سوال پر تحریک استحقاق کی طرف بھی جانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم) جناب سپیکر! الحمد للہ چیف منستر صاحب کے حکم کے مطابق میراث پر implementation ہوئی ہے۔ سروے میں جو حقدار تھے ان کو مالکانے حقوق کی اسناد جاری کر دی گئی ہیں۔ گزشتہ اجلاس میں بھی اس پر بحث ہوئی تھی تو اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ اگر میرے معزز ممبر کی نظر میں کوئی specific شخص ہے مجھے ان کا نام دیں یا applications دیں تاکہ میں اس پر انکو اڑی کر داؤں لیکن اس وقت بھی انہوں نے مجھے کوئی application نہیں دی۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتا دیتے ہیں۔ چودھری صاحب! آپ ان کو particular case بتا دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! صرف تین چوک کے متعلق جناب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کو تقریباً سو، ڈبیٹھ سال ہو گیا ہے اس کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ ایک اور سوال کے نتیجے میں جناب نے ایک کمیٹی constitute کی تھی کیونکہ سوال کا جواب غلط تھا۔ صرف تین چوک کا جواب خاچ جس کا جگہ نے ایوان میں غلط جواب دیا ہوا تھا اور انہوں نے بتایا تھا کہ صرف اٹھارہ کنال اراضی پر ناجائز قابل بض ہیں۔ آپ کی بنائی گئی کمیٹی نے جب اس matter کو out thrash کیا تو وہ تین ہزار کنال نکلی۔ اس کا جواب بھی محکمہ سوات سال سے اپنے پاس رکھ کر بیٹھا ہے جس کی کمیٹی نے رپورٹ بنادی تھی۔ اس کے علاوہ ہمارے شر میں ایک اور scam کو refer ہوا تھا جس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: کیا اس کی رپورٹ ہاؤس میں آئی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس وقت کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس میں نہیں آئی۔  
جناب سپیکر: اُدھر بھی تو ممبر ان بیٹھتے ہیں، آپ بتائیں کہ میں کس کو پابند کروں کیونکہ میں نے تو ان کو دو ماہ کا کہا ہوا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے جو کمیٹی بنائی تھی اس کی رپورٹ submit ہو گئی اور کمشنر فیصل آباد اس کمیٹی کے سکرٹری تھے جنہوں نے فائل کر دی۔

**MR SPEAKER:** Order please, order in the House.

جناب امجد علی جاوید: محترمہ مدیر حکومت ایم پی اے اس کمیٹی کی چیز میں تھیں۔ کمیٹی نے رپورٹ فائل کر کے sign کر دی لیکن وہ یہ میں گم ہو چکی ہے جو ہاؤس میں پیش نہیں کی جا رہی۔ یہ اس کا تجزیہ ہے جبکہ میرا یہ سوال یہیں کھڑا ہے اور جس کا پارلیمانی سکرٹری نے جواب پڑھا ہے وہ سوال اور ہے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے مذکورہ سروے کے دوران مکملہ مال کے عملہ کی شکایات کے ازالے کے لئے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر انتظامی اور منتخب نمائندگان پر مشتمل ایک Redressal Cell یا کمیٹی قائم کی تھی اور اس کی ہر ماہ میں دو مرتبہ میٹنگ بلانا ضروری ہے؟" یہاں انہوں نے پھر جواب غلط دیا ہے اور اس کو mix کیا ہے۔ یہ دو کمیٹیاں ہیں، ایک کمیٹی جو پہلے سے notified ہے وہ دوسری ہے اور اس حلقے کا ممبر اسمبلی اس کمیٹی کا چیز میں ہے جو کہ Implementation Committee ہے۔ جس کمیٹی کا میں نے پوچھا ہے اور جس کا جواب انہوں نے گول کرتے ہوئے غلط دیا ہے۔ وہ Complaint Redressal Committee ہے جو کہ notified ہے، میں اس کا ممبر ہوں کیونکہ میرے پاس اس کا نوٹیفیکیشن موجود ہے اور AAC اس کمیٹی کا چیز میں ہے۔ یہ دونوں چیزوں کو mix کر کے حقائق کو چھپا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری پھر یہ گزارش ہے کہ اس کو kindly کمیٹی کے پاس بھیجیں کیونکہ یہ بڑا serious matter ہے اور ہماری اس سے بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔ جو احکامات جاتے ہیں اس پر کماقہ عمل نہیں ہوتا۔ لوگ 70 سال سے اسی طرح پھر رہے ہیں اور ہم روزانہ لوگوں کے مسائل لے کر مقامی انتظامیہ کے پاس جاتے ہیں۔ اس کمیٹی کو بننے ہوئے تقریباً ڈیڑھ دو سال ہو گئے ہیں اور میں مسلسل انتظامیہ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کا اجلاس ہونا mandatory ہے لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جب وہ اجلاس ہی نہیں ہوتا تو اس میں complaints کیسے آئیں گی اور لوگوں کے مسائل کیسے

حل ہوں گے؟ میں تو خود اس حوالے سے وہاں دیکھتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں جبکہ یہاں پارلیمنٹی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ راوی چین لکھ رہا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی پر بھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ اسے کمیٹی کے حوالے کریں تو وہاں دُودھ کا دُودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months pending کیا ہوا تھا۔ آپ اپنا سوال کیا ہوا تھا۔ آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 7221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ کسی معزز ممبر کی تصحیح کرنے کی کوئی صاحب کوشش نہ کرے اور جو کرے گا۔ I will take action. I tell you.

لاہور: رائے یونڈ میں تعینات پڑواریوں سے متعلقہ تفصیلات

\*7221: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مال ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل رائے یونڈ (لاہور) میں کتنے پڑواری کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے پڑواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے۔

(ج) کتنے پڑواریوں کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر ہمکمانہ یاقانوں کا روایتی ہو رہی ہے، ان کے نام، جگہ تعیناتی اور آنکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں۔

(د) موضع کڑیاں تحصیل رائے یونڈ کا رقبہ کتنا ہے۔ اس وقت اس گاؤں میں کتنے پڑواری ہیں اور وہ کتنے حصہ سے اسی گاؤں یا حلقہ میں تعینات ہیں۔

(ه) جنوری 2012 سے آج تک اس گاؤں کے کتنے افراد نے اپنے رقبہ کی نشاندہی کے لئے درخواست متعلقہ پڑواری یادگیر افسران کو گزاری۔ کتنے افراد کے رقبہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

کتنے افراد / کھاتہ دار کی درخواست برائے نشاندہی رقبہ کس وجہ سے زیر التواء ہیں اور ان پر کارروائی نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں۔

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مکٹر، لاہور کے میا کردہ جواب کے مطابق تحصیل رائے ونڈ میں اس وقت کل 25 پتواریان کام کر رہے ہیں۔

(ب) تحصیل رائے ونڈ میں کل 10 پتواریان کے پاس ایک سے زیادہ حلقہ جات کا چارج ہے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل رائے ونڈ میں اس وقت 2 پتواریوں محمد ارشاد اور محمد مشتاق احمد کے خلاف انٹی کرپشن میں کیس چل رہا ہے اور دونوں گرفتار ہیں، دونوں مذکورہ پتواری اس وقت ڈیوٹی سے معطل ہیں۔

(د) موضع کڑیاں تحصیل رائے ونڈ کا کل رقبہ 1853 ایکڑ ہے اور اس میں پتواری محمد ارشاد تعینات تھا۔ جو کہ مورخ 15.02.2016 سے معطل ہے اس لئے اس کا اضافی چارج اس وقت خالد محمود پتواری کے پاس ہے۔

(ه) اس ضمن میں گزارش ہے کہ مورخ 24.02.2016 کو ٹرینگ نمبر 84925 کے تحت چیف سیکرٹری شکایت سیل کے دفتر سے محمد سعید ولد نور محمد ساکن کڑیاں کی درخواست برائے نشاندہی موصول ہوئی جو کہ بروئے ڈائری نمبر 1370 مورخ 24.02.2016 کو دفتر قانونگو تحصیل رائے ونڈ ضلع لاہور پتواری حلقة کوارسال ہوئی۔ اس کی تاریخ بفرض نشاندہی مورخ 14.04.2016 مقرر کی گئی تھی لیکن مورخ 09.04.2016 کو محمد سعید مذکور نے اپنا تحریری بیان جمع کروایا کہ اس کا اپنے فریقین کے ساتھ تصفیہ طے پا گیا اس لئے وہ اپنی درخواست کی پیروی نہیں کرنا چاہتا درخواست دہنده کے بیان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بمقابلہ ریکارڈ 2012 سے لے کر آج تک نشاندہی کی کوئی درخواست نہ تموصول ہوئی ہے اور نہیں زیر التواء ہے۔

اس امر کیوضاحت ضروری ہے کہ بعض اوقات سائل متعلقہ افسران سے درخواست مارک کروا کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے اگر اس طرح کی کوئی درخواست دفتری اندرج کے بغیر کسی سائل کے پاس موجود ہو تو اس کا محمد کو کوئی علم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے لکھا ہے کہ دوپٹواری اس وقت ڈیوٹی سے معطل ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ان پر کیا charges ہیں جس کی وجہ سے یہ معطل ہیں؟

جناب سپیکر: آگے بتایا تو ہے کہ انٹی کر پشن میں کیس ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ انٹی کر پشن میں ان پر charge کیا گا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں۔ یہ دوپٹواری محمد ارشد اور محمد مشتاق احمد ہیں جن کے خلاف allegations تھے۔ محمد ارشد کے خلاف رشوت لینے اور سرکاری زمین کی غیر قانونی تصدیق کا الزام تھا جسے 2016-02-15 کو معطل کیا گیا تھا جو کہ اب bail پر ہے اور اس کے خلاف مکملہ انکواری ٹکلٹر سٹی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا محمد مشتاق احمد پٹواری پر بھی سرکاری زمین کی انتقال کی غیر قانونی تصدیق کا الزام تھا اور اسے 2015-08-21 کو معطل کیا گیا تھا جو کہ ابھی بھی custody میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) میں خالد محمود پٹواری کے پاس اضافی چارج کا لکھا ہوا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ جاننا چاہوں گی کہ محمد ارشد پٹواری جو کہ 2016-02-15 سے معطل ہے، اس کا کیس کب سے ہے جس کی وجہ سے یہ معطل ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مذکورہ پٹواری 2016-02-15 سے معطل ہوا ہے لیکن اس کا کیس کب سے شروع ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، یہ کیس کب سے شروع ہوا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کے خلاف مکملہ انکواری ہو رہی ہے اور مزید انفارمیشن میں ان کو provide کر دوں گی جبکہ اس کی معطلی 2016-02-15 سے ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارے سب کے علم میں یہ بات ہے کہ اس وقت تمام اضلاع میں اور لاہور کے اندر بھی زمینوں کی ملکیت کے process کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تو پھر کس طریقے سے یہ پٹواری کام کر رہے ہیں کیونکہ کمپیوٹرائزڈ process کوئی ایک دو میں کا نہیں ہے بلکہ اس کو چلتے ہوئے تین چار سال ہو گئے ہیں۔ اب سننے میں آرہا ہے اور ہم جو اشتراطات دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت لاہور کی تمام زرعی و شری زمینوں کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے اور ہم کمپیوٹر سسٹم پر اپنی ملکیت کو چیک کر سکتے ہیں۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے جانتا چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کی بات سنیں کیونکہ آپ نے جواب دینا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو چکا تو پھر یہ پٹواری کس طرح سے ملی بھگت کر رہے ہیں؟ اسی طرح کا ایک سوال کچھ دن پہلے بھی میں نے کیا تھا جس پر اوقاف کے معزز پارلیمانی سیکرٹری بہت برہم ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر الزام لگادیا حالانکہ میرا اس دن بھی ضمنی سوال یہ تھا کہ جب تک محکمے کی ملی بھگت نہیں ہوتی، عملہ کس طریقے سے سرکاری زمین پر غیر قانونی طریقے سے قبضہ بھی کروالیتا ہے اور فروخت بھی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان سے سوال کریں اس کا جواب بھی پوچھوں۔ آپ کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں کیونکہ محکمہ اوقاف کہاں ہے اور پٹواری کہاں ہیں؟ پٹواری مالک ہیں آپ اس کی بات کریں، آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے process میں آنے کے باوجود پٹواری کو معطل کیا گیا ہے اور میں نے عرصہ دراز سے اپنے سوال میں جس علاقے اور زمین کی نشاندہی کی ہے کہ ناجائز اور illegal طریقے سے فروخت کر رہا ہے تو کیا وجہ ہے کہ سالما سال گزرنے کے بعد اب محکمہ کو اس کا بتا چلا؟

جناب سپیکر: محترمہ آپ کے پاس کون سی ایسی چیز ہے جس کے متعلق میں ان سے پوچھوں کیونکہ پوچھنے کی بات تو مجھے نظر نہیں آرہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! کمپیوٹرائزیشن کا process جو ہے وہ 2016-6-13 کو سونیصد مکمل ہو گا۔ جماں تک آپ کا سوال ہے اس میں جماں کمپیوٹرائزیشن میں کچھ پیچیدگیاں یا غلطیاں ہیں تو ان کی درستی کے لئے ابھی ہمیں پٹواری کی ضرورت ہے۔ Fresh recruits سے 2006ء پر ban ہے جو ابھی تک lift نہیں ہوا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کس بارے میں ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں پہلے آگے جانا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جواب نہیں آیا اور rightly نہیں آیا لیکن جب جواب نہیں آیا تو اس کے بعد یہ ہاؤس اس کا جواب نہ آنے پر اس کے ساتھ کیا سلوک کر سکتا ہے اور جو آپ نے حکم فرمانا ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر کے لئے آپ ٹھس جائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں میری صرف یہ گزارش ہے کہ:

**Delay as to Answers Rule 54.(1)** It is in the Rules of

Procedure and it clearly says, if the Minister or the

Parliamentary Secretary concerned is not ready with the

answer to a question or if the answer to a question has

not been received... .

جناب سپیکر: کون سا rule پڑھ رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Rule 54 ہے اور اگر اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ آج خاص طور پر یہ جو چھٹھی آئی ہے اس کی ضرورت کیوں محسوس کی ہے کہ یہ پڑھوں؟ اس چھٹھی آنے کے بعد تواب گنجائش نہیں ہے۔ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ جو واضح طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ یا تو ان Rules of Procedure کی پوری طرح سے اب پاندھی ہو اور ان کا اطلاق ہو یا ایسی چھٹھیاں آپ

کو stakeholder کا right of public representation آپ سے آہستہ آہستہ نہیں رہنے دیں گی، یہ ہوتا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بڑے سادہ الفاظ میں ہے جو آپ کی اجازت سے میں

پڑھ دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر! جی، نہیں۔ آپ مجھے پھر کبھی پڑھ کے سنا دینا کیونکہ اب ٹائم نہیں ہے، آپ کی مریانی اسے pending کیا جاتا ہے اور پھر اسے بعد میں سین گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس کا پارلیمانی سیکرٹری بعد میں جواب دیں یا لے کر آئیں گے اور اس کی انکوائری کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہاؤس سے متعلقہ ہے اور مجھے اس پر آپ کی روونگ چاہئے۔

جناب سپیکر: میں نے انہیں کہہ دیا ہے اور روونگ دے دی ہے کہ وہ اس کا جواب لیں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ملک صاحب نے ایک relevant request کی ہے جو کہ ہم سب کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور آپ کو کس نے اجازت دی ہے، آپ کو کس نے اجازت دی ہے اور کس کی اجازت سے آپ بول رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں، میں نے اس پر روونگ دے دی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کو میں اجازت نہیں دیتا اور آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مریانی۔

شیخ صاحب! تشریف رکھیں گے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر آپ سکیورٹی والوں کو حکم کریں کہ وہ مجھے اٹھا کر باہر پھینک دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ ایسے نہ کریں اور تشریف رکھیں۔ بڑی مریانی۔ یہ چودھری اشرف علی انصاری کا سوال ہے جس کی same position چودھری اشرف علی انصاری کا سوال ہے۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری اس کی انکوائری کریں اور رپورٹ within 2 months خرچ کرو۔۔۔ اگلا سوال نمبر 7397 بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ اس سوال کا بھی جواب نہیں دیتا اس کی انکوائری کر کے رپورٹ ایوان میں دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 7484 چودھری عامر سلطان چیئرمیٹ کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا۔ ڈاکٹر سید و سیدم اختر کا سوال نمبر 2435 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5206 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2433 ڈاکٹر سید و سیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose کیا جائے۔ اگلا سوال 2436 بھی ڈاکٹر سید و سیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 6910 محترمہ خاپرویزبٹ کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہوئے۔ پارلیمانی سکریٹری مال و کالونیز! جن سوالوں کے جواب نہیں آئے ان کی انکوارٹری کر کے ایوان کو بتائیں۔

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

#### صلع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

\*5206: محترمہ خدیجہ عمر بکیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چل ع گجرات میں کتنی سرکاری کالونیز موجود ہیں اور وہ کماں کماں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت چل ع ہڈا میں سرکاری ملازمین کے لئے کوئی کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وہ جوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چل ع گجرات میں سرکاری ملازمین کی کوئی کالونی نہ ہے۔

(ب) چل ع ہڈا میں سرکاری ملازمین کے لئے کالونی بنانے کی فی الحال ابھی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

#### صلع لاہور: اشام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

\*2433: ڈاکٹر سید و سیم اختر بکیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چل ع لاہور میں کل کتنے اشام فروشوں ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشام فروش سالانہ کتنے اشام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشام فروش کالائنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کر رکھی ہے اس کی کیا وہ جوہات ہیں۔ اگر پابندی نہیں ہے تو لاائنس کیوں جاری نہیں کئے جا رہے؟

(ج) گز شستہ پانچ سال میں چل ع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشام فروش کے لاائنس جاری کئے گئے تھے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشتمام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشتمام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشتمام پر زاپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 94/14539 رو برو جناب جسٹس خلیل الرحمن رمدے عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابق ڈپٹی کمشٹر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 1995-08-16 کے تحت نئے لائننس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی میاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائننس اشتمام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائننس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائننس کی بجائی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائننس جاری نہ کیا گیا ہے۔

صوبہ پنجاب میں قائم ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی  
کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

\*2435: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ملٹری فارم چک نمبر 158 پی تحصیل صادق آباد کے علاوہ کتنے ملٹری فارمز ہیں جن کے ذمہ آبیانہ کی رقوم واجب الادا ہیں، ہر فارم کی واجب الادار قسم علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) ان ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے مطلع فرمائیں کتنی وصولیاں کر لی گئیں، کتنی بقا یا ہیں، بقا یا جات کب سے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں ملٹری فارم چک نمبر 158 پی تحصیل صادق آباد کے علاوہ 17 ملٹری فارم ہیں جن کے ذمہ آبیانہ کی رقوم واجب الادا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر کھدوی گئی ہے۔

(ب)

- I. ان ملٹری فارمز سے آبیانہ کی وصولی کے لئے ریونیو اخراج ٹیری ملٹری فارمز کے افسران کو وصولی کے لئے خط کتابت و فتاویٰ فتاویٰ تاریخی ہے جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- II. آبیانہ کی وصولی اور بقایا جات کی تفصیل (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

### وفاقی محکمہ دفاع کے حوالے کی گئی محکمہ مال کی سرکاری اراضی کی تفصیلات

2436\*: ذا کٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر مال کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سال میں محکمہ نے کتنی سرکاری زرعی اراضی (بارانی / آباد اور بے آباد، خبر قدیم وغیرہ) وفاقی حکومت کے محکمہ دفاع کے حوالہ کی تاک وہ اسے فوجی افسران میں تقسیم کر سکے زمین کی ہر کیمیگری جو فراہم کی گئی اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا اراضی کی قیمت وصول کی گئی، کس حساب سے اور کل کتنی رقم وصول ہوئی، کیا حکومت اس رویہ پر سول مکاموں کو بھی زمین فراہم کرنے کو تیار ہے؟

(ج) کیا تھل ڈویلپمنٹ اخراجی اور چو لستان کے ایریا میں مختلف الائیں فوجی افسران کو گزشتہ دور حکومت میں الٹ کی گئیں اور ان کی کیا قیمت وصول ہوئی اور ایک الٹ میں کتنے مرلے زمین فراہم کی جاتی ہے، تمام زمین کیا وزارت دفاع کے حوالہ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کالونیز ڈپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو، پنجاب نے گزشتہ پانچ سال یعنی 2008 سے 2013 تک سرکاری اراضی تعدادی 7000 ہزار ایکڑ، واقع چو لستان (بساو پور)، GHQ(Cultivable) راولپنڈی کو بذریعہ چھٹھی مورخہ 09-03-2013 کو حوالہ کرنے کی منظوری دی اس اراضی کو GHQ راولپنڈی کو باقاعدہ منتقلی بذریعہ چھٹھی مورخہ 13-06-2013 کی گئی ہے یہ اراضی آرمی ویلفیر سکیم کے تحت پاک فوج کے شہداء کے خاندانوں اور معذور ہو جانے والے جوانوں کے لئے مجاز اخراجی کی منظوری کے بعد دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا زرعی اراضی GHQ راولپنڈی کو آرمی ویلفیر سکیم کے تحت بلا معاوضہ دی گئی۔ تاہم GHQ اور حکومت پنجاب کے درمیان طے پانے والی شرائط و ضوابط کے تحت الائیں سے قیمت وصول کر کے حکومتی خزانہ میں جمع کی جائے گی۔ اس حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ایک مشترکہ کمیٹی جس میں محکمہ کالونیز کے ساتھ پاک فوج کی نمائندگی

بھی ہو گی بنادی گئی ہے جس کی میٹنگ عنقریب منعقد کی جا رہی ہے اس میٹنگ میں طے شدہ شرائط و ضوابط بعد منظوری جزا اخراجی جاری کردی جائیں گی اور اس میں طے شدہ قیمت الایمان سے وصول کی جائے گی سابق شرائط و ضوابط جو کہ 2003 میں جاری کی گئی تھیں اس کے مطابق زمین کی قیمت ۔/60 روپے فی بیڈ اوری یونٹ مقرر کر کے الایمان سے وصول کی گئی۔ حکومت پنجاب کے مکملہ جات مساوی کمرشل مکملہ جات کو بلا معاوضہ زمین میا کی جاتی ہے اور وفاقی حکومت کے مکملہ جات کو پالیسی 2013 کے مطابق زمین بار کیتی ریٹ مع 10 فیصد سرچارج پر فروخت کی جاتی ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں یعنی 2008 سے 2013 تک (تھل ڈیلپنٹ اخراجی) کے ایریا میں کوئی سرکاری زمین GHQ کو نہ دی گئی ہے۔ کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے اس دوران 7000 ایکڑ ارضی واقع چولستان (بساوپور)، GHQ، راولپنڈی کو آرمی ڈیفیئر سیم کے تحت منتقل کی گئی ہے اس کی شرائط و ضوابط جس میں زمین کی قیمت بھی شامل ہو گئی طے کرنے کا عمل جاری ہے یہ زمین GHQ اپنے پیمانے کے مطابق فوجی افسران و جوانان کو الٹ کرتا ہے ہر لٹ کا سائز الائی کے رینک کے مطابق متعین ہے جو کہ NCOs کو 12% ایکڑ جو نیز کمیشنڈ آفیسرز کے لئے 20 ایکڑ اور آفیسرز کے لئے 50 ایکڑ ہے۔

**سرگودھا: موضع روشن پور کے سیالب متاثرین اور حکومتی امداد سے متعلق تفصیلات**

\*6539: محترمہ خانپور ویزبٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از را نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع روشن پور ٹانہ میانی تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں سال 2014 میں آنے والے سیالب سے کتنا زرعی رقبہ، کتنے مکان اور کتنے افراد سیالب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیحدہ علاحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیالب سے متاثر افراد کو کتنی رقم حکومت کی جانب سے دی گئی ان کے نام، ولدیت، رقم اور یہ رقم کس مد میں ان کو دی گئی؟

(ج) کتنے افراد کو ابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت بقایا متاثرہ افراد کو جن کی درخواستیں منظور ہوئی تھی ان کو بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(اف) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلا ب میں کل زرعی رقبہ 196 اکیڑہ متاثر ہوا جبکہ دوران سیلا ب کوئی مکان مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب متاثر نہ ہوا۔ اسی طرح فصلات کی مدد میں کل 35 زرعی مالکان کا کاشتہ رقبہ متاثر ہوا۔

(ب) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلا ب میں کل 35 زرعی مالکان کا کاشتہ رقبہ متاثر ہوا جن میں سے 31 مالکان متاثرین کو مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب 10,000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ 8,75,000 روپے معاوضہ دیا گیا۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بematib رپورٹ آمدہ پنجاب ڈی اسٹر مینجنٹ اتھارٹی (PDMA) لاہور 04 افراد کی NADRA کی جانب سے verification نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان افراد کے پر آرڈر تیار نہ ہوئے اور ان کو معاوضہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہو سکی۔

(د) موضع روشن پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلا ب میں حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں دوبارہ سروے کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں مگر دوبارہ سروے کے دوران کوئی بھی شخص متاثرہ مکان یا متاثرہ فصل کی مدد میں اہل قرار نہ دیا گیا مزید یہ کہ دوبارہ سروے کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی اور ڈسٹرکٹ گریومنس ریڈریسل کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی لیکن ان میٹنگ میں روشن پور کا کوئی بھی شخص دوسرے سروے کے دوران متاثرہ مکان یا متاثرہ فصلات کی مدد میں معاوضہ کا اہل نہ ٹھہر۔

### کچی آبادی سکیم کو ریکولرنے سے متعلقہ تفصیلات

\*6910: محترمہ حنا پروین بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(اف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے کچی آبادی سکیم کو روول اربن ایریار گولرنے کے لئے 2012 میں قانون سازی کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا نوٹیفیکیشن نومبر 2012 میں جاری ہوا تھا، نوٹیفیکیشن کے اجراء کے بعد تحصیل بھیرہ میں اب تک کتنی آبادیوں کو ریگولر کیا گیا اور اب تک کن دیہاتوں کی کچی آبادیاں ریگولر نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نوٹیفیکیشن کے اجراء کے تین سال بعد بھی تحصیل بھیرہ میں اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ اگر حکومت ان کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ پر سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ اس سلسلہ میں مورخ 11-12-31 تک قائم ہونے والی کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کے لئے بذریعہ قانون سازی پنجاب کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کی گئی۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔ کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں ایسی تمام کچی آبادیز کا سروے جو مورخ 11-12-31 تک موجود ہوں متعلقہ ڈی سی او ز کی زیر نگرانی کروایا گیا چنانچہ اسی سروے کی روشنی میں ڈی سی او، سرگودھا نے تحصیل بھیرہ کی روول اور اربن ایریا میں قائم کسی کچی آبادی کا ریکارڈ محکمہ ہذا کونہ بھجوایا جس کی بناء پر تحصیل بھیرہ کی کسی کچی آبادی کا نوٹیفیکیشن جاری نہ کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں روول اور اربن ایریا میں سکیم 2012 میں کوئی کچی آبادی رپورٹ نہ کی گئی ہے لہذا بذریعہ نوٹیفیکیشن ریگولر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

### غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

#### صلع بہاؤ لگر میں سیالب سے ہوئے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

22: جناب شوکت علی لا لیکا: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013 کے سیالب میں صلع بہاؤ لگر میں کتنے گاؤں سیالب کی نظر ہوئے اور کتنی سڑکات کو نقصان پہنچا؟

(ب) ان نقصانات کے ازالہ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2013 میں آنے والے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے ڈی سی او بہاؤ لنگر نے ضلع کا تفصیلی سروے کروایا۔ سروے رپورٹ کے مطابق ضلع بہاؤ لنگر کے درج ذیل 53 گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے۔

13	تحصیل بہاؤ لنگر
11	تحصیل چشتیاں
29	تحصیل منچن آباد
53	ٹوٹل

اور سڑکوں کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) سروے رپورٹ کے مطابق سیلاب 2013 کی وجہ سے ضلع بہاؤ لنگر میں 73 مکانات تباہ ہوئے۔ جن میں سے 54 مکانات مکمل تباہ ہوئے اور 19 مکانات جزوی طور پر متاثر ہوئے۔ حکومت پنجاب نے مکانات کے نقصانات کے ازالہ کے لئے مورخہ 10-10-2013 کو مبلغ -/1,905,000 روپے کی رقم متاثرین کو ادائیگی کے لئے ڈی سی او بہاؤ لنگر کو بھجوادی ہے۔

ڈی سی او بہاؤ لنگر کی جبڑی مورخہ 14-05-2014 کے مطابق متاثرین میں تاحال کوئی رقم تقسیم نہ کی گئی ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ اینڈ ڈویژنل کمیٹی برائے تصدیق نقصانات نے تحصیل چشتیاں کے ہونے والے بوگس سروے کو مسترد کر دیا ہے۔ تحصیل چشتیاں کا بوگس سروے کرنے والے اہلکاروں کے خلاف پیدا ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی اور انہیں سزا بھی دے دی گئی ہے۔

### سماہیوال: گھوڑی پال سکیم کار قبہ الٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

289: جناب محمد ارشد ملک (ایڈو وکیٹ): کیا وزیر مال و کالو نیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گھوڑی پال سکیم ضلع سماہیوال میں کل کتنا رقبہ ہے، علیحدہ علیحدہ تحصیل سے بیان کریں، بالخصوص پی پی-222 میں واقع تمام گھوڑی پال سکیم کے رقبہ جات مع الائی تحریر کریں؟

(ب) گھوڑی پال سکیم کے لئے کن کن شرائط اور کتنی اراضی کا ہونا ضروری ہے، اس کی اہلیت کے کون کون سے لوگ ہوتے ہیں معیار کی بھی وضاحت کریں؟

(ج) سال 2011-2012 اور 2013-2014 کے دوران کتنے لوگوں کو گھوڑی پال سکیم کے تحت رقبہ الٹ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ مدت کے دوران جن لوگوں کو گھوڑی پال سکیم میں شامل کیا گیا، ان کے نام و پتاجات اور موضع اراضی کی تفصیل بیان کریں؟

(ه) کیا حکومت کوئی فلاجی ادارہ مثلاً سکولز و کالجز ہائلز، ڈسپنسریز وغیرہ بنانے کے لئے مذکورہ سکیم میں سے اراضی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے وضاحت کی جائے اگر نہیں تو وجہ سے مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گھوڑی پال سکیم کے تحت تتحصیل ساہیوال میں 18660 افراد کو الٹ کیا گیا ہے اور تتحصیل چیچپ وطنی میں 28198 افراد کو 4 مرلہ رقمہ 1114 افراد کو الٹ کیا گیا ہے۔

#### تفصیل رقمہ پی-222 ساہیوال

الٹی	رقبہ
7504	298

(ب) گھوڑی پال سکیم کی شرائط درج ذیل ہیں:-

گورنمنٹ آف پنجاب کا لوئیز ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفیکیشن نمبری CLI-2537/83-4292 مورخ 09-08-1983 میں شرائط جاری کی ہیں۔ نوٹیفیکیشن کی کاپی جھنڈی (الف)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کی چیدھیڈہ شرائط درج ذیل ہیں:-

1. گورنمنٹ کو مزارعین کے انتخاب میں کامل اختیار ہو گا۔ (صلح میں گورنمنٹ کی طرف سے ڈسٹرکٹ لکھران اختیارات کا استعمال کرتا ہے)۔

2. مزارع صرف اراضی افرانش نسل برائے حیوانات (گھوڑی / گائے) کے لئے استعمال کرے گا۔

3. مزارع گورنمنٹ سے وفادار رہے گا۔

4. مزارع گورنمنٹ و سیئی گورنمنٹ یا خود مختار ادارے کا ملازم نہ ہو گا۔ مزارع اس علاقے میں رہنے کا پابند ہو گا جس میں زمین واقع ہے لیکن بعض حالات میں مزارع اپنی عارضی غیر موجودگی میں ایک با اختیار ایجنسی مقرر کر سکے گا جس کی منظوری ڈائریکٹر یونٹ ویٹر نری فارم سے لینا ہو گی۔

5. مزارع بذریعہ انتقال۔ رہن وغیرہ حقوق فروخت یا تشقیل کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔

6. مزارع کو نہ زمین خریدنے کا حق ہو گا اور نہ ہی وہ قابل مزارع کملوانے کا حصہ رہو گا۔

7. زمین کا قبضہ لینے کے چھ میںے کے اندر اندر مزارع کا اس موضع میں رہائش رکھنا ضروری ہے اور جانوروں کے لئے اصطبل کی تعمیر ڈائریکٹری ہیونٹ اور ویٹر نری فارمز کی ہدایت اور سفارشات کے مطابق کرے گا۔

8. مزارع جب اور جہاں معافہ کے لئے ضرورت ہو گی سماں پیش کرنے کا پابند ہو گا۔ ڈائریکٹر کسی بھی وقت یا اس کا کوئی نہایتہ زمین کا معافہ کرنے کے لئے باختیار ہو گا۔

9. جانوروں کی نسل کے بارے میں فیصلہ کرنے میں ڈائریکٹر باختیار ہو گا۔ مزارع درآمدی جانور کی صورت میں ایک سال جبکہ مقامی جانور کی صورت میں چھ ماہ میں گھوڑی، گائے یا بھیر کھن کا پابند ہو گا جو نسل کشی کے لئے مناسب ہو اپنائنا درج ذیل ہو گا۔

(a) 50 ایکڑ قبہ میں ایک درآمدی گھوڑی یا (2) درآمدی گائے۔

(b) 25 ایکڑ قبہ پر ایک مقامی گھوڑی یا ایک مقامی گائے۔

(c) پانچ کنال رقبہ پر ایک بھیر۔

(ج) سال 2011-12 تا 2013-14 میں دو مرل جات پر احمد افتخار ولد افتخار احمد چک نمبر R-5/78، رقبہ تعدادی M-12-K-200 اور منیر احمد ولد محمد حسین، چک نمبر L-12/89 تخصیل جیچ پونڈی رقبہ تعدادی 202 کنال 13 مرل گھوڑی پال سیکم کے تحت الاط کیا گیا ہے۔

(د) تفصیل جز (ج) میں پہلے ہی بیان کردی گئی ہے۔

(ه) گھوڑی پال سیکم میں سے کسی بھی فلاہی سیکم کے لئے الٹمنٹ کرنے کی کوئی پالیسی ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کسی بھی ایسے رقبے کو فلاہی طور پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

صوبہ بھر میں قدرتی آفات میں ہنگامی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

303: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال و کالونیز از را نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

قدرتی آفات سے بچاؤ کے لئے حکومت نے 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کتنا فنڈ رکھا، اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

بعد از قدرتی آفات مکمل خزانہ متاثرہ اضلاع کے متاثرین کو جانی و مالی نقصان کے معاوضہ کی ادائیگی کے لئے حسب ضرورت رقوم فراہم کرتا ہے، تاہم سال 13۔2012 اور 14۔2013

کے دوران سیلاپ متأثرین کے لئے متاثرہ اضلاع کو حسب ذیل فنڈز فراہم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

2012-13

معاوضہ برائے (58) اموات متأثرین	29.00 ملین روپے
---------------------------------	-----------------

2013-14

1۔ معاوضہ برائے (111) اموات متأثرین	55.50 ملین روپے
2۔ مکانات کی بحالی کے لئے امداد	49,87,05,000 روپے
3۔ کھاد اور نیچ کے لئے امداد	45,66,78,000 روپے

### سیلاپ کی روک تھام سے متعلق تفصیلات

- 312: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز اور اہنواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ڈیزاسٹر میجنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کب قائم کیا گیا اور اس کے قائم کرنے کے کیا مقاصد تھے؟
- (ب) اپنے قیام کے بعد سے لے کر 2014 تک اس ادارے نے کیا اہم اور بڑے کام سرانجام دیئے؟
- (ج) 2014 میں آنے والے سیلاپ کی روک تھام اور نقصانات کو کم کرنے کے لئے اس ادارے نے کیا اقدامات اٹھائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ریلیف ڈیپارٹمنٹ 1975 میں قائم کیا گیا۔ 2011 میں روک آف بنس میں ترمیم کر کے اس کا نام ڈیزاسٹر میجنمنٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا گیا۔ جس کا مقصد قدرتی آفات مثلاً بارش، ژالہ باری، سیلاپ اور زلزلہ وغیرہ کے لئے بروقت خانٹی اقدامات اور متأثرین کو امداد میا کرنا ہے۔

پنجاب نیشنل کلیئریز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت متعلقہ آفت زدہ علاقہ جات کا سروے بابت نقصانات کیا جاتا ہے اور متأثرہ موضعات کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے جس کی رو سے حکومتی محصولات، زرعی انکم ٹکیں، آبیانہ، ترقیاتی حاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے بذریعہ نوٹیفیکیشن درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے متأثرہ اضلاع میں زرعی قرضہ جات کی

وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوانی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں علاوہ ازیں حکومت پنجاب متاثرین کے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ کرتی ہے۔

(ب) ڈیزی اسٹر مینجنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے قیام کے بعد حکومت پنجاب کی طرف سے قدرتی طور پر آنے والی آفات کی وجہ سے پنجاب نیشنل کلیمیٹر (پریوینشن انڈر لیف) ایکٹ 1958 کے تحت متعلقہ آفت زدہ علاقوں کا سروے ضلعی حکومتوں سے کروایا جاتا ہے۔ بعد ازیں ڈیزی اسٹر مینجنٹ ڈیپارٹمنٹ ان متاثرہ مواضعات کو آفت زدہ قرار دینے کا نوٹیفیکیشن جاری کرتا ہے۔ حکومتی محصولات مثلاً ازرعی انکم ٹلکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مزید برآں متعلقہ بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے مواضعات میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوانی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں اور حکومت پنجاب کی طرف سے لوگوں کے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ اصلاح میں متاثرین بارش و سیلاب کو نیٹ اور خوارک بھی فراہم کی جاتی ہے۔

2005 کے زلزلے کے دوران حکومت پنجاب نے صرف پنجاب بلکہ متاثرین زلزلہ صوبہ خیبر پختونخوا کی امداد اور بحالی کے لئے اقدامات کئے اور صوبہ پنجاب میں دوران سال 11-2010، 12-2011، 2013 بوجہ بارش اور سیلاب ہونے والے نقصانات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے صرف پنجاب بلکہ صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے IDPs کی بھی مالی امداد و بحالی متاثرین کے لئے اقدامات کئے۔

علاوہ ازیں سال 2013 کے دوران ضلع تھر پار کر صوبہ سندھ کو بھی قحط سالی کی وجہ سے حکومت پنجاب نے متاثرین کی خوارک اور خیموں کی شکل میں امداد کی۔

(ج) ڈیزی اسٹر مینجنٹ ڈیپارٹمنٹ کا کام متاثرین سیلاب کو جانی و مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ مکملہ انہار نے فلڈ 2010 کے تجربات و تجزیات کو مد نظر رکھتے ہوئے فلڈ 2014 کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے تھے جن کی بدلت فلڈ 2014 کے دوران مکملہ جانی و مالی نقصان میں کمی ہوئی۔ البتہ مکملہ کے اہم سڑک پر کچھ کو بچانے کے لئے جماں ضروری سمجھا وہاں پہلے سے طے شدہ بریچنگ سسکیشنز کو فوج، انتظامیہ و مکملہ آپاشی کی ٹیموں نے مشترک طور پر آپریٹ کیا جن میں

دریائے چناب پر خانکی ہیدور کس، تریموں ہیدور کس، گڑھ مہاراجہ برٹچ، ہید محمد والا برٹچ، دو آبہ فلڈ بند اور شیر شاہ ریلوے فلڈ بند کے بریچنگ سیکشنز شامل ہیں ان بریچنگ سیکشنز کو آپریٹ کرنے سے قبل ملحق علاقوں کو خالی کرایا گیا اس سیالاب سے محکمہ انمار کے فلڈ بندوں اور نسروں کے پشوں پر 350 شکاف پڑے ہیں جن کو بند کر کے نہری نظام کو بحال کر دیا گیا ہے اور متاثرہ علاقے جات میں سے سیالبی پانی کو بھی نکال دیا گیا۔ تاکہ ربیع کی فصل وقت پر کاشت ہو سکے۔ علاوه ازیں آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ رپورٹ 2014 کی تیاری جاری ہے۔ آئندہ سیالبوں سے بچاؤ کے لئے فلڈ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخ 22 اور 23 اکتوبر 2014 کو ایک سمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں پیش کی گئی تجاویز کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا پہلا اجلاس مورخ 6 نومبر 2014 کو دوسرا اجلاس مورخ 14-11-26 کو منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز منظوری کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

#### سیالاب 2014 میں ہونے والے نقصانات سے متعلق تفصیلات

316: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر مال و کالو نیز ناظر اہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں 2014 میں آنے والے سیالاب اور اس میں ہونے والے نقصانات کی کیا تفصیلات ہیں؟

(ب) سیالاب متاثرین کی کن کن کیٹیگریز میں کیا کیا مدد کی گئی؟

(ج) مستقبل کی پیش بندی اور سیالاب کے نقصانات سے پہنچ کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا رادہ رکھتی ہے، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب میں 2014 میں آنے والے سیالاب اور اس میں ہونے والے نقصانات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے متاثرین سیالاب کو معاوضہ برائے جانی اموات، مکانات اور زرعی فصلات کے نقصان کے حوالے سے سولہ اضلاع میں امدادی رقوم ڈی سی او صاحبان کی نگرانی میں ہونے والے سروے کے مطابق متاثرین سیالاب کو دو مرحل میں تقسیم کیں۔

معاوضہ فی کس موت کی صورت میں ادا کیگی	16.00 لاکھ روپے
مکمل تباہ شدہ فی مکان کی تعمیر نو کے لئے کل امدادی رقم	80,000 روپے
جزوی متاثرہ مکانات کی بجائی کے لئے کل امدادی رقم	40,000 روپے
نقصان شدہ فصل کا معاوضہ فی ایکڑ	10,000 روپے
(حد 12.5 ایکڑ فی متاثرہ کاشکار)	

پنجاب نیشنل کلیمیٹر ایکٹ 1958 کے مطابق سیالاب 2014 میں فصلات کو نقصانات کی وجہ سے 1336 موضعات کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے اور حکومتی محصولات آبیانہ، زرعی انکم ٹکنیکس، ڈویلپمنٹ ڈیسیس، لوکل ریٹ سے مستثنی قرار دے دیا گیا ہے۔ مزید برآں بنکوں کے سر بر اہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

مزید برآں سیالاب سے متاثرہ علاقوں کے غریب گھرانوں کو فی خاندان مبلغ 10,000 روپے کی مالی مدد بھی، "روزگار سپورٹ پروگرام" کے تحت ادا کی گئی۔

(ج) ڈیزاسٹر میجنمنٹ ڈویلپمنٹ کا کام متاثرین سیالاب کو جانی و مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ مکملہ انمار نے فلڈ 2010 کے تجربات و تجزیات کو مدنظر رکھتے ہوئے فلڈ 2014 کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے تھے جن کی بدولت فلڈ 2014 کے دوران مکملہ جانی و مالی نقصان میں کمی ہوئی۔ البتہ مکملہ کے اہم سڑک پر جگہ کو بچانے کے لئے جماں ضروری سمجھا وہاں پہلے سے طے شدہ بریچنگ سیکیورٹی کو فوج، انتظامیہ و مکملہ آپارٹمنٹ کی ٹیموں نے مشترک طور پر آپریٹ کیا جن میں دریائے چناب پر خانکی ہیڈور کس، تریموں ہیڈور کس، گڑھ مہاراجہ برٹن، ہیڈر محمد والا برٹن، دو آبہ فلڈ بند اور شیر شاہ ریلوے فلڈ بند کے بریچنگ سیکیورٹی شامل ہیں ان بریچنگ سیکیورٹی کو آپریٹ کرنے سے قبل ملحقہ علاقوں کو خالی کرالیا گیا اس سیالاب سے مکملہ انمار کے فلڈ بندوں اور نسروں کے پشوتوں پر 350 شگاف پڑے ہیں جن کو بند کر کے نسri نظام کو بحال کر دیا گیا ہے اور متاثرہ علاقہ جات میں سے سیالابی پانی کو بھی نکال دیا گیا ہے تاکہ ریچ کی فصل وقت پر

کاشت کی جاسکے۔ مزید آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ رپورٹ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22 اور 23۔ اکتوبر 2014 کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں پیش کی گئی تجاویز کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے نیز وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر وزیر آپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا پہلا اجلاس مورخہ 14-11-01 کو دوسرا اجلاس مورخہ 14-11-26 کو منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

### ضلع گجرات میں محکمہ مال کی سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

406: محترمہ خدمیکہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کی حدود میں محکمہ مال کی کتنی سرکاری اراضی موجود ہے، اس میں کتنی اراضی بخبر اور غیر آباد ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز / ٹھیکہ / پٹھ پر کس کس کو دی گئی ہے اور اس سے سالانہ آمدن کتنی ہوئی ہے۔ تفصیل 12۔ 2011 اور 14۔ 2013 کی بتائیں؟

(ج) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، کیا حکومت سرکاری اراضی ناجائز تباہی سے واگزار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، توکب نک، نہیں تو کیا وجہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ مال کی کل سرکاری اراضی 3965 کنال 11 مرلے موجود ہے۔ جس میں 26 کنال رقبہ بخبر اور غیر آباد ہے۔

(ب) ضلع گجرات ہذا میں 714 کنال رقبہ لیز پر دیا گیا جس کی فہرست (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور سال 2012 میں 425266 روپے، سال 2013 میں 586440 روپے اور سال 2014 میں 467607 روپے سالانہ آمدن ہوئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں 1282 کنال 2 مرلے رقبہ پر لوگوں نے ناجائز تجاوز کر رکھا ہے جس میں سے 12 کنال رقبہ کو واگزار کر لیا گیا ہے اور باقی 1270 کنال 2 مرلے رقبہ واگزار کرنے کے لئے متعلقہ ریونیو افسران کا روائی مطابق ضابطہ شروع کرچکے ہیں۔

### صلح گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ سے متعلق تفصیلات

409: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز ارہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلچل گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام کب شروع ہوا اور اس کو کب مکمل ہونا تھا؟

(ب) اب تک چلچل گجرات کے کتنے موضع جات کی اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) اب تک چلچل گجرات میں اس کام پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کام پر کل کتنا شاف معین ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) چلچل گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چلچل گجرات میں کام بندوبست سال 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور مطابق شیڈول کام بندوبست 31 دسمبر 2014 تک مکمل ہونا تھا۔

(ب) چلچل گجرات کے کل 1084 موضعات ہیں جن میں سے 1053 موضعات کا کام بندوبست مکمل ہو چکا ہے ار بن ایریا میں شامل 23 موضعات کی جمع بندی تیار ہو رہی ہے 4 موضعات زیر اشتمال ہیں اور 4 موضعات زیر بندوبست ہیں۔

(ج) چلچل گجرات میں کام بندوبست کو سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تاخواہوں کی مد میں اور متفرق اخراجات میں تقریباً مبلغ 22,44,70,595 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

چلچل گجرات میں کام بندوبست سرانجام دینے کے لئے 325 ملازمین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں تفصیل درج ذیل ہے:

مختصر بندوبست	مختتم بندوبست
1	-
2	نائب تحسیلدار (بندوبست)
3	قانونگو
4	پٹواری
5	سینیوگرافر
6	جونیئر کلرک
7	ڈرائیور
8	نائب قاصد
9	مالی

02	چوکیدار	10۔
02	سویپر	11
(د) ضلع گجرات میں کام بند و بست 30۔ جون 2015 تک مکمل ہو جائے گا۔		

### پی ڈی ایم اے کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

526: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالو نیز از را نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ڈی ایم اے (پنجاب ڈیزاسٹر مینجنمنٹ اتھارٹی) کے دفاتر صوبہ پنجاب میں کماں کماں واقع ہیں اور ان میں کون کون سے افسران و اہلکار ان کون کون سی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) پی ڈی ایم اے کو فنڈز کماں سے اور کس بنیاد پر مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ج) یکم جولائی 2012 سے آج تک پی ڈی ایم اے کو کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور یہ فنڈز کماں کماں خرچ کئے گئے، تفصیل سے معززاً یوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) PDMA (پرو اونسل ڈیزاسٹر مینجنمنٹ اتھارٹی) کا دفتر A-40 لارنس روڈ لاہور پر واقع ہے علاوہ ازیں پنجاب کے ہر ضلع میں INDM ایکٹ 2010 کے تحت ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجنمنٹ اتھارٹی قائم کر دی گئی ہے جس کا چیئر مین متعلقہ ضلع کا ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر ہے اور کسی بھی آفت یا ناگمانی صورت میں تمام ضلعی افسران اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہیں جس میں ضلعی انتظامیہ کے تمام افسران شامل ہیں جن کی تفصیل یوان کی میز پر کھو دی گئی ہے۔

(ب) PDMA پنجاب کے تمام اضلاع میں جماں کوئی قدرت آفت یا ناگمانی صور تحال پیدا ہو جاتی ہے وہاں پر متعلقہ ضلع کی انتظامیہ پی ڈی ایم اے کو اپنا کیس بعد سفارشات ارسال کر دیتی ہے تمام امور کا جائزہ لینے کے بعد محلہ خزانہ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ متعلقہ ڈی سی او کو فنڈز کی ادائیگی کر دی جائے گی جو حسب ضرورت متعلقہ ضلع میں خرچ کی جاتی ہے تاکہ بروقت فوری اقدامات کئے جاسکیں اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف مل سکے۔

(ج) یکم جولائی 2012 سے پی ڈی ایم اے پنجاب کو جو فنڈز بذریعہ بجٹ دیئے گئے اور جماں جماں خرچ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل یوان کی میز پر کھو دی گئی ہے۔

### صلع ساہیوال میں ریونیوریکارڈ کپیو ٹرائزڈ کرنے سے متعلق تفصیلات

587: جناب محمد ارشد ملک (ایڈ وو کیٹ)۔ کیا وزیر مال و کالو نیز از راہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013-14 کے دوران صلع ساہیوال میں کل کتنا رقمہ کپیو ٹرائزڈ کر لیا گیا ہے اور کتنا

بقایا ہے؟

(ب) صلع ساہیوال محکمہ ریونیو کا کل کتنا شاف ہے جو کپیو ٹرائزشن آف لینڈ پر تعینات ہے، ان کی تفصیل اور ان کی تعیناتی کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ج) لینڈ ریکارڈ کپیو ٹرائزشن کی حالیہ پوزیشن کیا ہے اور کتنے فیصد کام کامل ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے۔ مزید پر اسیں کب تک کامل ہو جائے گا اور کمال فکشل ہو گا، کمال تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

**وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):**

(الف) صلع ساہیوال میں کپیو ٹرائزشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام ماہ اگست سال 2013 میں شروع کیا گیا۔ صلع ساہیوال کے دستیاب تمام 522 موضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری کمل کی جا چکی ہے جبکہ بقیا 10 موضعات اشتمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیاب کے بعد کپیو ٹرائزڈ کیا جائے گا۔ صلع ساہیوال کے 501 موضعات کی ویریفیکیشن کا کام کامل کر لیا گیا ہے اور 264 موضعات کی کپیو ٹرائزشن کامل کر لی گئی ہے صلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لا یا جا چکا ہے۔ جہاں سے عوام الناس کپیو ٹرائزڈ فرداں ملکیت اور کپیو ٹرائزڈ انتقالات کی سولیات سے استفادہ کر رہے ہیں۔

(ب) صلع ساہیوال میں کپیو ٹرائزشن آف لینڈ ریکارڈ کے لئے اس وقت ٹوٹل 30 افراد اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

تحصیل ساہیوال: (1) سروس سفر انچارج،

(1) اسنٹ سروس سفر انچارج

(1) ریونیو افسر

(17) سروس سفر آفیشلز

تحصیل جچھوڑ ملٹی: (1) سروس سفر انچارج،

(1) ریونیو افسر

(17) سروس سفر آفیشلز

مندرجہ بالا تمام عمدوں کی اسمیوں کو ایس اینڈ جی اے ڈی کے منظور شدہ سروں روکے مطابق اخبارات میں شائع کر کے خواہمند امیدواروں سے درخواستیں مطلوب کی جاتی ہیں۔ سروں سنٹر انچارج اور اسٹنٹ سروں سنٹر انچارج کے short listed امیدواروں کا تحریری امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلا یا جاتا ہے انٹرویو کمیٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر (چیئر پرسن)، فناں ڈیپارٹمنٹ، پی اینڈ ڈی، پی آئی ٹی بی، ایس اینڈ جی اے ڈی اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

ریونیو افسران کے short listed امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلا یا جاتا ہے انٹرویو کمیٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر (چیئر پرسن)، فناں ڈیپارٹمنٹ، پی اینڈ ڈی، پی آئی ٹی بی، ایس اینڈ جی اے ڈی اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔

سروں سنٹر آف شلز کے short listed امیدواروں کا نائیگٹ ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو ان کے متعلقہ اصلاح میں انٹرویو کے لئے بلا یا جاتا ہے۔ انٹرویو کمیٹی ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر (چیئر پرسن) آیڈیشن ڈسٹرکٹ گلکشہر، متعلقہ تحصیلوں کے اسٹنٹ کمشنز صاحبان اور پی ایم یو کے منتخب کردہ نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے۔

انٹرویو میں کامیاب امیدواروں کو میرٹ کے تحت آفریلیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

اس سارے پر اسیں سے گزرنے کے بعد کامیاب منتخب کردہ امیدواروں کو پی ایم یو میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے سلسلہ میں دو ماہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے پھر ٹریننگ کے آخر میں پندرہ دن کے آن جاب ٹریننگ (آپیشل اراضی ریکارڈ سنٹر) پر کروائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ان کے متعلقہ سنٹروں پر بھیج دیا جاتا ہے۔

(ج) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ پنجاب کے تمام 36 اصلاح میں شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک صوبہ بھر کے تمام دستیاب ریونیو ریکارڈ کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری کا کام کمل کیا جا چکا ہے کمپیوٹرائزڈ فرداں ملکیت سمیت کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی خدمات کا آغاز صوبہ پنجاب کے تمام 36 اصلاح کی تمام 143 تحصیلوں میں شروع کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں یہ کہ تمام کمپیوٹرائزڈ موضعات کا ریکارڈ ویب سائٹ [www.punjab-zameen.gov.pk](http://www.punjab-zameen.gov.pk) پر upload کر دیا گیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اور سیاسی قیادت کی انتتاںی دلچسپی اور کاوش کی

بدولت یہ منصوبہ میں اصلاح میں substantially complete ہو گیا ہے حکومت پنجاب باقی ماندہ سولہ اصلاح میں یہ منصوبہ جون 2015 تک مکمل کرنے کا رادر کھتی ہے۔

صلاح لاہور میں ای ڈی او (ریونیو) کے دفتر میں منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

663: باہم خر علی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلاح لاہور ای ڈی او (ریونیو) کے تحت کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان کے نام، گرید اور تعداد کیا ہے اور ان میں سے اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا ملاز میں میں سے کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہو رہی ہے تو ان کے نام، کس کس بناء پر اور کب سے، تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا کوئی ملاز میں عرصہ تین سال سے زائد سے صلاح میں مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں اگر ہاں تو ان کے نام اور کب سے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ٹکلٹر لاہور کے میا کردہ جواب کے مطابق ای ڈی او (ریونیو) کی پوسٹ مورخ 11-04-20 کو ختم ہو چکی ہے اس لئے اس پوسٹ کے تحت فی الوقت کوئی بھی اسامی

نہ ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

ایہ: مواضعات زیر اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

765: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلاح یہ میں کتنے مواضعات زیر اشتمال ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا مواضعات کے اشتمال کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صلاح یہ میں مندرجہ ذیل کل (8) مواضعات زیر اشتمال اراضی ہیں جن کی لکیم ہائے اشتمال تاحال کنفرم نہ ہوئی ہے۔

تھیصل لیہ	
موضع علیانی	-1
موضع نوشر نشیب	-2
موضع اولہج نشیب	-3

### تھیصل کروڑ لعل عیسین

موضع کروڑ نشیب	-1
بستی موسن شاہ	-2
موضع موگھر	-3

### تھیصل چوبارہ

موضع نواں کوٹ	-1
موضع خیرے والا	-2

(ب) اس وقت بروئے چھٹھی نمبر 417/2013-CH(G) IV375 مورخ 04-11-2013

بورڈ آف ریونیو پنجاب کام اشتھمال بند ہے اور بروئے چھٹھی مورخہ 13-11-2012 بورڈ آف

ریونیو پنجاب جملہ مواضعات زیر اشتھمال اراضی لیہ de-notify ہو چکے ہیں۔

حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک کام اشتھمال شروع نہیں ہوا اور سکیم تنفرم نہیں ہوئی وہاں پر اشتھمال کا کام روک دیا تھا تم بورڈ آف ریونیو کے احکامات مورخہ 13-11-2013 اور 13-11-2014 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کے مختلف بخپر میں 32 رٹ پٹیشنز دائر ہو چکی ہیں جب تک لاہور ہائی کورٹ میں ان رٹ پٹیشنز کا فیصلہ نہیں ہوتا ان مواضعات میں اشتھمال کا کام کامل نہیں ہو سکتا ہے۔

### فیصل آباد: چک نمبر 98/آربی میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تھیصل

895: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مال و کالونیر ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 98 آربی بیگنے تھیصل جزاں والہ، ضلع فیصل آباد میں کتنا رقمہ سرکاری ہے مرع نمبر اور ایکڈ نمبر تھیصل سے بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سرکاری رقمہ پر گاؤں کے کچھ باشلوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، ناجائز قابضین کے نام و بیٹا اور زیر قابض رقمہ کی تھیصل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ و اگزار کروانے اور اس میں ملوث سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ٹکٹر، فیصل آباد نے رپورٹ کی ہے چک ہذا میں اس وقت 4 ایکڑ 4 کنال اور 17 مرل رقبہ سرکار موجود ہے رقبہ کی تفصیل اس طرح ہے مربعہ نمبر 31، کیلہ نمبر ان 2 من، 9 من، 12 من، 19 من، 22 من (رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) دیسہ ہذا میں کسی نے بھی رقبہ سرکار پر کوئی ناجائز قبضہ نہ کیا ہوا ہے اگر کوئی شخص رقبہ سرکار پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کر کے رقبہ سرکار و اگزار کروادیا جاتا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رقبہ سرکار پر ناجائز قابضین یا ان کے معاونین بیشول سرکاری ملازمین کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کر کے رقبہ و اگزار کروادیا جاتا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

#### لاہور میں زمین کا اشتھمال کروانے کی سرکاری فیس سے متعلقہ تفصیلات

924: ڈاکٹر نوشنیں حامد: کیا وزیر مال و کالونیزی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں گھریلو، کرشل اور زرعی زمین کا انتقال کروانے کی سرکاری فیس کتنی ہے فی مرل کے حساب سے ٹاؤن وار اور یونین وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں فیس سے چار گناہ یادہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انتقال فیس کی تفصیلات نوٹیفیکیشن نمبری 1-LR-1597-2010/1587-2010 مورخ 30-06-2010 جاری کردہ بورڈ آف ریزرو پنجاب، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بematib رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ٹکٹر، لاہور یہ درست نہ ہے۔

#### میانوالی کے موضع جات کا اشتھمال سے متعلقہ تفصیلات

1095:جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیزی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے موضع جات کا اشتھمال ہو چکا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کا اشتھمال نہ ہوا ہے علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھاری ہی ہے۔ ان تمام موضع جات کا اشتھمال کب تک مکمل ہو جائے گا۔ ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے ضلع میانوالی کے کل موضعات کی تعداد 256 ہے جن میں سے 129 موضعات کا اشتھمال مکمل ہو چکا ہے اور 127 بقیا ہیں۔

129 موضعات جن کا اشتھمال مکمل ہو چکا ہے ان کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے:

#### تحصیل میانوالی

تحصیل میانوالی میں 37 موضعات ہیں جن کا اشتھمال مکمل ہو چکا ہے۔

#### تحصیل پیپلاں

تحصیل پیپلاں میں 45 موضعات کا اشتھمال مکمل ہو چکا ہے۔

#### تحصیل عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل میں 47 موضعات کا اشتھمال مکمل ہو چکا ہے۔

127 موضعات جن کا اشتھمال ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے ان کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے۔

#### تحصیل میانوالی

تحصیل میانوالی میں 71 موضعات کا اشتھمال اب تک مکمل نہ ہوا ہے اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 13-11-04 اور 13-11-12 کے تحت اشتھمال کا کام ان موضعات میں روک کر ان کو

de-notify کر دیا گیا ہے۔

#### تحصیل پیپلاں

تحصیل پیپلاں میں 35 موضعات ایسے ہیں جن کا اشتھمال ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور ان موضعات کی سیکیم سنتفرم نہ ہونے کی بناء پر اشتمال کا کام روک کر de-notify کر دیا گیا ہے۔

#### تحصیل عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل میں کل 21 موضعات ہیں جن میں سے 20 موضعات کی سیکیم سنتفرم نہ ہونے کی بناء پر اور بورڈ آف ریونیو کی ہدایات مورخہ 13-11-04 اور 13-11-12 کے تحت de-notify کر دیا گیا ہے جبکہ

موضع عیسیٰ خیل کی سیکیم سنتفرم ہونے کی وجہ سے اس میں اشتھمال کا کام جاری ہے۔

### 1۔ موضع عیسیٰ اخیل

اس کی مثل حقیقت اشتھمال داخل صدر آفس میانوالی ہو کر موضع والپس محال نہ ہوا ہے کیونکہ مالکان دیہے نے ایک اپیل بعنوان جیب اللہ خان وغیرہ نام افسر اشتھمال وغیرہ اسٹر کی جوزیر کارروائی رہی۔ بعد ہائے ریکارڈ تیاری مثل حقیقت اشتھمال اور داخلہ مثل حقیقت (صدر آفس موضع والپس محال کر دیا جائے گا)۔

(ب) ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت نے ایسے مواضعات جن کی سکیم سفرم نہ تھی بروئے چھٹھی نمبر 417/CH(G)IV375-2013 مورخ 13-11-2013 بورڈ آف ریونیو پنجاب کام اشتھمال بند ہے اور بروئے چھٹھی مورخ 13-11-2012 بورڈ آف ریونیو پنجاب جملہ مواضعات زیر اشتھمال اراضی میانوالی denotify ہو چکے ہیں۔

حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک کام اشتھمال شروع نہیں ہوا اور سکیم سفرم نہیں ہوئی وہاں پر اشتھمال کا کام روک دیا تھا۔ تاہم بورڈ آف ریونیو کے احکامات مورخ 13-11-2013 اور 13-11-2012 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں 36 رٹ پٹیشنس زائر ہو چکی ہیں جب تک لاہور ہائی کورٹ میں ان رٹ پٹیشنس کا فیصلہ نہ ہوتا ان مواضعات میں اشتھمال کا کام مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔

### (اذان عصر)

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! اذان تو مکمل ہو یعنے دیتے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج پوری دنیا میں شور چاہو ہے کہ امریکی ڈرون حملے کی وجہ سے پاکستان کی مشکلات بھی پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں اور یہ ہماری آزادی پر، خود مختاری پر، ہماری sovereignty پر ایک کھلا حملہ ہے میں نے اس سلسلے میں ایک قرارداد جمع کروائی ہے اس سے پاکستان کی مشکلات بڑھ گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ امریکی سفیر کو مرکزی حکومت کو فوری طلب کر کے اُس سے جواب طلبی کرنی چاہئے میری یہ قرارداد ہے اور محترمہ فائزہ احمد ملک نے بھی قرارداد جمع کروائی ہے اسے out of turn لے کر آج ہی اس پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا ایک طریقہ کار ہے اُس طریقہ کار کے مطابق آپ کو رولز suspend کرنے پڑیں گے لاءِ منسٹر صاحب آتے ہیں تو۔۔۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ رولز suspend کرنے کی قرارداد کے لئے سکرٹری صاحب کو فرمائیں کہ وہ ہمیں دے دیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کو۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بھی قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاءِ منسٹر صاحب کو آنے دیں آپ سب کی اکٹھی قرارداد ہو جائے گی۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاءِ منسٹر صاحب کا انتظار تھوڑی دیر کر لیتے ہیں آج یہ ہماری مدد می تھی قرارداد approve ہونی چاہئے۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب اپونٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ابھی پچھلے دو تین ہفتوں سے میرے علم میں آیا ہے کہ بھل صفائی کی مم شروع ہوئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا شروع ہوا ہے؟

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! بھل صفائی کی مم شروع ہوئی ہوئی ہے نہ روں کی صفائی کی سالانہ مم شروع ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے علم میں یہ بات کب آئی ہے؟

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہی میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جو میرے حلقے میں ہو رہا ہے اور اس کے اندر میں آپ کی راہنمائی بھی چاہوں گا۔ پچھلے ہفتے میرے حلقے میں ایک گاؤں قصبہ ہے کنگن پور جس کو آپ بھی جانتے ہیں وہاں پر ایک بلد وزر آیا اس نے آگر پندرہ منٹ میں بھل صفائی کی مد میں نہ صاف کی ساری کی ساری وہاں سے مٹی اٹھا کر میں کنگن پور شر کی جو سڑک ہے اُس کے اوپر پھینک دی پندرہ منٹ لوٹل اُس نے وہاں پر کام کیا ساڑھے چار لاکھ روپے کا وہ ٹھیکہ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ سڑک بھی بند ہے، وہ بھل صفائی کے باقی ساڑھے چار لاکھ روپے کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔  
جناب سپیکر! جی، اس کی کوئی تحریری بجز دیں میں ایسے کیسے کروں؟

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میر اکما اور آپ کا حکم، آپ زبانی حکم کریں۔  
جناب سپیکر: ایسے نہیں، نہیں and Void آپ تحریک لے آئیں۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر ہم رفعہ بازی میں پڑ جائیں گے تو بھل صفائی بھی ختم ہو  
جائے گی۔ میری درخواست ہے فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔  
جناب سپیکر: جی، بڑی مریبانی۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے زبانی حکم دینا ہے کتنے سارے منسٹر صاحبان بیٹھے  
ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور صاحبہ بیٹھیں ہیں آپ کسی کے ذمے لگادیں اس کو وہ چیک کر لیں اگر یہ  
غلط ہے تو میں اس پر معذرت کر لوں گا اگر ٹھیک ہے تواب موقع ہے آپ سے request ہے کہ میرے  
حلقے میں ساری نسروں میں پرہیں وہاں پر پانی ویسے ہی کام آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! مواصلات و تعمیرات کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنور اسلام ملک): جناب سپیکر! یہ اریکیشن کے متعلق ہے۔  
جناب سپیکر: اریکیشن بھی ہے اور مواصلات و تعمیرات بھی ہے سڑک آپ کی بھی روکی ہوئی ہے بقول  
ان کے۔۔۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے آپ کسی کے ذمے بھی لگا  
دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اس کا خود خیال کریں اور مجھے بتائیں اس کے بعد پھر بات کریں گے۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

### تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1069/15  
سردار و فاقص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے  
محکمہ داخلہ کے متعلق ہے۔ جی، اچلانہ صاحب! اس کا جواب دیں۔

## قصور میں کم عمر بچوں میں صمد بونڈ کے نشہ کا تیزی سے پھیلنے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مرا عجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! گزارش ہے اس سلسلہ میں جملہ سرکل افسران ضلع ہڈا سے روپورٹ طلب کی گئی ہے بروئے روپورٹ جملہ سرکل افسران ضلع ہڈا میں کہیں بھی سر عام صمد بونڈ کی فروخت نہ ہو رہی ہے کہ صمد بونڈ کے نشہ کی روک خام کے لئے بذریعہ بیٹ افسران اور ڈھیری کا نیشنل سبیلان صمد بونڈ ٹیوب فروخت کرنے والے تمام دکانداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صمد بونڈ ٹیوب کی سر عام فروخت نہ کریں بلکہ صرف دکانداروں اور روکشاپ کے مالکان کو اس کی فروخت کیا کریں۔ مزید یہ کہ تمام ایس ایچ او ز کو تختی سے ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ ذاتی طور پر اس بات کی نگرانی کریں تاکہ نئی نسل کو اس نشہ کی لعنت سے محفوظ رکھا جاسکے تاکہ وہ معاشرے کا کار آمد فرد بن سکے۔ جملہ ایس ایچ او ز ضلع ہڈا کو یہ بھی ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث افراد کی نگرانی رکھیں اور اگر کوئی فرد صمد بونڈ کی سر عام فروخت میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف فوری طور پر ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1123 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور سردار محمد آصف نکھی کی ہے۔ جی، اچلانہ صاحب ایس آپ کے متعلقہ ہے۔

## لاہور اور پنجاب میں پان شاپس پر انتہائی خطرناک مجموعہ

### نشیات قوام اور گلکھ کی سر عام فروخت کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مرا عجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس بارے میں تمام ایس پی صاحبان متعینہ Wing Investigation سے روپورٹ حاصل کی گئی ہے بروئے روپورٹ تحریر ہے روزنامہ "پاکستان" مورخ 18-12-2015 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دراٹھکومت میں کئی دھاہیوں سے پان شاپ پر خطرناک نشیات کے مجموعے سے تیار کئے گئے قوام اور گلکھ کی فروخت جاری ہے اسے مطلع ہو کر تمام جملہ افسران اور ملازمین کو مطلع و بریف کیا گیا تاہم مزید نگرانی جاری ہے اگر کسی علاقہ میں کوئی بھی ایسے فلک کامر تکب ہوا تو اس کے خلاف ضابطے کے تحت کارروائی

عمل میں لائی جائے گی۔ صدر ڈویژن میں ایک مقدمہ 15/1535 مورخ 07-12-2015  
بجرم (3) 141/2A Drug Ordinance 7835 smoking Act 2005 کے تحت تھانے ماؤن شپ میں بھی درج کیا گیا ہے جبکہ  
شیدول چارم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005 کے تحت تھانے ماؤن شپ میں بھی درج کیا گیا ہے جبکہ  
ہدایت پر عملدرآمد نہ کرنے والے افراد کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔  
جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کا رکا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کا روایتی dispose of کیا  
جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا رک نمبر 15/1124 ہے اس تحریک التوائے کا رکا جواب بھی آنا چاہے  
جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری!

لاہور میں اربوں روپے فراڈ کی بنیاد پر محکمہ مال کا رکن پٹوار

سرکل کاریونیوریکارڈ غائب کروانے کا انتشار

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل) جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ  
روزنامہ "پاکستان" کی خبر مورخ 18 دسمبر 2015 میں اٹھائے گئے سوالات کی بابت نظمت کاغذات  
زمین پنجاب کو مینوں پٹوار خانہ سے جلد انتقالات پر سرکار روزنامہ جات کلکشنا شجرہ جات سمیت اہم  
ریکارڈ غائب، چوری یا کیتی کے واقعات رومنا ہونے کی کوئی تحریری شکایات تاحال موصول نہ ہوئی  
ہیں۔ صوبہ بھر کے ریونیوریکارڈ کی سکیورٹی پر جامع مربوط سسٹم رائج کرنے کی بابت جملہ تحصیل ہائے  
میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم ہو چکے ہیں جماں مرحلہ وار ریونیوریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔ جلد  
انتقالات پر سرکار متعلقہ تحصیل ہائے صدر ریکارڈ روم میں ڈسٹرکٹ کلکٹر کی زیر نگرانی محفوظ ہوتے  
ہیں۔ نظمت کاغذات زمین کو ضلع لاہور میں اربن پٹوار سرکل کے اہم ریونیوریکارڈ غائب کئے جانے  
کی بابت کسی فورم کی جانب سے کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی چونکہ جلد انتقالات کے پرت  
سرکار صدر دفتر میں محفوظ کئے جاتے ہیں اور ان کا صدر ریکارڈ روم سے غائب ہونا ممکن نہیں ہے۔  
روزنامہ جات، عکس شجرہ جات وغیرہ پٹواریاں، عملہ فیلڈ روزانہ کی بنیاد پر مرتب کرتے ہیں جس سے  
ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ پٹواریاں کا زیر کار ریکارڈ پٹوار خانہ جات بھی محفوظ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/17 جناب امجد علی جاوید کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا اور یہ اچلانہ صاحب کے محکمہ سے متعلق ہے۔ جی، اچلانہ صاحب!

### منشیات کی لعنت تعلیمی اداروں تک پہنچنے کا انکشاف

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مرا جاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سال 2015 میں منشیات فروشوں کے خلاف وسیع پیمانے پر گرینڈ آپریشن کئے گئے جس میں منشیات فروشوں کے خلاف سال 2015 میں کل 588 مقدمات درج کئے گئے جس میں کل 5122 ملزمان کو جوڑیٹل بھجوایا گیا۔ ملزمان سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد کی گئیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

جناب سپیکر! چرس 1259.803 کلوگرام، ہیرون 301.229 کلوگرام، افیون 22.384 کلوگرام، شراب 83878 بوتل، بھنگ 18851 لیٹر۔ اسی طرح سال 2016 میں بھی منشیات فروشوں کے خلاف گرینڈ آپریشن جاری ہے۔ سال 2016 میں آج تک 685 مقدمات درج ہوئے جن میں 700 ملزمان کو جوڑیٹل بھجوایا گیا اور ملزمان سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد کی گئیں جن میں 167.673 کلوگرام چرس، 27.441 کلوگرام ہیرون، 2.070 کلوگرام افیون، 9351 بوتل شراب۔

جناب سپیکر! باتحال ابھی تک کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے جس میں کسی بھی تعلیمی ادارے میں منشیات فروشی ہو رہی ہو اور نہ ہی پہلے ضلع فیصل آباد کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہے جس پر مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہو۔ مزید برآں ضلع فیصل آباد کے تمام ٹاؤن، ایس پیز، سر کل افسران اور ایس ایچ او زکو سختی سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کو مزید تیز کرتے ہوئے قانونی کارروائی عمل میں لائیں اور اس کاروبار میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے ان کو کیفر کر دار تک پہنچایا جائے نیز تمام تعلیمی اداروں کی نگرانی مزید سخت کی جائے تاکہ نسل نوع کے مستقبل کو محفوظ بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 159 ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب ملک ندیم کامران کے محکمہ کے متعلق ہے۔ ملک صاحب! آپ جواب دیں گے یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دینا ہے؟

فیصل آباد صوبہ کے دیگر ہسپتاں لوں کو زکوٰۃ و عشر کی جانب سے  
کروڑوں روپے جاری نہ کرنے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا  
(---جاری)

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دوں گا۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب نے صوبائی سطح کے سرکاری و مخصوص خجی ہسپتاں لوں کو زکوٰۃ فنڈ سے مستحق زکوٰۃ مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے سال 2015-16 کے بجٹ میں مبلغ 24 کروڑ 88 لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ یہ رقم ضلع نیصل آباد سمیت صوبہ بھر کے 45 سرکاری و مخصوص خجی ہسپتاں لوں کو دو ششماہی اقساط میں جاری کی جا چکی ہیں۔ ان ہسپتاں لوں میں مستحق زکوٰۃ مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ کو کسی بھی مستحق مریض سے ادویات کی عدم فراہمی کے سلسلے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کا رکا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کا رکا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا رک نمبر 178/16 کا کثر سید و سیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کا رک جواب بھی آنا تھا۔ محترمہ! آپ کے پاس اس تحریک التوائے کا رکا جواب ہے؟

درسی کتب عربی میں شائع ہونے والی احادیث

اور آیات میں غلطیوں کی نشاندہی

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئیں جو لیں): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کا رکا جواب ہے۔ تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کا ذیلی ادارہ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ درسی کتب کی اشاعت کا ایک باعتماد ادارہ ہے جو بڑی پیشہ وار اہمیت اور احتیاط کے ساتھ نہ صرف اشاعت کا کام سرانجام دیتا ہے بلکہ قومی امنگوں اور جدید تقاضوں کے مطابق نصاب بھی تیار کرتا ہے۔ یہ ادارہ چھٹی سے بارہ ہویں جماعت کے لئے عربی کی درسی کتب شائع کرتا ہے۔ تحریک ہذا کے ضمن میں مزید گزارش ہے کہ مذکورہ اخباری خبر میں پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی عربی کتب کی نشاندہی نہیں کی گئی جس میں کپوزنگ کی غلطی ہو اور نہ ہی صفحات کا نمبر یا

جماعت بتائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مطلع کیا جاتا ہے کہ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی موجودہ درسی کتب پر انی ہی طبع شدہ ہے اور اس میں کوئی نئی کتاب شامل نہیں جس میں اغلاط کا شہہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں 2015 Punjab Curriculum and Text Book Board Act کی روشنی میں ایسے تمام پبلشرز، پرنٹرز کو روزنامہ "نوائے وقت"، روزنامہ "دنیا" مورخہ 15-08-2015 اور "ڈان" مورخہ 09-08-2015 میں تسبیہ کردی گئی ہے کہ ہر قسم کی کتب کی اشاعت سے قبل پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ سے منظوری حاصل کریں بصورت دیگر ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے نوٹس میں فی الحال کسی بھی سطح کی عربی کتب میں غلطی نہ لائی گئی ہے اور اس سلسلے میں باور کرایا جاتا ہے کہ اگر عربی کی کسی کتاب میں کسی قسم کی بھی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی کردی جائے۔ ملکہ نہ صرف فوری طور پر اس کا تدارک کرے گا بلکہ ذمہ دار اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی بھی کرے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک التواے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التواے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التواے کار نمبر 16/185 ڈاکٹر سید و سیم اختر کی ہے اور یہ اچلانہ صاحب کے ملکہ کے بارے میں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مراجع احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تحریک التواے کار نمبر 16/185 کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التواے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک التواے کار نمبر 16/199 بھی ڈاکٹر سید و سیم اختر کی ہے۔ اس تحریک التواے کار کا جواب بھی آنا تھا۔ شفیلین صاحب! اس تحریک التواے کار کا جواب ہے؟

ملکہ اوقاف سرکل خانپور موضع گلانی میں ایک ارب روپے مالیتی رقبہ کو عملہ کی ملی بھگت سے آدمی قیمت پر فروخت کرنے کا انشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد شفیلین انور سپر): جناب سپیکر! بمقابلہ ریکارڈ بار حضرت غلام فرید سے منسلکہ وقف رقبہ تعدادی 429 ایکڑ ایک کنال 2 مرلے واقع موضع گلانی تحصیل لیاقت پور میں بذریعہ نوٹسیفیکیشن نمبر 60/Auqaf/55 مورخہ 18-10-1960 میں بھگمنے

تحویل میں لیا گیا۔ نوٹیفیکیشن کے بعد کل اراضی کو 36 عدد لاٹس کی صورت میں کاشتکاری کے لئے سالانہ پہنچ پر نیلام کیا جا رہا ہے۔ بمقابلہ رپورٹ میجر اوقاف خان پور سرکل مورخہ 03-07-2016 کو بذریعہ ٹیلی فونک اطلاع ہوئی کہ کچھ لوگ کھاتہ نمبر 857 کلمہ نمبر 16/4/365 ملکیتی محکمہ اوقاف پر ناجائز تعمیرات کر رہے تھے تو فوری طور پر موقع پر پہنچا جمال جام نذر ولد مرید، منیر احمد ولد حضور بخش قوم موهانہ، عبدالعزیز ولد شیر محمد قوم واہگو، طارق ولد غلام قاسم قوم واہگو، اختر ولد غلام حسین قوم موهانہ اور دیگر چھ اشخاص نامعلوم سکنے موضع گلانی ناجائز وقف رقبہ پر مٹی ڈال کر قبضہ کر رہے تھے۔ ان کو اس غیر قانونی عمل سے روکا گیا لیکن وہ اس غیر قانونی عمل سے باز نہ آئے۔ موقع پر پولیس کو طلب کیا گیا اور پولیس کی موجودگی میں تعمیر کردہ جھونپڑی گردی گئی اور ناکامی نہیں قبضہ میں لے لی گئی۔ موقع پر جمال نذر ولد مرید احمد گر فقار ہوا اور دیگر منیر احمد ولد حضور بخش قوم موهانہ، عبدالعزیز ولد شیر محمد قوم واہگو، طارق ولد غلام قاسم قوم واہگو، اختر ولد غلام یسین قوم موهانہ وغیرہ موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ناجائز تعمیرات کی بابت ان افراد کے خلاف تھانے شیدائی شریف تحصیل لیاقت پور میں مقدمہ نمبر 102/16 کا اندازج کر لیا گیا۔ اخبار میں شائع شدہ خبر اس حد تک تودرست ہے کہ موضع گلانی میں واقع محکمہ اوقاف کی اراضی واقع کھاتہ نمبر 857 کلمہ نمبر 4/365 پر ناجائز قبضہ کی کوشش کی جا رہی تھی جبکہ موضع میں محکمہ کے رقبہ پر چالیس فیصد قبضہ، ملازمین کی ملی بھگت اور 10 لاکھ فی ایکڑ کے عوض فروخت کرنے والی تحریر بے بنیاد جھوٹی اور حقائق کے بر عکس ہے جو صرف خبر کی طرف لوگوں کی توجہ بڑھانے اور اخبار کی سر کو لیشن اضافہ کے منظر شامل کی گئی۔ محکمہ اپنے زیر تحویل رقبہ جات کے تحفظ میں ہر وقت کوشش ہے اور کسی طرف سے ناجائز قبضہ کی کوشش کو بروقت ناکام بناتے ہوئے رقبہ پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! جی، Not pressed اس تحریک التوانے کا روایتی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوانے کا روایتی 68/16 محترمہ شنیلاروت کی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، اچلانہ صاحب!

### صوبہ میں ڈیروں اور گھروں میں لاکھوں لڑکش اب بنانے کا اکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مرا جاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کے جواب کے ضمن میں عرض ہے کہ اسمبلی ہذا کی بابت محکمہ پولیس صاحبان ڈویژن لاہور سے تحریری رپورٹس

حاصل کی گئی ہیں۔ جو تحریر ہے کہ اسمبلی ہذاکی بابت کینٹ ڈویشن میں 84 مقدمات درج ہوئے، سڑی ڈویشن میں 72 مقدمات درج کر کے 870 بوتل شراب برآمد کی گئی جبکہ شراب نوشی کرنے والوں کے خلاف تین مقدمات درج رجسٹر کئے گئے۔ اقبال ٹاؤن ڈویشن میں 71 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے، صدر ڈویشن میں چالو بھٹی کے تین مقدمات درج کئے گئے، ماڈل ٹاؤن ڈویشن میں 56 مقدمات درج کر کے 1869 لتر شراب برآمد کی گئی تاہم یونہ آباد میں زہریلی شراب پیئے کی وجہ سے جو ہلاکتیں ہوئی۔ اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 16/85 مورخ 09-01-2016 ب جم 302، 375 ت پ تھانے نشتر کالونی درج ہو کر تنتیش بذریعہ مراد رسول ایس آئی ہوم ایسٹ سیل کاہنہ لاہور عمل میں لائی جا رہی ہے جبکہ سول لائس ڈویشن میں کوئی واقعہ پیش نہ آیا ہے تاہم ڈویشن ہائے میں کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے کسی فعل میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے للہا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 219 ڈاکٹر سید و سیم اختر کی ہے للہا ان کے آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے داخلہ (مرا جاز احمد اچانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی۔ آج mover کو کوئی تشریف نہیں لائے للہا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اب آدھ گھنٹے کے لئے وقہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹے وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 6 نج کر 5 منٹ پر کرسی صدارت پر متین ہوئے)

### توجه دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری عامر سلطان چیئرم کا ہے۔ موجود نہیں ہیں للہا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو کوئی dispose of کیا جاتا ہے۔

## سرکاری کارروائی

### بحث

#### گندم کی خریداری پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجمنڈ پر Procurement of Wheat کا آغاز متعلقہ وزیر صاحب کی تقریر سے ہو گا جو ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنام دے دیں۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب بلال لیسین): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان اور معزز ممبران کا انتظامی شکرگزار ہوں جنہوں نے موقع دیا کہ میں انہیں تھوڑا سا بتاسکوں کے 17-2016 میں گندم کی خریداری کے حوالے سے ہماری پالیسی کیا تھی اور اُس کے بعد میں اپنے معزز ساتھیوں کو دعوت دول گا کہ وہ اس پر بحث کریں اور ہم باجماعت یہاں پر موجود ہیں۔ وزیر زراعت یہاں پر موجود ہیں، ہمارے معزز پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر موجود ہیں، سیکرٹری خوراک، ڈائریکٹر خوراک سمیت تمام عملیہاں پر موجود ہے تاکہ معزز ممبران کے مفید مشوروں سے ہم فیض یاب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! جب ہم procurement start کرنے گئے تو آپ کے علم میں ہے اور جو معزز ممبران اس business related ہیں ان کو پتا ہے کہ اُس وقت محکمہ خوراک پر بہت pressure تھا کیونکہ international level پر گندم کی مارکیٹ بہت low تھی۔ اُس وقت ہمارے پاس stocks میں کم و بیش 21 لاکھ میٹر کٹن کے قریب گندم موجود تھی تو مارکیٹ میں بہت سی rumours تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ محکمہ خوراک شاید خریداری نہیں کرے گا کیونکہ محکمہ زراعت کے اعداد و شمار بتا رہے تھے کہ گندم کی فصل بہت اچھی ہے تو کما جا رہا تھا کسان کا کوئی پُرانا حال نہیں ہو گا اور عجیب طرح کی باتیں ہمیں سننے کو ملتی تھیں۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے پاس یہ بات گئی تو انہوں نے ہمارے ساتھ کئی میٹنگز کیں اور انہوں نے ہمیں واضح طور پر حکم دیا کہ آپ نے ہر صورت میں کسان کی محنت کے صلے کو secure کرنا ہے اور اس کو اس کی فصل کی قیمت ملنی چاہئے اس کے لئے ہم نے پالیسی دینے سے پہلے تمام ڈویٹل ہیڈ کوارٹرز کے visits شروع کئے۔ ہم نے ان visits کے دوران کمشنز، ڈی سی اوز، عوامی نمائندوں اور بالخصوص کسانوں کے نمائندوں کو

دعوت دی اور وہاں پر بڑے لمبے sessions کئے۔ ان سے تجاویز لیں کہ آپ بتائیں کہ ہم آپ کی کس طرح ان حالات میں مدد کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں جب حالات کی بات کرتا ہوں تو میں نے پہلے کہا ہے کہ جب ہم procurement کرنے کے تو اس وقت 21 لاکھ میٹر کٹن گندم ہمارے پاس گوداموں میں موجود تھی اور ہمارے گودام بھرے ہوئے تھے مگر حکومت کا کام ہوتا ہے کہ اس نے کسانوں کے interest کو دیکھنا ہے۔ اس گندم کی فصل سے پہلے دو دفعہ کسان بری طریقہ پر چکا تھا۔ ہم جب ہر ڈویلن ہیڈ کوارٹر میں جاتے تھے ان کے نمائندوں سے بات کرتے تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ لوگوں میں بہت زیادہ تشویش پائی جاتی تھی کہ شاید اس دفعہ خرابی ہونے کا امکان ہے مگر وزیر اعلیٰ نے پہلے تو فوری منظوری دی کہ 40 لاکھ میٹر کٹن گندم ہی خریدی جائے گی اور اس کے مطابق ہی انتظامات کے جائیں اس کے لئے ہم نے وقت پر 130 ارب کے arrangements کے loans کے تاریخ کے سب سے lowest markup پر arrange کئے۔

جناب سپیکر! محکمہ خوراک جو پالیسی متعارف کرتا ہے تو پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم میں گئے اور نمائندوں سے ہم نے recommendations لیں۔ جماں پر نمائندگان نے بہت ساری شکایات کیں اور کہا کہ ہمیں یقین دلایا جائے کہ محکمہ خوراک ہماری گندم خریدے گا۔ ہمارے لئے یہ اچھا خاصا مشکل کام تھا کہ ان کو یقین دلایا جائے کہ حکومت 40 لاکھ میٹر کٹن گندم ہی خریدنے جا رہی ہے۔ اس کے بعد یہ سوچ تھی کہ بڑا کاشنکار تو کسی نہ کسی ذریعے سے فائدہ لے جاتا ہے مگر جھوٹا کاشنکار پر جاتا ہے۔ اس کے لئے ہم نے پہلی دفعہ پالیسی میں متعارف کرایا کہ پہلے پانچ دن جب سے گورنمنٹ نے procurement شروع کرنی ہے تو صرف ساڑھے بارہ ایکٹر سے کم کے کاشنکار یا زمیندار کو کیا جائے گا۔ خریداری کے سنپروں پر گندم کی جو خریداری ہوئی ہے تو پہلے پانچ دن انہی سے ہوئی ہے جن کی ملکیت ساڑھے بارہ ایکٹر سے کم ہے۔

جناب سپیکر! لوگوں کی جانب سے ایک بڑی common recommendation آئی کہ بوری دینے کافر مولا جو محکمہ خوراک نے دیا ہوا تھا کہ فی ایک 8 بوریاں دی جاتی ہیں اور یہ سال سال سے چل رہا تھا۔ اس کو بھی review کیا گیا اور فی ایک 10 بوریاں دینے کافر مولا پالیسی کا حصہ بنایا گیا۔ میرے خیال میں پندرہ سال بعد یہ تبدیلی لائی گئی ہے۔ اس کے بعد ہمیں بڑی طنزیہ بتیں بھی سننا پڑیں کہ کسان روں جاتا ہے، کسان اگر غلطی کے ساتھ گندم سنپر لے آئے تو اس کو unload کرنے میں تین دن لگا

دیے جاتے ہیں اور کسان کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ میں باہر کسی کو گندم نیچ دیتا۔ ہم نے جب labour charges کے unloading within department میں ٹینکر کیں تو پتا چلا کہ جو charges ہیں اور جو دوسرے charges ہیں وہ 7 یا 7 ½ روپے تھے۔ ہم نے اس میں کافی اضافہ کیا اور 9 روپے فی ایک سو کلوگرام labour charges کے جس سے ہمیں یہ سولت ملی کہ آج جب آپ سے بات کر رہے ہیں تو میں آپ کو exact procurement ہوتا ہوں کہ کتنی unloading ہو گئی ہے اور کتنی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ معلوم ہے کہ دو دفعہ سے یہ discussion چلی آ رہی ہے اس لئے میں اس کو update کرتا ہوں کہ آج کی کیا figures ہیں۔ ہم پچھلے دو تین دن ہاؤس میں موجود ہے لیکن کسی وجہ سے discussion نہ ہو سکی تو اس میں figures بتاتی ہیں کہ اس دفعہ پچھلے ادوار سے کافی تیزی کے ساتھ procurement or unloading ہوئی ہے۔ یہ بھی شکایت آتی تھی کہ 40 دن بہت لمبا عرصہ ہے دنیابدل گئی ہے اب harvesting and thrashing manually تو نہیں ہوتی اور پرانا دور نہیں ہے اس لئے آپ time period کو کم کریں تو ہم اس میں بھی change کر آئے۔ پہلے 45 دن میں procurement ہوتی تھی، پچھلی procurements کے لئے چالیس دن مقرر کئے گئے تھے اور اس دفعہ procurement ہم نے 30 دن پر محیط رکھی۔ اس طرح یہ fastest ever procurement ہوئی ہے کہ ہم نے 30 دن میں کسان کی گندم اٹھائی ہے۔ اس کے ساتھ میں نے بارداں کی تقسیم اور خریداری کی بات بھی کی ہے کہ ہم نے بارداں یا بوریوں کی تقسیم تیز کرنے کے ساتھ labour charges کی بڑھائے اور پالیسی میں چیزوں کو بہتر کرنے کی کوشش بھی کی جس سے خریداری بہتر ہوئی۔ ہمارے پاس اب تک procurement ہو چکی ہے اس کے لئے ہم نے 37 لاکھ بارداں تقسیم کیا اور اس کے مقابلے میں 35/34 لاکھ بوری گندم بھی ہم خرید چکے ہیں۔ یہ fastest ever ہے۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں تو بھی آپ کو اس طرح نہیں ملے گا کہ 30 دن میں بارداں کی تقسیم کی گئی ہو اور 30 دن ہی میں فصل بھی آپ کے پاس والپس آجائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ خریداری مرکز کی بہت شکایات آتی تھیں۔ پنجاب میں 400 کے قریب خریداری مرکز ہیں جن میں سے 50 فیصد کے قریب covered ہیں اور 50 فیصد flag ہیں جن کی بہت شکایات ہوتی تھیں کہ وہاں جب کسان آتا ہے تو اسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور سب سے پہلے موسم کا سامنا کسان ہی کرتا ہے۔ آج ہم لاہور میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ گرمی بڑی ہے مگر

ہم نے اس گرمی کو ایک ماہ پہلے دیکھ لیا تھا کہ ہم ایک ماہ پہلے سے field میں لٹکے ہوئے تھے تو کسانوں کی بھی بڑی مشکایات ہوتی تھیں کہ وہاں پر ان کو عزت کے ساتھ entertain نہیں کیا جاتا۔ ہم نے خصوصی انتظامات کرائے کہ ان کے بیٹھنے کے انتظامات بہتر ہوں، ان کے لئے ٹینٹ لگائے جائیں اور ان کو کم از کم صاف پیونے کا پانی ملے۔ ہم نے ان سارے انتظامات کو یقینی بنایا اور خود جا کر spot checking کی اور سنپروں کو دیکھا گیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ گردواری کی بھی ہمیں مشکایات آئیں کہ کسان انہی پچروں میں ہوتا تھا کہ اس کا گردواری display پالیسی سے ایک دن پہلے ہوتا تھا۔ اگر کل محکمہ خوراک خریداری کرنے جا رہا ہے تو اس سے ایک یادو دن پہلے اس کا display ہوتا تھا۔ اس دفعہ ہم نے 25 تاریخ کو بارداں کی تقسیم شروع کی اور اس سے 20 دن پہلے ہم نے ensure کیا کہ ہر صورت میں گردواری سنپروں پر ہو گانہ صرف سنپروں پر کیا گیا، اے سی کے دفاتر میں بھی کیا گیا اور یو نین کو نسل کے display دفاتر میں بھی کیا گیا یعنی تین جگہ پر کیا گیا کہ اس کے پاس یہ option موجود تھی کہ اگر اس کی گردواری میں کوئی نام غلط ڈالا گیا یا اس کی ملکیت اور پیچ کی گئی تو اس کے پاس issue bags ہونے سے پہلے 20 دن تھے کہ وہ جا کر challenge کر سکتا تھا۔ ہم اس کو بھی جا کر دیکھتے رہے کہ یو نین کو نسل دفاتر میں، سنپروں میں یا اے سی کے دفاتر میں ان کی مشکایات سنی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ کئی tiers تھے کہ اس کو direct monitor کر رہے تھے اور ہمیں یہ کامیابی تھا کہ جب پرنٹ میڈیا میں add آئے گی تو اس میں ہمارے تمام آفیسرز جن میں ڈائریکٹر اور سپیکر ٹریز شامل ہیں ان کے اور بطور وزیر میرے ٹیلیفون نمبرز display تھے۔ ہمیں basis daily پر ٹیلیفون آتے تھے اور ہم مشکایات کو خود سن رہے ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنے لوگ ہمارے data میں موجود تھے اور ریکارڈ پر موجود تھے ان سب کو SMS جاتے تھے اور گورنمنٹ کی پالیسی بتائی جاتی تھی کہ ہماری یہ پالیسی ہے اس میں ہم نے کاشنکاروں کو یہ سولیات دی ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اہم چیز میں ضرور آپ کے ساتھ share کرنا چاہوں گا کہ جو پچھلی procurement کی گئی تھی وہ بھی اسی ٹیم نے کی تھی۔ ہم نے کمپیوٹرائزڈ پکارڈ مرتب کیا تھا اس میں تقریباً 2 لاکھ 70 ہزار کے قریب کسانوں کا data ہمارے پاس آیا تھا۔ اس دفعہ ہماری procurement

جاری ہے ابھی اس کو close نہیں کیا گیا مگر ہمارے پاس جو آیا ہے اس میں پچھلے سال کی نسبت ایک لاکھ سے زائد کسانوں کو facilitate کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز ضرور عرض کروں گا کہ محکمہ خوراک کی بنیادی ذمہ داری جو میں نے وزیر بن کر شنبھجھی ہے وہ یہ ہے کہ باہر بیٹھ کر یہ تاثر ہوتا تھا کہ گندم اگر پیدا ہوئی ہے تو یہ ساری کی ساری گندم محکمہ خوراک کا خرید بنیادی ذمہ داری ہے لیکن جب ان چیزوں کو دیکھا تو اس طرح نہیں تھا۔ ہماری بنیادی کام یا بنیادی ذمہ داری یہ تھی کہ کسان کی محنت کے معاوضے کو secure کرنا تھا کہ ہمیں ہر ایک کو بار دانہ نہیں دینا تھا، ہر ایک کو bags نہیں دینے تھے ہم نے مارکیٹ کو دیکھنا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مارکیٹ ختم ہو جائے اور جو کسان کی فصل خدا نخواستہ رُل جائے۔

جناب سپیکر! اس میں ہمارے پاس ہر daily price موجود ہے اس پر discussion ہوتی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ بہت سی جگہوں پر جو پاؤں تھی وہ پچھلے سال کی پراؤں کو cross کر گئی، مگر بہت سی جگہوں پر اس کو cross نہیں کیا لیکن اس کے ساتھ match ضرور کیا، مثل کے طور پر اگر لاہور میں پچھلے سال 1200 روپے کے قریب قیمت تھی تو اس سال وہ 1200 کو cross کر گئی ہے۔ اگر کسی دوسرے ڈسٹرکٹ میں جماں بہت زیادہ گندم ہے جیسا کہ میں side کی بات کرتا ہوں وہاں پر اگر 1200 روپے کو touch کیا تھا تو اس مرتبہ دس یا بیس روپے ریٹ نیچے رہا مگر مارکیٹ stable ہی اور خدا نخواستہ مارکیٹ کسی طریقے سے بیٹھی نہیں تو اس سے فائدہ یہ ہوا کہ 40 لاکھ میٹر کٹنے گندم فوڈ پارٹمنٹ نے خریدی اور ہم نے اس کی مانیٹر نگ بھی کی مگر جو ہم نے نہیں لی کیونکہ پروڈکشن تو بہت زیادہ تھی اور بہت بڑی فصل تھی تو وہ ہم نے اگر نہیں بھی لی تو وہ جو کسان تھا اس کو تقاضا نہیں ہوا اور مارکیٹ کو stable رکھنے میں کافی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ ایسا نہیں ہوا کہ خدا نخواستہ اس کو اپنی گندم 900 یا 1000 روپے میں بیچنے پڑی ہو تو اس میں یہ ہے کہ اس نے 1200 کو touch کیا ہے۔ ہم نے کچھ چیزوں میں اتنی آسانی کی جیسا کہ اس میں جو پتواری کا role تھا جس کو ہم ہمیشہ politicize کرتے ہیں، اس کو ہم نے بالکل اس میں سے minus کیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور چیز ہم نے کی ہے کہ آج ہم نے discussion رکھی ہے تاکہ دوستوں سے ہم ان کی رائے جانیں اور ان سے پوچھیں کیونکہ لازمی بات ہے کہ یہ اتنا simple subject ہے۔ اس پر ہمیں بہت سی complaints بھی آئی ہیں، ان complaints کا میرے پاس data موجود ہے اور ہر complaint کو ہم نے فوری طور پر respond کیا۔ میں نے آپ کو جس طرح کہا کہ مختلف

tiers میں ان کی مانیٹر نگ ہوتی تھی جو کہ ہم اپنے طور پر کر رہے ہوتے تھے، اس اینڈجی اے ڈی میں ایک کنٹرول روم تھا جس کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ دیکھ رہا تھا جیسے ہی کمیں سے complaint ملتی تھی تو ہم directly خود complaint لے رہے ہوتے تھے۔ ایک ہمیں recommendation آتی تھی کہ ہمیں bags دے دیں تو اس پر ہم اس طرح respond نہیں کرتے تھے لیکن جب ہمیں یہ complaint آتی تھی کہ فلاں جگہ پر کر پشن ہو رہی ہے اور فلاں جگہ پر favour کی جا رہی ہے تو اس پر ہماری فوری میٹنگ ہوتی تھی کیونکہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ہم نے چار مرتبہ اس procurement کے دوران آپ کے پورے پنجاب کے جو ڈویژن ہید کوارٹرز یا اس سے بہت زیادہ concerned ہیں، وہاں کے ہم نے visits کئے، اس سوامینے میں ہم نے بہت زیادہ travel کیا تو ہم اکثر اکٹھے ہوتے تھے تو ہماری موقع پر ہی میٹنگ ہو جاتی تھی اگر کوئی complaint آتی تھی اس کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے، اگر آپ کمیں گے تو اس ایوان میں اس کو شیئر ضرور کروں گا اور اس کو table کر دوں گا۔ ہمارے پاس جو بھی complaint آئی اس پر فوری طور پر ایکشن ہوا کیونکہ ہمیں یہ ہدایت تھی کہ فوری طور پر اس پر ایکشن لیا جائے تو ہم نے اس کو انٹی کر پشن سے نیچے complaint کو نہیں کیا کہ فوری طور پر انٹی کر پشن میں اس کی ایف آئی آر کروائی۔ اس سے پہلے کہ میں اپنے بھائیوں اور دوستوں کو دعوت دوں کہ وہ ہمارے ساتھ مشاورت کریں اور اپنی رائے share کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور کھوں گا کہ اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے کیونکہ پچھلی جو 2015-16 procurement کی تھی، اس میں ہمارے پاس پونے تین سے تین لاکھ تک کامپیوٹر ایڈٹ ڈیٹا موجود تھا تو اس دفعہ ہمارا ڈیٹا جو کہ نمبر بتا رہا ہے جن کسانوں کو ہم نے entertain کیا وہ ان کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے یعنی پچھلی دفعہ کی نسبت ایک لاکھ تک تعداد بڑھ گئی ہے۔ ان کی تعداد چار یا ساڑھے چار لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے، چار لاکھ تو یا definitely ہمارے پاس موجود ہیں اور اس کا ڈیٹا بھی موجود ہے۔ اگر بھی بھی اس طرح کی کوئی specific complaints ہیں تو ہم ان تک پہنچ سکتے ہیں اور جب ہم کہہ رہے ہیں کہ تمام ڈیٹا کامپیوٹر ایڈٹ ہے تو اس میں ایسا نہیں ہے کہ میں نے یا ڈیپارٹمنٹ نے کسی کو کوئی غیر قانونی طور پر favour دینے کی کوشش کی ہے اگر ایسا کیا ہے تو وہ traceable ہے، آج بھی traceable ہے، آج بھی ہم اس کی accountability کر سکتے ہیں، ہمارے پاس PITB کی مدد بھی تھی ہمارے پاس کامپیوٹر ایڈٹ ڈیٹا موجود ہے اور اس کو آج بھی ہم detect کر سکتے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے open debate کو کرتا ہوں کہ جو ہماری پالیسی تھی اور جو ہماری procurement ہوتی

ہے، اس میں ہمیں نشاندہی کریں کہ کماں پر ہماری کمیاں، کوتا ہیاں ہیں اور کماں پر وہ complaints ہیں اور میں نے complaints کا بھی بتایا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جن چار لاکھ سے زائد کسانوں کو ہم نے بار دانہ issue کیا ہے، ان کے cards ID، ان کو کتنے bags دیئے، ان کی کتنی فصل تھی اور ان سے کتنی wheat ہے وہ سب ڈیٹا ہمارے پاس موجود ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ ہمارے پاس جو complaints مختلف tiers پر آئیں جس پر ہمارے ٹیلفون on ہوتے تھے، اس میں 1400 کے قریب complaints آئیں جس سے ہمیں پتا چلا اس میں کسی نے خرابی کرنے کی کوشش کی ہے یا کسی نے بار دانہ کے bags اٹھائے ہیں تو ان کو رنگے ہاتھوں کپڑا ہے۔ ان 1400 کی 1400 کو attend complaints کو کیا گیا، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی اور ڈیپارٹمنٹ کا جو ایک طریقہ کار ہے وہ جاری و ساری ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس کو pursue کرے گا۔ اب میں آپ کی اجازت سے اگر ایوان میں سے کوئی ہمیں مشورہ دینا چاہے یا ہمیں کوئی complaint کرنا چاہے تو ہم حاضر ہیں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! یہ مشورے آپ ذرا غور سے سن لیں، میں آپ کو ابھی سنواد دیتا ہوں اور آپ کو ابھی پتا چل جاتا ہے۔ میرے خیال میں میرے پاس جو نام آئے ہیں وہ تقریباً 12 نام ہیں تو جتنا بھی آپ کم از کم وقت اس پر صرف کریں تو بہتر ہو گا تاکہ جتنے بھی صاحبان آئیں پھر ان کو بھی وقت مل سکے۔

میرے خیال میں تین منٹ کا وقت رکھ لیتے ہیں۔

**سردار وقار حسن مؤکل:** جناب سپیکر! ہم نے کون سی آگ بھجانے جانی ہے۔

**جناب سپیکر:** آپ دیکھیں کہ کتنے بجے تک وقت ہو گا۔

**سردار وقار حسن مؤکل:** جناب سپیکر! وقت کی پابندی ہے کس لئے ہے، ہم نے تو صرف یہاں بات ہی کرنی ہے، تین منٹ میں ہم کیا بات کریں گے؟

**جناب سپیکر:** سردار صاحب! میں آپ اکیلے کو وقت دے دوں تو پھر دوسروں کو کیوں نہ دوں؟

**سردار وقار حسن مؤکل:** جناب سپیکر! یہ ہاؤس یہاں پر جمع کس لئے ہوا ہے۔

**جناب سپیکر:** sir, No, ایسے نہیں ہو سکتا۔ اس کا time fix کرنا پڑے گا۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! پانچ منٹ کا وقت کر لیں۔

**جناب سپیکر:** میاں صاحب! ہم کل بھی اس پر بات کر سکتے ہیں تو اس پر کل بھی بات کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پانچ منٹ تو کم از کم ٹائم دیں۔  
جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہیں ملے گا اور جب پانچ منٹ پورے ہو جائیں پھر وہ اپنے طور پر ہی بیٹھ جائے ورنہ مجھے بٹھانا پڑے گا تو بات مشکل ہو جائے گی۔ جی،

Five minutes carry on.

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ کی وساطت سے آج اس اہم topic پر بات کرنے کے لئے ہم یہاں آ کٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس ایوان میں ہم تمام پاکستانی ہیں، ہم تمام اس ملک کے شری ہیں، پنجابی ہیں اور ہمارا نقطہ نظر یہ ہونا چاہئے کہ یہاں پر جو بات ہو اس پر ہم عوام کی بہتری کے لئے کچھ کر سکیں تو اس نقطہ نظر کو اگر ہم ذہن میں رکھیں گے تو ہم شاید کوئی بہتری achieve کر لیں گے، ہم ایک دوسرے پر تمثیں ہی لگاتے رہے گے۔ سب سے پہلے تو میں اپنی بات یہاں سے شروع کروں گا کہ جو بات مجھے بھی سمجھ نہیں آتی وہ یہ ہے کہ اس صوبے میں بہتری کس طرح آئے گی کہ جہاں پر وزیر زراعت جو ہیں وہ ایم بی بی الیس ڈاکٹر ہیں اور جو وزیر خوارک ہیں وہ لاہور کے رہائشی ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! کیوں اس پر پابندی ہے کہ وہ وزیر نہیں بن سکتے۔ آپ کے پاس ایسا کون سا قانون ہے؟

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے بات توکر لینے دیں۔

جناب سپیکر: بڑی مربانی۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے اگر بات نہیں سننی تو باقی بات میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس بات کو چھوڑیں اور آگے چلیں۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا تہمید باندھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ اسی ایوان میں اسی floor پر چند دن پہلے زراعت پر بحث ہوئی، یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور انہوں نے یہاں پر اپنی تقریر میں یہ بات کی پنجاب کے کسان کے ساتھ دنیا میں بہترین سلوک ہو رہا ہے۔ پچھلے پورے ایک بیٹھتے سے پنجاب کے کسان باہر کھڑے ہوئے ہیں یا وہ بات ٹھیک نہیں ہو رہی یا یہ جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہندوستان یا افغانستان سے آئے ہوئے ہیں۔ ہمیں یہ مانتا چاہئے کہ مسائل ہیں جب ہم مانیں گے کہ مسائل

ہیں تو ہی ہم ان کا سداب کریں گے۔ منظر فوڈ نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ انہوں نے بہت دورے کئے اور بہت ڈیاکٹھا کیا ہے تو ground realities میں آپ کو بتاتا ہوں اور اگر میں غلط بات کروں گا تو یہ میرے سارے بھائی یہیں ہیں اس میں سے جو زیندار ہیں جو اس بات سے گزرے ہوئے ہیں، وہ اس چیز کو validate کریں گے۔ ہم تجرباتی طور پر ہر کام لے کر چل پڑتے ہیں۔ منظر صاحب نے ابھی اپنی تقریر میں بھی کہا ہے اور یہ بالکل ایسا ہی ہوا ہے۔ اس دفعہ پوٹاریوں کو باہر نکال دیا گیا اور گئے، وہ coordinators کون تھے، کوئی زراعت کا تھا، کوئی irrigation coordinators کا تھا اور کوئی پبلک ہیلتھ کا تھا جس کو شاید یہ بھی بتانا ہو کہ بار دانہ کی ایک بوری میں ٹوٹ گندم ڈلتی کتنا ہے۔ ہم کب تک تجربے کرتے رہیں گے یہ ایسی کون سی rocket science ہے، کیا گلے سال ہم نے گندم نہیں اگانی، کیا پچھلے سال ہم نے نہیں بنائی تھی؟ اگلی بات کہ زمینی حفاظت یہ ہیں کہ ہر بوری کے پیچھے 200 روپے کا ریٹ ہے۔ 200 روپے دو coordinator ہونے ہو رہے یا رہے بوری آپ کو مل جائے گی۔ لسٹیں بالکل چسپاں ہوتی ہیں۔ گردواریاں بالکل لگتی ہیں۔ انہوں نے کمپیوٹر کی بات کی ہے۔ وہ کمپیوٹر بھی تو انسان ہی چلاتے ہیں، کیا کمپیوٹر کو فرشتے چلاتے ہیں؟ ابھی پہلے بحث ہو رہی تھی کہ آج تک محکمہ مال کے اندر کرپشن نہیں روکی جاسکی۔ کمپیوٹر آپریٹر بھی راشی ہے اور کوآرڈینیٹر ہے تو ابھی بھی وہی سسٹم ہے۔ جب تک ہم اس چیز کو ٹھیک نہیں کریں گے تب تک ہم results نہیں لے سکتے۔ منظر پورے پنجاب میں کماں کماں جا سکتا ہے لیکن جس جگہ وہ جاتا ہے اُدھر شاید آدھ گھنٹہ کے لئے بہتری آجائے گی؟ میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھتا ہوں کہ پی پی 180 کے تین سنٹر ہیں، کیا یہ کسی ایک سنٹر میں تشریف لائے ہیں؟ اگر لائے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے لیکن میرے علم میں نہیں ہے اور شاید اپوزیشن میں ہوں اس لئے مجھے بتانا گوار نہیں کیا گیا۔ میری رپورٹ یا اطلاع کے مطابق یہ نہیں گئے۔

جناب سپیکر: آپ کا حلقہ بہت لمبا پڑا ہے لیکن آپ کوئی جگہ کے متعلق پوچھیں۔

سردار وقار حسن مؤکل: جناب سپیکر! انگلن پور سنٹر، الہ آباد سنٹر اور شام کوت جو کہ تین سنٹر ہیں۔ 65 ہزار ایک سنٹر کی capacity ہے، 40 ہزار ایک اور 75 ہزار ایک سنٹر کی capacity ہے۔ میں ان کی competence پر سوال نہیں کر رہا ہیکونکہ ایک انسان کتنا کر سکتا ہے؟ کیا پورے صوبے میں تین سنٹر زیں اور انہوں نے کتنے visit کئے ہوں گے؟ انہوں نے پانچ سو، ہزار یا دو ہزار visit کئے ہوں گے اور جن سنٹر ز پر کوئی نہیں ہے اُدھر کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ یہاں پر کھڑے ہو کر بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں یہ سسٹم ٹھیک کرنا پڑے گا۔ اگلی بات انہوں نے procurement کے بارے میں

کی ہے تو میں ذمہ داری کے ساتھ کہ سکتا ہوں کہ حکومت کا بالکل دعویٰ ہو گا کہ ہم نے چالیس لاکھ میٹر کٹنے کا گندم خرید لی ہے لیکن یہ سسٹم بنایا ہی اس طرح سے گیا ہے کہ شاید چار ہزار میٹر کٹنے ہی گندم نہ خریدی جائے۔ دعوے کرنا اور بات ہے جبکہ on ground کرنا اور بات ہے۔ یہ ریسرچ ہے کہ جو 10 یا 12 ایکٹر کا چھوٹا زمیندار ہے اُس کی اتنی financial power ہی نہیں کہ وہ ایک ٹریکٹر ٹرالی خرید کر زمیندار کرے۔ جس process کی یہ بات کرتے ہیں کہ پہلے آپ اپنے گندم کٹوائیں، اُس کو ٹرالی میں load کریں پھر سنٹر میں لائیں۔ وہاں تین، چار، پانچ یا حتیٰ دن مرضی لگ جائیں وہ بے چاراویں پر ہے اور اُس کے بعد وہ دھکے کھا کر واپس چلا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس سارے سسٹم کے اندر آڑھتی ایک ایسا instrument ہے جو سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس چیز کو acknowledge کرنا چاہئے کہ ان کو یا تو ہم ساتھ ملائیں یا ختم کر دیں لیکن ہم ان کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ وہ ہوں گے۔ آپ کو بھی طریقہ کار کا پتا ہے، یہاں پر کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹا زمیندار انتظار کرتا ہے کہ کوئی آئے، آکر میرے ساتھ 1050 یا 1100 روپے کاریٹ طے کرے، وہاپنی مشین لے کر آئے، گندم اٹھائے اور ہاتھ جھاڑ کر کے کہ تم یہ پیسے اپنے پاس رکھو اور اب میں جانوں میرا کام جانے۔ اس میں issue کوئی نہیں ہے کیونکہ ساری گندم استعمال بھی ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب آپ wind up کریں۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پانچ منٹ انتہائی کم ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر آپ حکم کریں تو صرف ایک منٹ اور دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، دے دیتے ہیں۔

سردار و فاقص حسن مؤکل: جناب سپیکر! Criticism کے ساتھ ساتھ مشورہ بھی دینا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مشورہ دیں۔

سردار و قاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا مشورہ صرف اتنا ہے کہ صرف ایک منظر، ایک ڈائریکٹریا اعلیٰ افسران کے ساتھ یہ سسٹم ٹھیک نہیں ہو گا بلکہ اس جگہ پر جو بندہ تعینات ہے وہ اس چیز کو اگر understand نہیں کرے گا کہ یہ ذمہ داری اسے نجاتی ہے تب تک اس میں، ہتری نہیں آ سکے گی۔ ان کے چھاپے اور دورے بہت اچھے ہوں گے جسے میں مانتا ہوں لیکن یہ اس چیز کو یہاں پر acknowledge کر دیں کہ ان کے محکمہ کے افسران بالا جو اپنی ذمہ داری کو شاید ذمہ داری سمجھتے ہیں وہ ہر منظر پر suggestion کریں گے۔ میری آخری supervision یہ ہو گی کہ بھنوں کی طرح ہر منظر میں CCTV کیسے لگادیں تو بہترین کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ اگلے مقرر رانا محمد ارشد صاحب ہیں لیکن میرے خیال میں منظر صاحب نے بات کر لی ہے تو رہنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ایک نعبد و ایک نستعين۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ کہنا بڑا آسان ہے لیکن آج الحمد للہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کے کسانوں سے جو وعدہ کیا تھا اُس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ چالیس لاکھ میٹر کٹ ٹن کہنا تو بڑا آسان تھا لیکن اس کے لئے 130 ارب روپے کی ضرورت بھی تھی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلاں یہیں کیلئے نہیں تھے بلکہ پنجاب بھر کے 36 وزراء، پارلیمانی سیکرٹری اور ایمپی اے صاحبان بھی تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ وزراء کون سے ہیں؟ میں تو پریشان ہو گیا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ وزراء، پارلیمانی سیکرٹری اور کچھ سینئر ایمپی اے صاحبان پورے پنجاب کے 36 اضلاع کا visit کرتے رہے ہیں۔ قصور کے حوالے سے جو بات میرے بھائی نے کی ہے تو وہاں پر چودھری شیر علی صاحب کی ڈیوٹی تھی جو کہ ہر ہفتے دو تین دن وہاں پر جاتے تھے اور رحیم یار خان سے لے کر انک تک جاتے تھے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ جو صحیح کو بارداہ مانا ہوتا تھا اُس کی ایک دن پہلے لست لگادی جاتی تھی جس کا زیندار کو پتا ہوتا تھا کہ میں نے خالی چکر نہیں لگانا بلکہ مجھے صحیح، دون بعد یا تین دن بعد بارداہ مانا ہے۔ (قطح کلامیاں)

اگر ممبر ان میرانی فرمائیں تو میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، No interruption please آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میرے معزز دوستوں اور بھائیوں کے پاس بات کرنے کا حق محفوظ ہے جو بات کر سکتے ہیں لیکن مجھے اپنا موقوف بیان کرنے کی اجازت فرمائیں۔ پنجاب میں 1300 روپے فی من گندم کے پیسے بنک کے ذریعے ملتے ہیں جس میں ڈل میں کا کوئی role نہیں ہے۔ جس زمیندار کے نام گرد اوری ہے اور بارداں issue ہوتا ہے اُس کو ہی یہ تھیلے ملتے ہیں۔ پنجاب میں پہلے آٹھ تھیلے فی ایک ڈلتے تھے وہ اس سال دس تھیلے کر دیے گئے تھے۔ اب ڈل میں کا role ختم ہوا ہے تو اُس کے پیٹ میں درد ہونا تھا اور اس کا سرچکراتا رہا ہے لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سسٹم کو مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ میں ضلع رحیم یار خان کا ضرور ذکر کروں گا جماں میری ڈیوٹی تھی۔ وہاں پر زمینداروں کی demand تھی کہ پانچ دن پہلے بارداں کی تقسیم شروع کرنی چاہئے تھی کیونکہ وہاں گندم جلدی تیار ہو گئی تھی۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ اس دفعہ جھوٹے زمیندار کو موقع ملا ہے یعنی جس بندے کی دو یا پانچ ایکڑ میں ہے اُس کو پہلے ہی بارداں issue کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو مزید بہتر کیا جائے۔ اس میں روپنیو ڈیپارٹمنٹ کا role ختم ہوا ہے جس پر میرے خیال میں ہمیں پنجاب گورنمنٹ کو appreciate کرنا چاہئے۔ وہاں پر گرید 17, 18 اور 19 کے مختلف حکوموں کے سینٹر افسران انچارج تھے، کوئی نابت نہیں کر سکتا کہ کسی نے بد دیناتی کی ہو اور جو پہلے آیا ہے اُسی کو ہی بارداں issue ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ایک پی اے صاحبان کے تحفظات کو مزید handle کرنا چاہئے اور جس جس علاقے میں گندم پہلے تیار ہوتی ہے وہاں پہلے ہی بارداں دینا شروع کر دینا چاہئے۔ اگر مزید capacity ہو تو فی ایکڑ بارداں کی تعداد میں اضافہ کر دینا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب احمد خان بھجو!

جناب احمد خان بھجو: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں اس سلسلے میں یہی عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے جتنی باتیں کی ہیں مجھے اُن سے پورا اتفاق ہے۔ چالیس لاکھ میٹر کٹن گندم کی خریداری کا اعلان ہوا اور ان کی efforts پر اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک ہوں گی لیکن اصل بات یہ نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس سارے کام کی implementation کیسے ہوئی ہے؟ یہاں پر مسلم لیگ، پی ٹی آئی یا کسی پارٹی کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہم زمینداروں اور کسانوں کا انتہائی حساس معاملہ ہے۔ گندم اب بکچکی ہے اور انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ ایک لاکھ زیادہ کسان اس دفعہ ریکارڈ پر آئے

ہیں۔ کیا physically ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ چار لاکھ کسانوں کی گندم بیس دنوں میں خرید لیں، یہ بالکل درست ہے کیونکہ ان کے سنظر سنسان پڑے ہیں اور گندم کا target پورا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا اور میں معزز ایوان کے سامنے یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم ثبوت دیں گے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم ثبوت دیں گے کہ اس وقت جو تین ٹکے تھے۔ میں اس مقدس ہاؤس میں یہ بات کر رہا ہوں کہ پہلے نمبر پر محکمہ خوراک، دوسرا نمبر پر زراعت اور تیسرا نمبر پر روینیوں کا کردار گرداری کے بعد ختم ہو گیا تھا اور ساتھ ساتھ fake گرداری بھی چلی ہیں۔ آپ ریکارڈ چیک کریں اس کے بعد معاملہ محکمہ خوراک کے پاس آگیا اور ساتھ زراعت اور لائیوٹاک بھی تھا لیکن زیادہ زراعت اور خوراک کے لگتے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہوں گا کہ negligence حکومت نے کی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کی کاوش بہت اچھی تھی کہ انہوں نے مارگٹ بھی بڑھایا ہے اور دس بوریاں بارداں کی ہے لیکن یہ دس بوریاں کسان تک نہیں پہنچیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ 40 لاکھ ٹن گندم ختم ہو چکی ہے یعنی کسانوں نے فروخت کر دی ہے اور آپ بے شک چیک کروالیں کہ کسان سے اس وقت گندم ٹاک میں آچکی ہے اور ٹاک سے پوکیور سنظر میں آ رہی ہے۔ اس وقت جو سنظر میں گندم آ رہی ہے وہ کھیتوں سے نہیں آ رہی۔ میں اس ضمن میں صرف یہ عرض کروں گا اور اپنی تجویز بھی دوں گا۔ میں کوئی تنقید نہیں کر رہا اور تنقید برائے تنقید نہیں لیکن ان کی implementation صحیح نہیں ہوئی۔ میں اپنے ذاتی خاندان کی بات حلفاً گر رہا ہوں کہ ہم نے 1030 روپے میں گندم فروخت کی ہے اور مجھے یہ فون آیا ہے کہ آپ کیسے ایکپی اے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع کے ڈی سی اور کماکہ پاس گیا ہوں اور کماکہ مجھے لکھ کر دے دیں کہ 4/1 بارداں کے ٹاک کی اجازت ہے جس پر انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ یہ کریں کہ آپ اپنی گرداری کے مطابق جتنی بوریاں بنتی ہیں وہ آپ مفت لے لیں۔ میں کیا کرتا جب میرے ساتھ یہ ہوا تو میں کیا کرتا۔ میں یہاں پر تحریک استحقاق پیش کرتا جس کا پورے ہاؤس کے سامنے میرا تماشا بنتا۔ ہم کسان لوگ ہیں، عزت دار لوگ ہیں اور سارے ہاؤس عزت دار ہے لیکن ہماری ایک عزت نفس ہے۔

جناب سپیکر! آلو کا بھی آپ کو بتا ہے کہ جو اس کا حشر ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے بالکل صحیح بتیں کی ہیں اور ان کی effort ٹھیک ہو گی لیکن اب لکھ پیٹھے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے یہ اگلی فصل کے لئے ایک کمیٹی بنائیں اور اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کروائیں۔

ہمیں بلائیں اور اگر ہم غلط بیانی کر رہے ہیں تو بے شک ہماری باز پُرس کریں۔ ہم بحیثیت کسان پیش ہوں گے۔ گرد اوری کی توجیہ پوزیشن ادھر رہی ہے کہ آڑھتی اور ڈل میں خود جا کر گرد اور یاں کرواتے رہے ہیں اور 120 روپے سے ---

جناب سپیکر: آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے مرحباً کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا اور میں کوئی ایسی بات نہیں کر رہا۔ مؤکل صاحب کی یہ بات بالکل درست ہے کہ 120 روپے سے لے کر 200 روپے تک بوری کاریٹ ہوا ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کی یہ سکیم تھی کہ 40 لاکھ میٹر کٹن گدم اگر کسان سے direct خریدتے تو یہ روزوں کے مینے میں بھی خریداری مکمل نہیں ہونی تھی۔ یہ آپ دیکھ لیں کہ ایک کسان جب اپنی گدم کو کاشت کر کے اسے برداشت کرتا ہے، اسے مارکیٹ میں آنے تک دس دن تو دس ایکڑ والے کسان کو لگ جاتے ہیں۔ میں اس کی تعریف کروں گا کہ انہوں نے اپنی کوشش کی ہو گی لیکن اس پر میں بھرپور مطالبہ کروں گا کہ اب توجہ ہو گیا۔ آئندہ کے لئے ایک powerful کمیٹی بنائیں خدا کے لئے ایسی کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی ایگر یکلچر کی کمیٹی powerful ہے اور آپ اس۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اس پر عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: اس میں خواراک کی کمیٹی بھی ہے جسے اس میں شامل کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی ذات سے گزارا ہوا تجربہ بتارہا ہوں تو عام کسان کا کیا حال ہو گا؟ اس وقت 980 روپے فی من پنجاب کے دیہی اور area backward میں گدم فروخت ہو رہی ہے۔ میں تو یہی عرض کروں گا کہ اس کے لئے آئندہ کے لئے کوئی سوچا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ نوٹ کریں اور اس پر نوٹس لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! بے شک منسٹر صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں انہیں بندوں کی لست دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! احمد خان بھگر صاحب نے جو بات کی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے ایک تجویز بھی پیش کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معززاً یوان میں بیٹھے ہوئے سمجھی ہمارے معززاً بھائی اور بھنیں ہیں، پچھلے سال گندم کی پروکیور منٹ کے بارے میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ آپ لیقین کریں کہ اس سال وزیر خوراک، سیکڑی خوراک اور ڈبی خوراک نے پچھلے سال سے زیادہ محنت کی، ان کی نیت میں، ان کے خلوص میں اور محنت میں کوئی شک نہیں لیکن اس کے باوجود شکایات آئیں۔ It means جو ہم نے اپناۓ ہیں ان میں کیس نہ کمیں شاید درستی کی کوئی ضرورت ہے۔ جو بات معززاً ممبر جناب احمد خان بھگرنے کی ہے ٹھیک ہے کہ اس سال almost season off ہونے کے قریب ہے۔ آپ بالکل اس معززاً یوان کی کمیٹی بنائیں یا جو سینڈنگ کمیٹی برائے خوراک ہے اسے یہ ٹارگٹ دیں۔ اس میں اور لوگ جو opt ہو سکتے ہیں، بھگر صاحب جیسے لوگ یا جو ہمارے کسان ممبران ہیں یا بالکل اس معاملے کو پوری طرح inquire کریں کہ کمال کمال پر کوئی loophole جس کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہے اور اگلے سال کے لئے یہ معززاً یوان حکومت کی اور محکمہ خوراک کی راہنمائی کرے تاکہ آئندہ کسی بھی طرح سے اس قسم کی شکایت پیدا نہ ہو اور آئندہ کے لئے بہترے procedures اپناۓ جائیں تاکہ کسان کو اس سلسلے میں کوئی تقصیان نہ ہو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر ایگر بھکر اینڈ فود کی کمیٹی میں نے بنائی ہوئی ہے اس لئے بہتر ہے کہ آپ اپنی تجاویز اس کمیٹی میں دیں۔ یہ معاملہ اس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جہاں معززاً ممبران اپنی تجاویز دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے جو ایک بڑے ہی اہم معاملے کی بابت ہے۔ یہ قواعد کی معطلی کی قرارداد مجھے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔ یہ آپ دونوں کی ہے۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود ارشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:  
 "قواعد و انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت  
 قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے کے  
 حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد و انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت  
 قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے کے  
 حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، لاءِ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! میری اور قائد حزب اختلاف کی اس پر  
 بات ہوئی ہے تو انہوں نے جو requisite ترمیم کی تھی وہ کر دی ہے اس لئے آپ اسے ہاؤس میں put کر  
 دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد و انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت  
 قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان پر امریکی ڈرون حملے کے  
 حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متقابل طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

### قرارداد

**ڈرون حملوں سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ اور پابندی کا مطالبہ**  
قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"امریکہ کی جانب سے مورخہ 22۔ مئی 2016 کو کئے جانے والے ڈرون حملے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ملاں منصور اختر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت کے لئے سوالیہ نشان ہیں۔ ہم اسے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتے ہیں نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبه کرتا ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور آئندہ اس طرح کے حملوں سے باز رہنے کا پابند کرے۔"

جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"امریکہ کی جانب سے مورخہ 22۔ مئی 2016 کو کئے جانے والے ڈرون حملے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ملاں منصور اختر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت کے لئے سوالیہ نشان ہیں۔ ہم اسے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتے ہیں نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبه کرتا ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور آئندہ اس طرح کے حملوں سے باز رہنے کا پابند کرے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"امریکہ کی جانب سے مورخہ 22۔ مئی 2016 کو کئے جانے والے ڈرون حملے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ملاں منصور اختر ہلاک ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ڈرون حملے پاکستان کی سالمیت کے لئے سوالیہ نشان ہیں۔ ہم اسے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتے ہیں نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبه کرتا ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور آئندہ اس طرح کے حملوں سے باز رہنے کا پابند کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

## گندم کی خریداری پر عام بحث

(--- جاری)

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہی ایکر یکلچر والی کمیٹی اُسی میں ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی کو یہ اختیار دے دیں کہ وہ کسی بھی ممبر کو opt کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کسی بھی ممبر کو opt کر سکتے ہیں۔ جناب طارق مسح گل! --- موجود نہیں ہیں؟

جناب وحید گل! --- موجود نہیں ہیں؟ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! حاضر۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ ہمیں آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے کیون کہ آپ کی تو شد خاتما سے پانچ منٹ کی جو بخشش ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں باقی چھوڑ دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہم نے تو بخشش کے لئے ---

جناب سپیکر: آپ مربانی کریں ساتھ والوں کا نام آپ نہ لیں۔ مربانی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پانچ منٹ میں گنجی کیا نہائے گی، کیا نچوڑے گی، پانچ منٹ میں کیا بات ہو گی؟

جناب سپیکر: وہ نہ نچوڑے آپ تو گنجے نہیں ماشاء اللہ آپ کے توپورے بال ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں شہہ تو نہیں کرتا وزیر خوراک نے جو کچھ فرمایا جو اقدامات کئے اور خادم اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر جو اقدامات کئے وہ سب ٹھیک ہیں ان کی میں تحسین کرتا ہوں لیکن عملی طور پر سب اچھا نہیں ہے، سب اچھا اس لئے نہیں ہے کہ چھوٹا کاشکار جس کا نام آیا یہ اوسط ہے دو ایکڑ، تین ایکڑ، چار ایکڑ اور پانچ ایکڑ جس کے پاس گدھا گاڑی بھی نہیں ہے وہ بے چار اڑل گیا اس کو بارداں نہیں ملا وہاں پر بارداں کے بھی ریٹ مقرر تھے اور گندم کی بہتان کے بھی پانچ ہزار روپیہ بیوپاریوں نے گندم بہتان کی ہے میں اس پر چلخ کرتا ہوں میں اپنے حلتے سے دو سنثروں کے نام لیتا ہوں اُس پر انکو اُری کر والی جائے، high powered انکو اُری کرو والی جائے ---

جناب سپیکر: میں نے کمیٹی بنادی ہے اُس کے سامنے آپ ساری بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ مجھے کہنے دیں، ہم کاشنکار توڑل گئے ہیں جن کو اس گرمی میں بارداں نہیں ملا اور باقی میں اقدامات کی بات کرتا ہوں میں اس بات کو ایوان پر چھوڑتا ہوں۔ وزیر خوارک نے جو فرمایا اُسی پر آجاتے ہیں کہ ریٹ مقرر ہوا ہم تحسین کرتے ہیں اب باقی بات یہ ہے کہ دو فصلوں کا بھی کسان پٹ گیا اس پر بات کروں گا تو پانچ منٹ میں کیسے کروں گا؟ سوال یہ ہے کہ جب دنیا کے اندر گندم کی قیمت کم ہے تو ہم کیوں بڑھاتے ہیں؟ جو عمل کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ پیداواری اخراجات کھٹائیں، پیداواری اخراجات کم کریں، اس کو proportionately کریں تاکہ کاشنکار بھی زندہ رہے۔ اب جیسے ہی 1300 روپے فی من ریٹ مقرر ہوا تو اب importers نے کھادیں، زہریں اور سپریں کی قیمتیں بڑھادیں ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ تین سال کی گندم پڑی ہوئی ہے وہ کماں رکھی ہے، اس کا کیا نقصان ہو گا، لتنا اس کا نقصان ہوا ہو گا؟ اور مجھے اس پر بھی حیرت ہے کہ import کرنے کی اجازت کیسے دے دی، تین سال کی گندم تو ہمارے ہاں پڑی ہوئی ہے یہ facilitate importer کرنے کے، ان کو مفاد پہنچانے کے لئے اسے import کرنے کی اجازت کس نے دی ہے، کوئی بتائے، اس پر کوئی روشنی ڈالے گا کہ گندم کو import کرنے کی اجازت کیوں دی گئی؟ تو یہ ساری traders friendly پالیسی ہے۔ Traders کو import کرنے کے لئے آسانیاں پیدا کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس اگر یکلچر کمیٹی میں میاں محمد رفیق صاحب کا بھی نام ڈالیں۔  
میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ ساری بات اُدھر کر لیں۔ اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے آپ مربانی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توشہ خانہ کا مشکور ہوں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا ٹائم بھی میاں محمد رفیق کو دے دیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کا ٹائم ہے ہی نہیں ہے۔ وارث کو صاحب آپ کمیٹی میں ہی بات کر لیں گے۔ جی، سید عبدالعلیم!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! گندم کی procurement کا جو معاملہ ہے وہ دوستوں کی رائے بھی ہی ہے کہ وہ طلب اور رسماً کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ طلب اور رسماً معاملہ ہے جو کہ شکایات آرہی ہیں۔ Bumper crop ہے، زیادہ ہوئی ہے last year کم تھی اس سال زیادہ ہوئی جس کی وجہ سے ہمارے سارے دوست گفتگو کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ 21 لاکھ ٹن گندم جو محکمہ کے پاس بچھلا شاک موجود تھا اُس کی ایسی پالیسی بنائی جائے کہ آپ کا شاک۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کمیٹی بنادی ہے آپ اُس میں ساری بات کریں جو آپ نے کرنی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گذگور نہیں پر بات شروع کر دیں یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کیا فرماء ہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گذگور نہیں پر بحث pending ہے آپ نے کہا تھا Monday کو کروائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ٹائم دیکھ لیں۔ پانچ منٹ باقی ہیں پانچ منٹ میں کیا ہو گا؟ آپ کی مربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Zero Hour کے لئے آدھا گھنٹہ ٹائم برہادیں۔

جناب سپیکر: میں آدھا گھنٹہ کس طرح برہادوں، کیسے کروں مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ایک تو میرا ٹائم دوبارہ پانچ منٹ سے شروع کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ازیر و آر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی میں ہیں وہاں آپ ساری بات کر لیں۔ اب زیر و آر میں تو ہم نے اپنے مسائل discuss کرنے ہے۔ باقی بحث پھر کل کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! ازیر و آر میں تو ہم نے اپنے مسائل discuss کرنے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، زیر و آر آجائے گا، آپ کے مسائل بھی آجائیں گے کوئی بات نہیں۔ مجھے ایک اور معزز ممبر کو وقت دے لینے دیں۔ شاہ جی، آپ اپنا ٹائم دے دیں مربانی کریں آپ چھوڑ دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! چلیں چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر: جی، فقیانے صاحب!

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! چلیں finally شکر ہے کہ باری آئی کہ ہم لوگ فوڈ کے اوپر بات کر سکتے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے مسٹر صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں کاش یہ ٹوٹل گرونڈ لیوں کے اوپر یہ اسی طرح سے عمل میں آئی ہوتیں۔ ہمارا جو نیا سسٹم انہوں نے introduce کرایا تھا بہت اچھی سوچ کے ساتھ کروایا تھا۔ میں بالکل یہ نہیں کہوں گا کہ ان کی غلط سوچ تھی لیکن ہمارے چھوٹے کسان اور باقی عام کسان سب اس نے سسٹم کے تحت ہل گئے۔ پہلے تو سمجھ آئی تھی ایک آدھے بندے کی ترے متنیں کرتے تھے اُس کو سفارش کرواتے تھے تو بارداں مل جاتا تھا اب food coordinator بھیجتا ہے تھصیلدار کے پاس، تھصیلدار آپ کو اے سی کے پاس بھیجتا ہے اور وہ آپ کو گھوماتے پھراتے ہی رہتے ہیں بندے کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ اپنی وادر سی کس سے جا کر کروائے۔

جناب سپیکر! ابھی وقاصل حسن موہل نے بڑی اچھی بات کی کہ ڈیڑھ دوسرو پہ تک کر پشن ہوتی رہی ہے۔ میرے خیال میں ان کی طرف زیادہ ہوئی ہے ہماری طرف تو سوڈیڑھ سور و پے تک کی کر پشن ہوئی ہے۔ یہ لائن سسٹم بڑا جھا introduce کروایا گیا تھا first come first serve کے اوپر ہو گا اور ایک دن پہلے لسٹ چسپاں کر دی جائے گی۔ [\*\*\*\*\*]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کو ان بندوں کے نام بھی دے سکتا ہوں جنہوں نے بوریاں لیں اور جنہوں نے دلوائیں۔ انہوں نے ایک اور بہت ضروری بات کی کہ پٹواری کا نظام ختم کر دیا گیا، پٹواری کا نظام کیسے ختم ہو گیا پھر گرد اوری کون ڈالتا ہے؟ گرد اوری پٹواریوں نے ہی بنائیں تھیں اس لئے ٹوٹل نظام سے پٹواری کی interference quote کر سکتا ہوں جن کے نام پر اُتنے رقبے نہیں تھے جتنی اُن کے نام پر گرد اوریاں ہیں۔ یہ تو گھوست گرد اوریاں ڈلی ہوئی ہیں اس پر انکو اوری ہونی چاہئے اور آگے سے کہا گیا کہ بہت اچھا نظام ہے within seven days payments کسان کو کی جائیں گی۔ میں خود کسان ہوں میں نے خود بارداں دیا میں نے اسے سبیل ہی کی برائی میں جمع کروایا، ہفتے سے زیادہ ہو چکا ہے میری payment نہیں آئی تو میں کسی اور کی کیا بات کروں؟ میں نے اسے سبیل کی برائی میں جمع کروایا ہے میرے اپنے بارداں کی payments نہیں آئی ہے۔

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپکر! اس کے علاوہ میں آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہوں گا کہ international wheat market کے اندر 900 روپے پر فی من ہے اور ہم لوگ یہاں پر 1300 روپے لے رہے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا پچھلے سال بپر کراپ تھی اس سال پھر ہمارے پاس بپر کراپ ہے تو اتنی جو ہم نے لاکھوں ٹن گندم کی خریداری کی، وہ گندم کے اوپر ہماری پالیسی کیا ہے، کیا وہ گندم پڑی پڑی اُس کو کیا کھا جائے گا یا ہم اُس کو سستی روٹی کی نذر کریں گے، ہم اُس کا کیا کریں گے؟ تو kindly Food Minister اُس پر کوئی پالیسی وضع کریں۔۔۔

جناب سپکر: جب میں کسی کو floor دے دیتا ہوں تو معزز ممبر ان مربانی کر کے اس میں interruption کیا کریں۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپکر! وہ ساری کی ساری wheat جو ہمارے پاس in stock ہے، مجھے کیس سے یہ بھی علم میں آیا تھا کہ کافی wheat چوری بھی ہو چکی ہے۔ ابھی لاے منستر صاحب نے بڑی اچھی suggestion دی کہ اس ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے تو میں آپ سے request کروں گا کہ اس کمیٹی کے ذمہ یہ بھی کام لگایا جائے کہ ہر سنٹر میں جا کر physical stock checking کریں تاکہ پتالگ سکے کہ کتنے کامال ابھی تک موجود ہے محکمہ کے ہمکاران خود بُرد کر چکے ہیں۔ میرے حلے کے اندر دو سنٹرز ہیں اگر آپ ان سنٹرز میں جا کر دیکھیں وہاں پر کیڑوں کی فوج ہے، آپ بغیر بند جو توں کے وہاں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ بوریوں کے نیچے والی سطح میں کیڑا لگ چکا ہے۔ صرف یہی نہیں ہے بلکہ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم لوگوں نے جو پالیسی بنائی تھی۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ فقیانہ صاحب! آپ اپنی بات جلدی سے ختم کریں۔ میں آپ کا نام بھی کمیٹی میں دے دیتا ہوں آپ وہاں چلے جائیں۔ جن جن کے نام بقا یا ہیں وہ سب کے سب صاحبان کمیٹی میں جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپکر! میں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ ہم نے 5.5 ارب روپے کی سبستی دی تھی۔۔۔

جناب سپکر: بس، اب آپ مربانی کریں آپ کا نام میں نے کمیٹی کو دے دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! میری پوری بات ہونے دیں۔  
جناب سپیکر: دیکھیں، میں ناگم کا پابند ہوں۔ آپ کیا تماشا کرتے ہیں، آپ نے ہاؤس کو کیا سمجھا ہوا ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں آپ کو بیٹھنے کے لئے کہہ رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔

### زیر و آر

جناب سپیکر: اب زیر و آر لیتے ہیں۔ پہلا زیر و آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے جو سکولز ایجوکیشن سے متعلق ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں اللہ اس زیر و آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ زیر و آر پہلے بھی pending ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں، کیا میں ان کو یہاں زبردستی لے کر آؤں، کیا میں آپ کو زبردستی بلا سکتا ہوں؟ ایسے نہ کیا کریں۔ اگلا زیر و آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، پانچ منٹ بات کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ بہت بڑا اور زبردست initiative ہے کہ پنجاب کے بساں کو بھی پیئے کا صاف پانی میا کیا جائے جس بات پر مجھے اس ہاؤس میں بات کرنا پڑ رہی ہے یہ وہ الیہ ہے اور اس پر پہلے بھی بات ہوئی تھی کہ جو پالیسی بتی ہے تو اس کی implementation کرتے ہوئے ہم فیز میں جا کر اس وزن کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں کہ وہ یہی بر باد گناہ لازم والی بات ہو جاتی ہے۔ اب صاف پانی کا پہلے فیز کا جو نقشہ آیا ہے اس میں تمام تر وہ علاقے شامل ہیں جو sweet zone میں واقع ہیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ تمام علاقے جن کے زیر زمین پانی کڑوا ہے، ناقابل استعمال ہے اور وہ brackish zone میں واقع ہیں ان علاقوں کو پسلی ترجیح دیتی چاہئے تھی لیکن بد قسمتی سے اس کی ترجیح میں وہ علاقے شامل کئے گئے ہیں جو sweet zone میں آتے ہیں۔ اب اس کے پیچھے کن طاقتوروں کا ہاتھ ہے اور کیا میجنمنٹ ہے؟ ہمارا صلح ٹوبہ نیک سنگھ کا سو فیصد علاقہ brackish zone میں ہے۔ ہمیں sweet zone میسر نہ ہے بلکہ ہمارے دیہات میں جو پانی پیئے کے تالاب بنائے گئے ہیں ان میں جانور بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں اور وہیں انسان بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں میں جب پانی کی بندش کے دن ہوتے ہیں دو دو میں توں تک لوگوں کو میلوں دور سے پانی لانا

پڑتا ہے۔ لوگوں کو چارے کے لئے بھی پانی میسر نہیں ہوتا۔ اب حکومت نے اربوں اور کھربوں کی لگت سے ایک ایسا منصوبہ بنایا ہے جس سے لوگوں کو یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ اب ہمیں بھی انسانوں کی طرح پینے کا صاف پانی میسر آجائے گا لیکن بد قسمتی سے اس کی جو پہلی ترجیح قرار دی گئی ہے اس میں نا انصافی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ humble request ہو گی کہ اس پر نظر ثانی کریں اور جن کو ترجیح ملنی چاہئے ان کو دی جائے تاکہ لوگ درست طور پر اس سے مستفید ہو سکیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلام ملک): جناب سپیکر! یہ تو بات کچھ اور ہے۔ انہوں نے سوال کچھ put کیا ہے اور وہ روڈز کے متعلق ہے، شور کوٹ کے بائی پاس کے متعلق ہے۔ اس زیر و آر کو ابھی pending کیا جائے اس کا جواب لینا پڑے گا۔

جناب سپیکر: اس زیر و آر کو pending کیا جاتا ہے۔ یہ زیر و آر نمبر 33 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ ملک صاحب! آپ اس زیر و آر نوٹس کو پڑھیں۔

پرائیویٹ سکولوں کا موسم گرم کی چھٹیوں میں طالب علموں

سے فیس کے ساتھ اے سی چار جز بھی وصول کرنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لا یا جائے جو اسمبلی کی فوری دخیل اندازی کا مقتضاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں موسم گرم کی تین ماہ کی چھٹیوں میں بھی طالب علموں سے فیس کے ساتھ AC چار جز بھی وصول کئے جاتے ہیں اور اساتذہ کو موسم گرم کی چھٹیوں میں ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ چاہئے تو یہ کہ انتظامی اخراجات کے مطابق طالب علموں سے فیس وصول کریں تاکہ والدین سے بھاری فیس کا وزن کم ہو سکے المذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پانچ منٹ کے لئے بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس وقت پرائیویٹ سکول کے پاس دو directive order جا چکے ہیں۔ ایک directive order Prime Minister کی مینگ کا outcome ہے تھا جس میں پرائیویٹ سکولوں کو پورے پاکستان میں فیسیں کم کرنے کی ہدایت کی گئی اور دوسرا آرڈر جو ہماری ایک پروانشل لیوں پر کمیٹی بنی headed by the Education Minister Punjab ایک پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ کچھ معاملات طے کئے اور اس میں یہ بات طے کی گئی کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں فیسیں نہیں لی جائیں گی۔ اب کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں تھوڑی سی وقت پیدا ہو گئی ہے کہ بات کرتے ہوئے بھی ڈرگتا ہے۔ اب اگر یہ genuine concern ہے تو میں یہ سیکرٹری ایجنس کی شیئر کرنا چاہوں گا اور اس معاملے پر آج ایک چھٹی اسمبلی کے floor پر float کر دی گئی ہے۔ چھٹی روک رہی ہے کہ آپ سیکرٹری ایجنس کیش سے بات بھی نہیں کر سکتے۔ یہ عجیب اچبے کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں نے زیر و آر میں ایک مسئلہ اٹھایا اور آپ کے سامنے رکھا کہ پرائیویٹ سکول والدین سے چھٹیوں میں undue fee چھٹیوں کے کنویز ہیں۔ اب یہ میرا concern سیکرٹری ایجنس کیش اس کمیٹی کے کنویز ہیں۔ اب اگر میں سیکرٹری ایجنس کیش سے یہ بات کرنا چاہوں کہ پرائیویٹ سکولوں کو جو فیسوں کے متعلق آپ کا directive گیا ہوا ہے اس پر implementation کرائیں تو وہ بات کرنے سے روکنے کے لئے آج مجھے یہ احمد رضا بٹ کی طرف سے لیٹر موصول ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کون صاحب ہیں اور انہوں نے نیچے لکھا ہے کہ وہ کیبینٹ ڈویشن کے سکلشن آفیسر کیبینٹ نمبر ۱۱ ہیں اور انہوں نے یہ چھٹی لکھی ہے جو کہ پروانشل اسمبلی پنجاب کے تمام ممبر ان کو

Has been wrongly addressed as Legislators.

جناب سپیکر: جی، آپ نے یہ پڑھ دیا ہے اب جب متعلقہ وزیر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آئیں گی تو ان سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے پانچ منٹ میں آپ کے سامنے مدارکھا ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں کہ یہ وزیر صاحب سے پوچھنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پانچ منٹ سے زیادہ نام نہیں ملے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ I will not take more than a second یہ ایک سیکنڈ نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر جی، آپ کے پانچ منٹ شروع ہو چکے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر آپ ابھی account کر لیں اور میں پانچ منٹ ایک سیکنڈ پر بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: Sorry جب پانچ منٹ ہو جائیں گے تو میں مائیک بند کروادوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ چھٹھی جو آئی ہے کہ مجھے روک رہی ہے کہ میں اپنے legitimate stakeholder کو encroachment ہونے دوں، یہ تو چلی جائے اور میں بطور Legislative Council اور پارلیمنٹ میں فرق ہوتا آواز بھی بلند نہ کر سکوں۔ میں یہ کہہ نہ سکوں کہ Legislative Council کی ختم ہو چکی، 1935 کے گورنمنٹ آف ایڈیا کیٹ نے اس ہے۔ 1909 Legislative Council کی ختم ہو چکی، 1935 کے گورنمنٹ آف ایڈیا کیٹ نے اس کو بالکل ختم کر دیا۔ اگر پارلیمنٹ کے functions کے درست، اگر آپ کے Rules of Procedure میں تحریک التواعے کا رہنمی ہے تو یہ چھٹھی درست اور اگر آپ کے Rules of Procedure میں توجہ لاوٹو نہیں ہے تو یہ چھٹھی درست ہے۔ اب جب مجھے procedure provide کرتا ہے اور constitution کی mandate کرتا ہے کہ میں اپنی grievances کے constituency کو redress کرنے کے لئے ان کا جائز ہے۔ اس کی belligerent head administrative کی کسی بھی consult کرنے ہے تو یہ چھٹھی ایک obiter dictum کیا کیا، para 35 کیا print کیا، یہ کوڑت کے اندر فیصلہ ہوا اس کے اندر سے پہلے exert کیا، یہ اس چھٹھی کو کس کی اجازت کے ساتھ this is to embarrass the public mandate کیا، یہ اس میں تقسیم کر دیا گیا، کیا آپ کے نوٹس میں ہے؟ اگر آپ کہتے ہیں تو میں یہ چھٹھی آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ اگر تم نے کسی ایڈمنیسٹریٹو سپیکر ٹری کو call کیا تو نیب کی فلاں دفعہ تم تھارے اوپر لگادی جائے گی۔ یہ کیسا طریق کا بن گیا ہے؟

Is it consulted with the Law Minister? Has it been brought into the notice of Honourable Speaker.

آپ اجازت دیتے ہیں تو میں یہ چھٹی پڑھ دیتا ہوں ۔۔۔  
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ چٹھی کہہ رہی ہے کہ:

it is addressed to all Provincial Ministers Punjab, Chairman Planning and Development Board Punjab, the Senior Member Board of Revenue Punjab, Administrative Secretaries, Government of the Punjab, Secretary Provincial Assembly Punjab, all Divisional Commissioners and all Districts Coordination Officers in the Punjab. I am directed to inform that Honourable Supreme Court of Pakistan in criminal Appeal No.264 of 2016...

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں اب اس چٹھی کو آپ نے پڑھ لیا ہے اور میں نے بھی پڑھ لی ہے اور اس کو ہم بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اس زیر و آر کامتعلہ منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ جی، میاں طاہر صاحب! آپ کا زیر و آر نوٹس نمبر 34 ہے اور اس کو آپ نے پڑھنا ہے۔

### فیصل آباد میں آبادی کے لحاظ سے پولیس نفری میں اضافے کا مطالبہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نواعتیت کے معاملے کو زیر بحث لا جائے جو اسمبلی کی فوری داغی اندازی کا مقتضای ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور فیصل آباد کی آبادی کا تناسب 80 hundred کا ہے لیکن یہاں پولیس کی نفری لاہور کی نسبت 29 فیصد کم ہے۔ اسی طرح دیگر سیوا میں بھی 20 فیصد کم ہیں جس کی وجہ سے اس شہر میں ڈکیتی، چوری، راہزی اور دیگر وارداتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو جواب کے لئے ہمکے کو بھجوایا جائے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، آگے نوٹس بھی آپ کا ہے لیکن وہ نہیں پڑھا جائے گا۔ آپ اس بارے میں بات کر لیں جو کرنی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد 80 لاکھ آبادی کا شہر ہے۔ ہم نے تھانے بنانے کے لئے چیف منسٹر صاحب کو کافی دفعہ اپنی تجویز through letter ان کے آفس میں پہنچا پکے ہیں اور آئی جی پنجاب کو کئی مرا سلے لکھے گئے لیکن ان پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ جو فیصل آباد میں لاءِ اینڈ آرڈر کی صورت حال ہے، اب آپ نے اس کو next week کیا ہے تو میں اس پر بحث بھی next week کروں گا۔ اس بات کو close کرتے ہوئے میری ایک اور گزارش ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے چھٹیوں کا اعلان کیا تھا جبکہ ابھی تک بہت سے ایسے پرائیویٹ سکول ہیں ان میں چھٹیاں نہیں دی جا رہیں اور بنچے پریشان کر رہے ہیں۔ مربانی کر کے اس اعلان پر implement کروایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میری اطلاع کے مطابق وہ چھٹیاں کر رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! آج بھی سکول کھلے ہوئے تھے اور کل بھی لگیں گے۔ جیسے میرے بھائی ملک محمد احمد خان صاحب نے کہا ہے کہ *collect* کرنے کے لئے سکولوں کو کھولا گیا ہے بالکل میں 100 فیصد اس بات سے agree کرتا ہوں کہ یہی بات ہے۔ پرائیویٹ سکول دو دوہاتھوں سے لوگوں کو لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ مربانی کر کے گورنمنٹ آف پنجاب نے جو اعلان کیا ہے اس کے مطابق ان سکولوں کو بند کروایا جائے کیونکہ اب آپ کوپتا ہے کہ اب 46، 47، 48، temperature اور 49 پر جارہا ہے۔ مربانی کر کے آپ کوئی ایسا حکم دیں کہ کل سے اس بات پر عمل کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج اس پر کافی پیشرفت ہوئی ہے۔ اس بارے میں بہت زیادہ سختی کر رہے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ کیسی سختی ہے کہ آج بھی سکول کھلے ہوئے تھے۔ صبح پھر بچوں کو چھوڑنے کے لئے سکول جانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹری برائے ایجو کیشن یہاں موجود ہیں۔ وہ بھی چلی گئی ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! آپ مربانی کر کے کوئی حکم صادر فرمادیں۔ باقی ہم implement کروالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ implement تو ہو گا لیکن محترمہ پارلیمانی سیکرٹری آئین گی یادہ جواب دیں گے۔ آپ ان کا جواب آنے دیں اس کے بعد پھر بات کریں گے۔ اگلا نیز و آرنوٹس بھی آپ کا ہے لیکن آپ نے ایک نوٹس پڑھ لیا ہے۔ اب اگلا نوٹس بھی ملک محمد احمد خان کا ہے لیکن ان کا بھی ایک نوٹس پڑھا جاچکا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جو نوٹس pending next week تک کیا گیا ہے تو اس پر بحث بھی ہو گی؟ week

جناب سپیکر: جی، میں نے next week کی توبات نہیں کی۔ میں نے کب next week کی بات کی ہے؟ اس نوٹس کو pending کیا جاتا ہے next week کا میں نے نام نہیں لیا۔ اس کے بعد زیر و آر نوٹس نمبر 16/37 ہے۔ جی، انصاری صاحب!

### وزیر اعظم کے کسان package اعلان کے مطابق فیصل آباد

کے اکثر محروم کسانوں کو بھی مالی امداد دینے کا مطالبہ

چودھری اشرف علی انصاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متناقضی ہے۔ معاملہ یہ ہے ضلع فیصل آباد کی دو تحصیلوں جڑاںوالہ، چک جھرہ میں وزیر اعظم کے اعلان کردہ کسان package کے تحت اکثر کسانوں کو دھان کی فصل میلخ 5000 روپے فی ایکٹر کے حساب سے امدادی رقم فراہم نہیں کی گئی جس کی وجہ سے کسانوں میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا مجھے اس مسئلے پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! آپ پانچ منٹ بولیں پھر اس کا جواب لیتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، چیف منسٹر پنجاب میاں محمد شہباز شریف جو کہ حقیقی معنوں میں قائدانہ صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ پورے پاکستان کی خدمت کا جوانوں نے عزم کیا ہوا ہے وہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ اپنی حقیقی معنوں میں عقیدت اور محبت کا عملی طور پر اظہار کرتے ہیں، خالی دعوؤں یا کھوکھلے نعروں پر میرے قائدین یقین نہیں رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ جب میرے قائدین نے محسوس کیا کہ کچھ لوگ اپنے مفادات کے لئے کسانوں کو exploit کرنے کی کوشش کر رہے

ہیں تو میرے قائدین چونکہ کسانوں سے بھی اسی طرح محبت کرتے تھے جس طرح دوسرے لوگوں سے محبت کرتے تھے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 40۔ ارب روپے کی خیری قم وزیر اعظم کسان package کے تحت رکھی۔ جب میرے قائدین نے اتنا برا قدام اٹھایا تو پھر ان کسان دوست اقدامات میں جس جگہ پر جن لوگوں نے اس سلسلے میں رکاوٹیں کھڑی کی ہیں۔

جناب سپیکر! ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ ان کے خلاف انکوائری کی جائے اور معاملے کی چھان بین کی جائے کہ جب حکومت نے ایک رقم فراہم کر دی تھی تو پھر ان کسانوں تک رقم کیوں نہیں پہنچ سکی ہے؟ انگریزی میں کہتے ہیں fire smoke without fire کہ جب تک آگ نہیں ہوتی ہے تب تک دھواں نہیں لکھتا۔ اگر یہ بات کی جا رہی ہے کہ ضلع فیصل آباد کی دو تحصیلوں میں کسانوں تک یہ رقم نہیں پہنچ سکی ہے تو یقیناً اس میں حقیقت ہو گی۔ اگر میرے قائدین نے کسانوں کے ساتھ محبت کا عملی طور پر اظہار کیا تھا تو پھر جن لوگوں نے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی سرزد کی ہے تو میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس معاملے کی انکوائری کروائی جائے اور جو لوگ اس کے مرتبہ پائے جائیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ میرے قائدین نے کسانوں کے ساتھ محبت کا جو عملی طور پر اظہار کیا تھا اس کو ہم عملی جامہ پہنا سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: وزیر زراعت نوٹس نمبر 16/37 کا جواب دیں گے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرج جاوید): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے ابھی فرمایا ہے کہ ان کے اور میرے قائدین نے واقعی ایک بڑا تاریخی package کسانوں کو دیا تھا اور اس میں ہم نے اپنی طرف سے بڑے شفاف طریقے سے، اس کی equal and fair distribution کی ہے۔ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کمیں پر کسانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، انہوں نے دو تحصیلوں کا نام لیا ہے، یہ تو بڑا area wide بن جاتا ہے۔ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی خاص جگہ specifically transparency کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تو یہ تحریری طور پر اپنی شکایت لکھ کر دے دیں تو اس کا صحیح طور پر ازالہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس زیر و آر نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 16/38 محت�ہ شنسیلاروت کا ہے، محترمہ بڑی دیر سے ہاتھ ہلارہی تھیں۔

### بمار کالوںی لاہور میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی

محترمہ شنیلاروت:جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا مقتضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بمار کالوںی لاہور میں پینے کا پانی نہایت آلووہ ہے جس سے پیٹ کی خطرناک بیماریاں اور جلد کی بیماریاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ متعلقہ ادارے لوگوں کو پینے کا صاف پانی میا کرنے میں ناکام ہیں لہذا مجھے اس مسئلے پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔

محترمہ شنیلاروت:جناب سپیکر! میں بمار کالوںی کوٹ لکھپت کی خود بھی رہائشی ہوں اور وہاں پر تقریباً چھپاس ہزار سے ستر ہزار کے لگ بھگ لوگ رہتے ہیں اور یہاں پر جو بھاری اکثریت ہے وہ مسیحی شریوں کی ہے جو گزشتہ 45 سال سے یہاں پر آباد ہیں۔ یہ آبادی خادم اعلیٰ کی رہائش گاہ سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہے اور مشورہ و معرفہ میڑ و بس بھی یہاں سے گزرتی ہے۔ مگر بمار کالوںی انسان کی بنیادی ترین ضرورت یعنی پینے کے صاف پانی سے شدید کمی کا شکار ہے۔ اکثر اوقات پانی دودو دن تک نہیں آتا اور کئی گلیوں میں اور کئی علاقوں میں تو تین تین میسونے تک پانی وہاں پر نہیں آتا۔ کالوںی کی کئی گلیوں میں تو عرصہ دراز سے پانی نہ ہے، ان گلیوں کے valve بند کر دیئے گئے ہیں، جن گلیوں میں پانی آتا ہے وہ بھی گند اور بدبو دار ہے جو کہ پینے کے قابل نہیں ہے بلکہ نمانہ دھونے اور برتن صاف کرنے کے بھی قابل نہیں ہے۔ غریب لوگ بھی پانی خرید کر پانی پینے پر مجبور ہیں چونکہ واحد واٹر فلٹر بھی خراب رہتا ہے، نمازی بھی گندے پانی کے ساتھ وضو کرنے پر مجبور ہیں اور اہل علاقہ بالخصوص بچے مختلف بیماریاں جیسے کہ Hepatitis، Gastro کا شکار ہتے ہیں۔ جگہ جگہ گڑوں اور ستوکنہ نالے کا گند اپانی واٹر سپلائی کے چالیس سال پر پانے زنگ آلووہ پائپ کے پانی کے ساتھ مل کر پانی کو آلووہ کرتا ہے۔ بمار کالوںی اور اس کے قریب پانچ ٹیوب ویل ہیں لیکن بمار کالوںی کے اندر صرف دو ٹیوب ویل ہیں۔ ایک گل چوک بمار کالوںی نمبر 1 میں واقع ہے اور دوسرا ایس بلاک میں 1997 میں ایک ٹیوب ویل لگایا تھا لیکن وہ بھی بمار کالوںی کو پانی میا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ دو ٹیوب ویل بمار کالوںی کے اندر اور تین ٹیوب ویل بمار کالوںی کے ارد گرد ہیں، یعنی کہ آر بلاک میں ہیں، ایس بلاک میں ہیں اور منڈی والی سائیڈ پر ہیں۔ میں نے بار بار واسا کو چھٹھیاں لکھی ہیں وہاں کے لوگوں نے وہاں پر احتجاج کیا، میں دو تین دفعہ ان کو reminder بھی بھجوا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! متعلقہ محکمہ اس کا جواب دے گا، وزیر موصوف سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنور اسلام ملک) بنابر سپیکر! اس تحریک کو میرے خیال میں pending کر دیا جائے، محترمہ نے کافی تفصیلی بات کی ہے، اس کا میں WASA سے تفصیلی جواب منگوا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس زیر و آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر و آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس 16/40 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

### سروسز ہسپتال کے عملے کوچھ ماہ کی تاخواہ دلانے کا مطالبہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: بنابر سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کامتناہی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں ڈسپنسر، T.O جو نیز کلرک، وارڈ بوائے، سکیورٹی گارڈز جو کہ پچھلے دو سال سے ڈیلی ویجذ پر کام کر رہے تھے اچانک نامعلوم وجوہات کی بنا پر ان کی پیریڈ میں توسعہ نہ ہونے کے باعث پچھلے چھ ماہ سے تاخواہ ہوں کی ادائیگی رکی ہوئی ہے۔ تاخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کے گھروں میں فاقہ کشی کی نوبت آچکی ہے لہذا مجھے اس مسئلے پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: بنابر سپیکر! شکریہ۔ میرے خیال میں یہ بہت sensitive معاملہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مریضوں کو ایک طرح سے سوتیں فراہم کرنی ہوتی ہیں، facilitate کرنا ہوتا ہے اور ہسپتال کوئی بھی ہو، سرکاری ہسپتال کے employees کی ہسپتالوں کی دلکشی بحال نہیں کرتے، ان کے گھروں کا جو لاما جلنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ دہ عالم آدمی جو بیماری کی حالت میں یا کسی ایر جنسی کی حالت میں ہسپتال جاتا ہے تو یہ لوگ جو اپنے گھر سے پریشان ہیں یہ کسی کی کیا خدمت کریں گے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی دکھ سے کہوں گی کہ پہلے ہی ہمارے سرکاری ہسپتالوں کی حالت انتہائی قابل افسوس اور پریشان کرنے ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ہسپتال جائے، کوئی غریب یا میر جائے تو اس چھوٹے عملے نے ہی وہاں facilitate کرنا ہے لہذا میری آپ کے توسط سے وزیر صحت یا پارلیمنٹی

سیکرٹری برائے صحت سے گزارش ہے کہ وہ اس پر ایکشن لیں اور ان ملازمین کو نہ صرف permanent کریں بلکہ ان کی جو تجوہاں رکی ہوئی ہیں وہ بھی release کرو اکرانیں relief ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر صحت یا پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا جواب لینے کے لئے اس زیر و آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ ہاؤس کا تمام سات منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 41 ملک ذوالقرنین ڈو گر کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

**نکانہ صاحب میں مت روکہ وقف املاک کی دکانوں اور گھروں کو مسمار کرنا**

ملک ذوالقرنین ڈو گر: جناب سپیکر! مشکر یہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا مقتضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 14۔ مئی 2016 کو صدیق الغاروق صاحب چیئرمین مت روکہ وقف املاک بورڈ اپنے پرائیویٹ گن میمنوں اور سرکاری اہلکاروں کے ہمراہ نکانہ صاحب آئے اور مت روکہ وقف املاک کی دکانوں اور گھروں کو گرانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے احتجاج کیا تو اس کے گن میمنوں اور سرکاری اہلکاروں نے فائر ٹنگ شروع کر دی۔ ڈی سی او نکانہ نے 10.30 پر مجھے مطلع کیا اور اس صورتحال پر قابو پانے کے لئے مجھے موقع پر پہنچنے کے لئے کما اور میں 11.00 بجے موقع پر گیا لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

ملک ذوالقرنین ڈو گر: جناب سپیکر! میں اس واقعہ پر انتہائی اظہار افسوس کرتا ہوں اور اس کی پر زور مذمت بھی کرتا ہوں۔ نکانہ صاحب کے ٹرست کی جوز میں ہے جمال پر نکانہ صاحب شر اور تقریباً 42 دیہات ہیں یہ ان کا اجتماعی مسئلہ ہے۔ وہاں پر 750 مرلچ زمین ٹرست کی ہے جو گردوارا کے نام ہے اور وہاں پر 42 دیہات اور شر نکانہ صاحب ہے اس کے علاوہ کوئی ملکیتی زمین ہے ہی نہیں اور یہاں پر صدیوں سے لوگ آباد ہیں۔ ان میں گیارہ دیہات اور شر نکانہ صاحب partition سے پہلے سے آباد ہیں باقی دیہات partition کے بعد آباد ہوئے اور غریب لوگوں نے بڑی محنت کے بعد وہاں پر خبر زمینیں آباد کیں اور اس وقت وہاں پر تقریباً 8 ہزار پیٹھ دار ہیں جو باقاعدگی سے حکمہ کو گان ادا کر رہے ہیں اور اس وقت نکانہ شر کے علاوہ ان دیہاتوں کی آبادی تقریباً آڑھائی لاکھ ہے اس ساری زمین کو مت روکہ وقف املاک بورڈ کنٹرول کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ بورڈ کے چیئرمین تبدیل ہوتے رہے اس میں

سویلین کے علاوہ آرمی کے تقریباً تین (ریٹائرڈ) جنرل بھی چیز میں بنے لیکن وہاں پر آج تک ایسا مسئلہ پیش نہیں آیا اور انہوں نے بھی بڑے اچھے طریقے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں اور وہاں پر پہنچ داروں اور ان لوگوں کو facilitate کیا۔ جب سے موجودہ چیز میں صدیق الفاروق صاحب اس عمدہ پر آئے ہیں تو وہاں کے لوگ انتہائی پریشان ہیں جو نکہ وہہ وقت لوگوں کو پریشان کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جناب سپریکر! نکانہ صاحب ایک انٹرنیشنل سٹی ہے اور وہاں پر ایک چھوٹا واقعہ بھی internationally دیکھا جاتا ہے۔ نومبر میں سکھوں کا سالانہ event ہوتا ہے اس موقع پر وہاں کے سردار ممتاز سنگھ جوان کی پربندھک کمیٹی کے سابق پر دھان ہیں، انتہائی مسلم لیگی ہیں اور ہمیشہ مسلم لیگ کے ساتھ ہی رہے ہیں، وہ اپنی سکھ کمیونٹی کو lead بھی کرتے ہیں ان کے ساتھ 110 سکھوں کے خلاف صدیق الفاروق صاحب نے دہشت گردی کا مقدمہ درج کرایا۔ ان کا وہ مقصود دن ہوتا ہے internationally انتہائی بدنامی کا باعث بناؤ رہ لوگ تین میونوں تک جیلوں میں بذریعہ اور آخر کار بڑی مشکل سے ہائی کورٹ سے ان کی ضمانتیں ہوئیں۔ صدیق الفاروق صاحب نے اس بیساکھی پر بھی ایسا ہی واقعہ کیا، بیساکھی کے تواریخ پر دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں اس وقت وہاں کے آٹھ ہزار پہنچ داروں کی پہنچ داری منسون کر دی اور جن لوگوں نے گندم کاشت کی ہوئی تھی اسے کاشنے کے لئے ہارویسٹر اور ٹریکٹر ٹرالیاں بھی منگوالیں کہ میں آپ کو یہ گندم نہیں کاشنے دوں گا بلکہ میں نے خود کاٹھی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے بڑی مشکل سے ماخت کر کے بیساکھی کا یہ موقع گزارا۔ اس کے بعد حالیہ 14۔ مئی کو صدیق الفاروق صاحب نے ایک غریب آدمی جو 1947 سے 21 کنال 11 مرلے کا پہنچ دار ہے اور ایک دیہات میں اس کی ایک حویلی ہے اس کا کوئی بہت بڑا پلازہ نہیں ہے یہ خود اپنے پرائیویٹ گن میونوں کو ساتھ لے کر اس کی حویلی میں گئے اور حویلی گرانے کی کوشش کی ان کے گن میونوں نے فائزگن بھی کی اور ان کی دو جوان لڑکیوں کو زبردستی گاڑی میں بٹھالیا۔ وہاں پر شور مچا کہ بندہ قتل ہو گیا ہے تو لوگ انتہائی مشتعل ہو گئے۔ صدیق الفاروق صاحب تو وہاں سے نکل آئے لیکن لوگ اتنے مشتعل تھے اور آپ کو معلوم ہے کہ جب mob اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہاں پر ہر قسم کے شرارتی لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

جناب سپریکر! میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس mob میں صدیق الفاروق صاحب کا کرپٹ عملہ جو فرضی فائلیں بنانا کر لوگوں سے پیسے لے کر وہاں پر قبضے کرواتا ہے یہ ان کی کارستانی

ہے یہ سارا کام انہوں نے کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور چھان بین ہو اور جو اس کا ذمہ دار ہے اسے سزا ملنی چاہئے۔ صدیق الفاروق صاحب نے یہ سارا واقعہ میرے ذمہ ڈالا ہے کہ قبضہ یہ کرواتے ہیں۔ میرا تو سارا احقر، ہی اوقاف کے لوگوں کا ہے اگر یہ میرے ذمہ ڈالا جاتا ہے کہ میں قبضے کرواتا ہوں تو اپنے لوگوں کا تحفظ کرنا میرا حق ہے، ان کے خلاف جو بھی زیادتی کرے گا میں اس کے لئے حاضر ہوں لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاءِ منزہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر ملک ذوالقرنین ڈو گرنے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے یہ اخبارات اور میدیا کی بھی زینت بن۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھادیا جائے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہاں پر ایسے ہی افسوسناک واقعات پیش آئے ہیں، وہاں پر متروکہ وقف املاک بورڈ کے ملازمین، پولیس ملازمین اور وہاں کے پٹھے داروں کا باقاعدہ تصادم ہوا۔ اس میں prima-facie کسی حد تک درست ہے اور جو دونوں طرف سے تجاوز کیا جا رہا ہے اس کو صحیح طور پر identify کرنے کے بعد اس کی ضرورت ہے۔ جماں تک پٹھے داروں کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں پر 19 ہزار ایکڑ اراضی متروکہ وقف املاک کی ملکیت ہے اور وہاں پر جتنے لوگ بھی رہائش پذیر ہیں وہ زرعی ہیں یا اربن ایریا میں وہ سارے کے سارے پٹھے دار ہیں یا وہ لیز پر ہیں۔ اب جماں تک پٹھے داروں کے rules and regulation کو پوری طرح سے observe کرنے کا مسئلہ ہے یہ بھی کوئی ideal position نہیں ہے اس میں سے بعض لوگ ہیں جو پٹھے داری کے ریٹن، lease money ہے یا جو لیز کا پیریٹ ہے اس میں پوری طرح سے regulated ہیں لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ اس معاملے میں متروکہ وقف املاک بورڈ کے ملازمین کا بھی بڑا عمل دخل ہے اور اس معاملے کو گھمیبر بنانے میں ان کی corruption کا بھی ایک بنیادی role ہے۔ ایک طرف پٹھے داروں کا موقف ہے کہ ہمیں صحیح نوٹس نہیں دیا گیا حالانکہ ہم پوری طرح سے اپنی پٹھے داری یا lease money ادا کر رہے ہیں اور محکمہ کے لوگ ہمیں نوٹس بھیج کر پیسے طلب کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! وسری طرف متروکہ وقف املاک بورڈ کا مؤقف ہے کہ ان کی کپڑے داری یا lease ختم ہو گئی ہے اور ہم نے auction کر کے یہ جگہ کسی اور کو دے دی ہے تو اس صورتحال میں یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں ایک ایڈیشنل آئی جی پولیس اور کچھ دوسرے لوگ شامل ہیں۔ یہ کمیٹی اس معااملے کو probe کر رہی ہے۔ اس میں دونوں طرف پائے جانے والے نقصان کو دوڑ کرنے کے لئے اگر وفاقی حکومت سے intervention کے لئے درخواست کرنا پڑی تو وہ بھی کی جائے گی۔ اس میں متروکہ وقف املاک بورڈ کے آفیشلز کے رو یہ یا ان کے conduct کے حوالے سے جو چیز سامنے آئے گی اس سے متعلق بھی وفاقی حکومت سے بات کی جائے گی۔ فی الحال اس واقعہ میں ہونے والے دونوں اطراف کے allegations کے تحت مقدمات کے اندر اج پر کارروائی روک دی گئی ہے تاکہ اس پوری صورتحال کی جب صحیح صورت سامنے آجائے گی تو اس کے مطابق proceed کیا جائے گا۔ جماں تک ملک ذو القرینین ڈو گر کا معاملہ ہے تو یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ ان کے حلقة کے لوگ ہیں اور اگر ان کو کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے تو وہ یقیناً ان کے پاس آتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ان کے جائز حقوق کے لئے بات کریں۔ متروکہ وقف املاک بورڈ کی طرف سے جو allegations ملک ذو القرینین ڈو گر کے خلاف لگائے گئے ہیں اور ان کو جو undermine کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کی میں بھرپور مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ یہ بات on record ہے کہ جب وہاں پر mob ہے قابو ہوا، جب وہاں پر mob جلا، گھیرا اور پر اُتّرا یا اور لوکل انتظامیہ اس کو کنٹرول نہ کر سکی تو ملک ذو القرینین ڈو گر اور ہمارے دوسرے سیاسی عوامیں نے باقاعدہ درمیان میں آکر رنج بچاؤ کرایا اور نہ وہاں پر تصادم زیادہ گھبیبر ہو سکتا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر ملک ذوالقرینین ڈو گر کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے بنائی گئی کمیٹی کی انکوائری رپورٹ آجائے اس کے بعد اگر ہاؤس کی کمیٹی بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو کمیٹی بنادیں گے اور اس میں اگر کوئی corrective measures لینے کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ حکومت لے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب ذو القرین ڈوگر کے اس زیر و آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 44/16 ملک فیاض احمد اعوان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر و آر کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس چودھری اشرف علی انصاری کا ہے وہ پہلے ایک پڑھنے کے ہیں تو اس زیر و آر نوٹس

کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے اور وہ بھی پہلے ایک پڑھ چکے ہیں تو اس زیر و آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔  
آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس مورخ 24۔ مئی 2016 بروز منگل  
بوقت صبح 10:00 بجے تک کے لئے مانعوں کیا جاتا ہے۔

---